دکن لاء رپورٹ

حصہ مالگذاری

جلد بست وسوم

مرافعہ صیغۂ مال

نارائن راؤ وغیرہ مرافعان بوکالت رلئے ہری لعل صاحب واگھرے وکیل۔

بنام

نرسنگراؤ فوت قائمقامان لچھمن راؤ وغیرہ مرافعہ علیہم بوکالت پنڈت گوبند راؤ صاحب دیوان وکیل۔

عمل اوٹہ بندی۔ عمل اوٹہ بندی کا سررشتہ مال کے اصول کے خلاف ہونا۔ صلحنامہ کو وقعت دینا۔ مقدمہ بازی کو جہاں تک ہوسکے کم کرنا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) صرف شاذ حالات کے تحت سرکار جدید عمل اوٹہ بندی کی اجازت دیتی ہے کیونکہ ایسا عمل نظم ونسق سررشتہ مال کے جدید اصول کے منافی ہے۔

(۲) سررشتۂ مال مجبور نہیں ہے کہ اس وطن کے موجودہ عمل اوٹہ بندی کو وسعت دے لیکن اس امر کے لحاظ کرتے کہ چار حصص کے منجملہ دو کی حد تک

مرافعہ بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ اورنگ آباد فیصلہ نشان (۲۲۵) بابتہ سنہ ۱۳۴۰ ف۔

نارائن راؤ بنام نرسنگ راؤ

اجازت دی گئی ہے اور یہہ کہ سررشتۂ مال اگر صلحنامہ کے بموجب عمل نہ کرے تو آیندہ مقدمہ بازی کا اندیشہ ہے ایسی صورت میں بنظر ایک خاص صورت کے ایسی اجازت دی جاسکتی ہے۔

واقعات یہہ ہیں کہ عدالت دیوانی ضلع ناندیڑ سے ۱۳۳۵ فصلی میں تقسیم ترکہ و ادائی خدمت پٹواری باری باری سے ہونے کے لئے فریقین کے حق میں ڈگری صادر ہوئی۔ صاحب ضلع نے تحصیل میں نقل فیصلہ عدالتی جو بربنائے صلحنامہ صادر ہوا ہے تعمیل کے لئے روانہ فرمایا تو ڈگریداران نمبر (۱ و ۲ و ۳) نے بمقابلہ مدیونان (لچھمن راؤ و مانک راؤ) درخواست پیش کی کہ ڈگریداران (نارائن راؤ وغیرہ) کی باری کا آغاز ۹ امرداد ۱۳۳۹ف سے ہے۔ چونکہ سیتارام بلونت راؤ جو حصہ دار پٹواری ہے وہ پنجسالہ باری انجام دے رہا ہے جس کی آخری مدت ۸ امرداد ۱۳۳۹ف ہے اس کی باری کے ختم کے بعد بموجب ڈگری سائلان باری باری سے ہر سہ مواضعات کی خدمت پٹواری گری کو انجام دے کر اسکیل حاصل کریں۔ لیکن مدیونان (لچھمن راؤ و مانک راؤ) نے اصلی واقعات کو پوشیدہ رکھکر خدمت مذکور خود انجام دینے کیلئے تحصیل دیگلور میں ۲۰ تیر ۱۳۳۹ فصلی کو درخواست پیش کی ہے جس پر تحصیلدار صاحب نے حکم دیا کہ بوجہ نا اہلیت مدیونان گماشتہ لیا جائے۔

اس کے بعد ۱۲ امرداد ۱۳۳۹ف کو بھی ڈگریداران نے ایک درخواست اسی مضمون کی ضلع میں پیش کی جس پر ضلع سے صرف اراضیات کی حد تک بربنائے ڈگری احکام تعمیلی جاری ہوئے اور باری کے متعلق پہلے اپنے فیصلہ میں یہہ ریمارک فرمایا ہے کہ ۱۳۳۵ف کی ڈگری خارج المیعاد کی نسبت تجویز کرنا ناجائز ہے اور سررشتہ مال انتظامی نقطۂ نظر سے مجبور نہیں ہے کہ عدالت کی ڈگری کی تعمیل کرے۔

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے منجانب ڈگریداران (نارائن راؤ وغیرہ) نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ کیا جو نامنظور ہوا۔

اب اس کی ناراضی سے ڈگریداران (نارائن راؤ وغیرہ) نے محکمۂ ہذا میں بعذرات ذیل مرافعہ پیش کیا۔ جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) ڈگری مصدرۂ عدالت بر بنارِ صلح فریقین ہے نہ کہ بطور خود عدالتی ہے بفرض غلط اس کو ڈگری بھی تصور کیا جائے تو بھی سررشتۂ مال سے اس کی تعمیل جائز ہے۔

(۲) صلحنامہ فریقین خواہ کسی محکمہ میں پیش ہوا ہو قانوناً اوس کے شرائط کی ذمہ داری فریقین پر قابل پابندی ہے۔

(۳) مرافع کی آنہ واری وطن متدعویہ میں بقدر (۴) مستمہ فریقین ہے اور خاندان فریقین ایک جدّی ہے اور فریقین کے خاندان میں عمل باری رائج ہے۔

(۴) فریقین کا برضامندی عدالت میں صلحنامہ پیش کر کے تصفیہ کر لینے کے بعد تاوقتیکہ مرافعہ علیہ عدالت مجاز سے منسوخ نہ کرلے اس کے خلاف عذرات پیش کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز عدالت ہائے تحت منسوخ فرماکر حسب صلحنامہ فریقین مرافع نمبر (۲) کو باری سے خدمت پٹواری گری کا کام انجام دینے کا حکم صادر فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب لفٹنٹ کرنل سر رٹرنچ صدر المہام بہادر مال۔

تمہید: وکلار فریقین حاضر ہیں۔

وطن پٹواری گری زیر بحث جو تین مواضع پر مشتمل ہے۔ چار حصص میں تقسیم پایا ہے جس کا ہر حصہ ۴ر کا ہے۔ حسب ذیل اشخاص اس کے حصہ دار ہیں۔

(۱) سیتارام وایکناتھ فرزندان بلونت گنگا دھر۔

(۲) کاشی ناتھ ولد ہنمنت راؤ۔

(۳) لچھمن راؤ و مانک راؤ فرزندان راجیشر راؤ۔

(۴) نارائن راؤ اور اس کے دو فرزند نرہر راؤ و شام راؤ۔

سنہ ۱۳۳۵ف میں نارائن راؤ اور اس کے دو فرزندوں نے عدالت ضلع ناندیڑ سے تابجد نصف حصہ اراضی اور ربع حصہ وطن جو اون کے اور مندرجہ حاشیہ اشخاص کے نام مشترکاً بحال و برقرار تھا۔ استقرار حق کی ڈگری حاصل کی۔ یہہ ڈگری ایک صلحنامہ پر مبنی ہے جس کی ایک شرط یہ ہے کہ فریقین وطن کی خدمت باری باری سے

نرسنگ راؤ
راجیشر راؤ } فرزندان رامچندر راؤ
ایشونت راؤ

لچھمن راؤ } فرزندان راجیشر راؤ
مانک راؤ

انجام دیں گے۔ یہہ شرط ڈگری میں بھی شامل کرلی گئی۔ جہانتک کہ تقسیم اراضی اور انتقال پٹہ کا تعلق تھا ضلع نے اس ڈگری کی تعمیل کی۔ من بعد مرافعان نے ضلع میں ادائی خدمت سے متعلق حکم دینے کی نسبت درخواست پیش کی۔ لیکن یہہ درخواست خارج کردی گئی۔ اور اس کا مرافعہ بھی صوبہ داری میں نامنظور ہوا۔ اب بصیغۂ مرافعہ ثانیہ مرافعان محکمۂ سرکار میں رجوع ہوئے ہیں۔

ف۔ یہہ ظاہر ہے کہ صرف شاذ حالات کے تحت سرکار جدید عمل اوٹہ بندی کی اجازت دیتی ہے۔ کیونکہ ایسا عمل نظم ونسق سررشتۂ مال کے جدید اصُول کے منافی ہے۔ مقدمہ ہذا میں دو خاص صورتیں پائی جاتی ہیں۔

اوّل یہ کہ حکم سرکار مورخہ ۱۰ امرداد بہشت ۱۳۳۴ف میں اوٹہ بندی صرف دو حصص کی حد تک منظور کی گئی ہے جن کا کہ تعلق (۱) سیتارام دیکناتھ اور (۲) کاشی ناتھ سے ہے۔ ثانیًا یہہ کہ نارائن راؤ اور اس کے بیٹوں کا اس عمل اوٹہ بندی میں شریک رہنا صلحنامہ کی ایک شرط ہے جس پر کہ ڈگری عدالتی مبنی ہے۔ یہہ ضروری ہے کہ سررشتہ مال مجبور نہیں ہے کہ اس وطن کے موجودہ عمل اوٹہ بندی کو وسعت دے۔ لیکن اس امر کے لحاظ کرتے کہ چار حصص کے منجملہ دو کی حد تک اجازت دی گئی ہے اور یہہ کہ سررشتۂ مال اگر صلحنامہ کے بموجب عمل نہ کرے تو آیندہ مقدمہ بازی کا اندیشہ ہے اس لئے میری رائے میں بطور ایک خاص صورت کے مرافع کا ادعا منظور کیا جانا چاہیئے اور یہہ امر واضح رہے کہ چاروں شاخہائے خاندان سے صرف ایک ایک حصہ دار کو جس کے نام اب چار چار آنہ کا حصہ ہے بحیثیت پٹواری کام کرنے کی اجازت ہوگی۔ اور ہر شاخ کا نمایندہ بہ یک وقت پانچسالہ باری سے خدمت انجام دیگا۔ لہذا۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ اور تجویز صوبہ داری منسوخ۔

مرافعہ صیغۂ عطیات

محمد مظفر الدین

بنام

مرافع بوکالت مولوی محمد رفیع الدین صاحب جنیدی ایڈوکیٹ و مولوی محمد انورالدین صاحب وکیل۔

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ ورنگل آباد مورخہ ۱۳ خورداد ۱۳۴۱ف

سرکار عالی **مرافعہ علیہ** ....

معاش مشروط بلا سندی کا بھی بحال کیا جانا۔ صدارت العالیہ کی سند کے بعد ماقبل کی سند کا مطالبہ غیر ضروری ہونا۔

تجویز ہوئی کہ جب صدارت العالیہ کی سند بابتہ ۱۲۶۲ھ کی پیش ہوئی ہے اوس کی تصدیق بھی ہوچکی تو اس سے ماقبل کے اسناد کا مطالبہ درست نہیں ہے جبکہ معاش مشروط بلا سند بھی بحال کی جاسکتی ہے۔

واقعات یہہ ہیں کہ اس خاندان کے مورث اعلیٰ محمد سعد اللہ صاحب تھے جن پر خدمات قضاءت وخطابت زمانہ قدیم سے بحال وجاری تھے جس کا سلسلہ صدر الدین ولد غلام مرتضیٰ نبیرہ تک بدستور جاری رہا۔ محمد صدر الدین بگذاشت امام بی زوجہ ومحبوب بی دختر انتقال کرنے پر معاشہائے مندرجہٴ حاشیہ کے دو منتخب انعامی سررشتہ انعام خالصہ سے اور معاش عطیہ سلطانی موتوعہ جاگیر علاقہ امانت ونت کی دریافت بوجہ نگرانی کورٹ۔ کورٹ آف وارڈز سے ہوئی اور تخنتہ بحالی معاش بمنظوری معین المہام وقت بنام بیوہ اجرا پایا ہے۔

بیوہ نے اپنے ہرسہ نواسہ محمد حفیظ الدین ومحمد مظفر الدین۔ بدیع الدین سے نواسہ کلان محمد حفیظ الدین کے نام معاش منتقلی کی درخواست دی۔ منتقلی معاش کا تخنتہ علاقہ خالصہ سے

> منتخب سررشتہ انعام نشان ۸۳ مورخہ ۲۲ بہمن ۱۳۰۴ ف
> مواضعات درزاخان پور وسہ انڈ نگاؤں اراضی ۱۰۰ بیگہ نقد یومیہ ناندیڑ ... ۱ پاؤنڈ
>
> منتخب سررشتہ انعام نشان (۵۵۷) ۷ امرداد سنہ ۱۳۱۰ ف
> مواضعات ناندیڑ اسد اللہ آباد اراضی موازی ... یکر ۲۹ گنٹہ ...
>
> تخنتہ دریافت کورٹ آف وارڈز نشان ۸۹۸ مورخہ ۱۲ مہر سنہ ۱۳۱۲ ف
> ساڑیگاؤں تعلقہ نالونڈی جاگیر اراضی دو چادر المعادل ... بیگہ محاصلی (...)

بمنظوری محکمۂ مالگذاری مورخہ ۱۴ اردی ۱۳۱۲ ف بنام نبسہ کلان اور ذریعۂ فیصلہ محکمۂ مدد معاش مورخہ ۵ آذر ۱۳۲۵ فصلی نبسہ دوم وسوم کی شکمی منظور ہوئی اسی طرح معاش موتوعہ جاگیر کی منتقلی کا تخنتہ ۴ اسفندار ۱۳۱۷ فصلی پر منظور ہوا۔ بتاریخ ۹ دی ۱۳۲۹ ف محمد حفیظ الدین نے

محمد مظفر الدین
بنام
سرکار عالی

چار دختر و ایک زوجہ دولت بی کو چھوڑ کر انتقال کیا۔

محمد مظفر الدین بر دار کفالت، پرورشی پسماندگان با دائی خدمت خود کے نام وراثت کے لئے رجوع ہوئے۔

تحت میں دعویدار و شکمیدار و بیوہ وغیرہ کے اظہارات کی تکمیل کے بعد بلحاظ اختیارات حاصلہ کارروائی صوبہ داری اورنگ آباد میں منتقل اور دریافت وراثت و انعام نسبت معاش عطیہ سلطانی موقوعہ جاگیر مشترکہ طور پر جاری رہی۔ دعویدار نے معاش موقوعہ جاگیر کی نسبت نقل سند صدارت العالیہ پیش کی اور محکمۂ صدارت سے تصدیق بھی ہوئی لیکن نواب رضا یار جنگ بہادر صوبہ دار نے بتاریخ ۱۳ خورداد ۱۳۴۱ف تجویز فرمائی کہ اصل اسناد پیش ہو کر سررشتہ اسناد سے تصدیق نہ ہو صدارت العالیہ کی سند پر انعام کی بحالی ہو نہیں سکتی۔ اسناد شاہی پیش ہونے پر معاش جاگیر کے متعلق انعامی کارروائی ہوگی۔ فی الوقت معاش خالصہ کی حد تک تختہ وراثت مرتب کیا جائے۔

تجویز بالا کی ناراضی سے یہہ مرافعہ بمقابلہ سرکار پیش ہے جس کے اہم عذرات یہہ ہیں۔

عذرات

(۱) بموجب سند پیشین سند آخر صدارت العالیہ سے عطا ہوئی ہے تو تحت کا یہہ اصرار کہ شاہان پیشین کی سند پیش کی جائے۔ ناواجبی ہے۔

(۲) کارروائی وراثت کو تحقیقات انعامی تصور کرنا اور محکمۂ مقتدر صدارت العالیہ کی سند پر تجویز نہ کرنا قابل غور ہے۔

(۳) جبکہ معاش جاگیر کی دریافت انعامی جو بمنظوری معین المہام وقت محکمۂ سرکار سے ہو چکی ہے تو اب پھر جاگیر کی معاش کو ملتوی کرنا درست نہیں سمجھا جا سکتا۔

(۴) تغیرات زمانہ و تبدیلی اشخاص و مقامات دفتر کے وجہ سے اسناد پیشین کا پیش کرنا مرافع کے لئے غیر اختیاری امر ہے۔ اگر ضرورت ہو تو سرکاری طور پر طلب فرمائے جا سکتے تھے استدعا ہے کہ مرافعہ منظور۔ اور تجویز تحت منسوخ اور معاش کا تختہ میرے نام مرتب و منظور کر کے حکم دیا جائے۔

محمد مظفر الدین
بنام
سرکار عالی

حکم عالیجناب راجہ جگ موہن لعل بہادر ناظم عطیات -

تمہید - آج مثل بمواجہہ وکیل صاحب مرافع پیش و ملاحظہ ہوئی - معاش نہایت جزوی اور مشروط بہ خدمت ہے بزمانہ نگرانی کورٹ آف وارڈز دریافت انعامی ہوکر بمنظوری معین المہام بہادر وقت تختہ دریافت انعامی مرتب ہوچکا - اب صدارات العالیہ کی سند ۱۲۶۲ھ کی پیش ہوئی ہے اوس کی تصدیق بھی ہوچکی تو اس سے ماقبل کے اسناد کا مطالبہ درست نہیں ہے جبکہ معاش مشروط بلا سند بھی بحال کیجاسکتی ہے - بہگوٹہ کی کافی شہادت موجود ہے منجانب جاگیر کوئی عذر داری پیش نہیں ہوئی ہے - لہذا اسند مدخلہ کو کافی خیال فرمایا جاکر باعتبار دیرینہ قبضہ حسب ضابطہ وراثت منظور کیجاسکتی ہے -

حکم ہوا

مرافعہ منظور حسب ہدایت صدر عمل فرمایا جائے - حاضر الوقت کی دستخط شنوائی لیجائے -

مرافعہ صیغہ مال

سید شہاب الدین .... مرافع بوکالت

بنام

لچھمن راؤ .... مرافعہ علیہ بوکالت

رجوع ۲۲ بہمن ۱۳۳۸ف — منفصلہ ۲ اردی بہشت

ہراج - ہراج بلا اجرائی اشتہار بے ضابطہ ہونا -

تجویز ہوئی کہ ڈویژن افسر صاحب نے جب مکرر اشتہار جاری کئے بغیر اور خواہشمندوں کو کافی موقع دیئے بغیر جو ہراج کیا ہے وہ قابل نسوخی ہے

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہیں کہ سروے نمبرات ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۹/۱ موقوعہ موضع اننت ساگر تعلقہ اندول کے لاوُنی کی درخواست منجانب لچھمن راؤ پٹواری و شمشیر بیگ ۵ امرخورداد ۱۳۲۹ف کو تحصیل میں پیش ہوئی - تحصیل سے بعد اجرائی اشتہار وغیرہ بالآخر ذریعہ مراسلہ نشان (۸۳۹) مورخہ ۸ امرداد ۱۳۳۰ف ضلع کو پٹہ پر دینے کی تحریک کی گئی - جس میں نمبر (۲۷۹/۱) کا ذکر نہیں تھا - اور سید شہاب الدین نے سروے نمبر (۲۷۹/۱) کے لئے ۱۰ بہمن ۱۳۳۰ف کو تحصیل میں درخواست پیش کیا - لچھمن راؤ و شمشیر بیگ نے بھی اوسی نمبر (۲۷۹/۱) کے لئے تحصیل میں ۲۴ تیر ۱۳۳۰ف کو درخواست

مرافعہ بنارامنی تجویز نواب نحر جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ گلشن آباد میدک نشان فیصلہ (۲۷۳) بابتہ ۱۳۳۹ف -

سید شہاب الدین بنام پچھمن راؤ

پیش کیا۔ سید شہاب الدین نے ۲۲ امرداد ۱۳۳۲ف کو ڈویژن میں درخواست پیش کیا کہ اوس نے سروے نمبرات ۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۵-۲۷۶ کے لاؤنی کے متعلق متعدد درخواستیں تحصیل میں پیش کیا شخص ثالث نمبرات مذکور پر کاشت کر رہا ہے۔ لہذا ہراج کیا جائے اور شہاب الدین کی درخواست کی بنا پر صدر نظامت تک یہہ کارروائی چلی۔ جہاں سے ذریعہ مراسلہ نشان (۵۹۳۹) مورخہ ۶ مہر ۱۳۳۴ف ضلع کو یہہ حکم دیا گیا کہ سروے نمبر ۲۷۹/۱ پر شہاب الدین کو حق شفعہ پہونچتا ہے۔ لہذا بصیغۂ نگرانی شہاب الدین کی درخواست کا حسب ضابطہ تصفیہ کیا جائے۔

ضلع نے ذریعہ مراسلہ نشان (۲۵۷) مورخہ ۱۰ بہمن ۱۳۳۵ف ڈویژن کو یہہ حکم دیا کہ اب جبکہ ایک نمبر کے دو خواہشمند پیدا ہو چکے ہیں۔ اس لئے حسب ضابطہ ہراج حق مقابضت ڈویژن صاحب کے اجلاس پر کیا جائے۔

ڈویژن سے اشتہار ۲۴ بہمن ۱۳۳۵ف کو اجرا کیا گیا جسمیں سروے نمبر ۲۷۹/۱ کا ذکر تھا۔ اور ۳ خورداد ۱۳۳۵ف کو سروے نمبرات ۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۹/۱ کا ہراج سہ بارہ رقم ۲۰۰ روپیہ بنام شہاب الدین ختم کیا گیا۔

صوبہ داری میں بنا راضی تجویز ڈویژن افسر ۳۰ آبان ۱۳۳۵ف کو منجانب پچھمن راؤ مرافعہ پیش کیا گیا تو نواب فخر جنگ بہادر صوبہ دار نے ۲۶ مہر ۱۳۳۹ف کو یہہ فیصلہ فرمایا کہ "یہہ عذر متحقق ہے کہ اشتہار صرف (۲۷۹/۱) کا جاری ہوا۔ اور تاریخ مقررہ پر غیر مشتہرہ نمبرات بھی شریک ہراج کر دیئے گئے۔ یہہ ایک صریح بدعنوانی اور خلاف ضابطگی ہوئی ہے اس لئے سوائے نمبر ۲۷۹/۱ کے مابقی نمبرات کی حد تک عمل بیٹہ منسوخ ہونا چاہیئے اور چونکہ رقم ہراج جملہ نمبرات کے لئے داخل ہوئی ہے اس لئے جملہ رقبہ پر رقم ہراج کو تقسیم کر کے سروے نمبر ۲۷۹/۱ کے رقبہ کی حد تک رقم منہا کر دی جائے اور مابقی رقم شہاب الدین کو مسترد کر دیجائے۔ لہذا مرافعہ ترمیماً منظور حسب صدر عمل ہو"

محکمۂ ہذا میں بنا راضی فیصلہ صوبہ داری منجانب سید شہاب الدین مرافعہ دائر ہوا ہے جس کے عذرات اہم حسب ذیل ہیں۔

عذرات

سید شہاب الدین
بنام
لچھمن راؤ

ف ۱ ۔ نیلام تاریخ مندرجۂ اشتہار پر نہیں ہوا بلکہ بعد اطلاع فریقین تقریباً ۴ ماہ بعد ہوا ہے اور مرافعہ علیہ کو اس امر کی اطلاع تھی کہ نمبرات اراضی مابہ البحث کا نیلام ہوگا۔ ایسی حالت میں محض نمبرات کا اندراج اشتہار میں نہ ہونے سے انصافاً نیلام نہیں ہوسکتا۔ حکمہ مرافعہ عنہا کی تجویز سے مرافع کے حقوق قانونی متاثر ہوئے ہیں۔

ف ۲ ۔ اگر درحقیقت کارروائی نیلام میں کوئی قانونی نقص تھا تو اوس کا اثر ہراج گیرندہ پر انصافاً نہیں ڈالا جاسکتا۔

ف ۳ ۔ صوبہ داری نے بجز نمبرات ۲۷۹/۱ کے بقیہ نمبرات جو افتادہ ہیں اور جن کی لاؤنی کی درخواستیں فریقین نے پیش کی تھیں اوس کا کوئی تصفیہ نہیں فرمایا ہے جس کا تصفیہ کرنا ضروری تھا۔ اس عدم تصفیہ سے مرافع جو قابض چار سالہ ہے بیدخل ہوجاتا ہے۔

استدعا ہے کہ مرافعہ منظور و فیصلہ صوبہ داری منسوخ۔ تجویز ڈویژن بحال و برقرار فرمایا جائے یا سائل جس دادرسی کا مستحق ہو عطا فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب لفٹنٹ کرنل سر ٹرنچ صدر المہام بہادر مال۔

تمہید ۔ فریقین غیر حاضر۔ ہم نے مثل ڈویژن بغور ملاحظہ کیا۔ ڈویژن افسر صاحب نے پہلے ۱۲ فروردی ۱۳۳۵ فصلی تاریخ ہراج رکھا تھا جس میں صرف نمبر ۲۷۹/۱ کے ہراج کا ذکر تھا۔ اسکے بعد کوئی اشتہار اجرا نہیں ہوا۔ اور بتاریخ ۳ خورداد یہ تجویز ظہری مراسلہ تحصیل پر کی ہے کہ پٹواری باوجود اطلاع کے خواہشمندوں کو لے کر حاضر نہیں ہوا معطل کیا جائے لیکن اس پر بھی ہراج کردیا۔

جب کوئی خواہشمند ہی حاضر نہ تھے تو ہراج میں بولی کون کہا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ سخت بے ضابطگی کی گئی اور اس طرز عمل سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ڈویژن افسر مرافع کے مفید تجویز پر مائل تھے۔ اس کے ماسوا دیگر نمبرات ہیں جن کے ہراج کی کارروائی اس مثل میں نہیں ہے کردیئے گئے۔ جناب صاحب سمت نے بجا طور پر تجویز فرمائی ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ ہراج ہی منسوخ کردیا جاتا۔ لیکن رعایت سے کام لیا گیا ہے۔ اس کا بھی یہ مرافعہ پیش ہوا ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔

نشان مثل ۱۹/۶۱ بہمن ۱۳۳۰ف
منفصلہ ۲۷ بہمن ۱۳۳۱ف

مرافعہ صیغۂ مال

سب راؤ ولد نرسملو نابالغ بولایت کیشو راؤ مرافع بوکالت پنڈت ونایک راؤ صاحب کونسل

بنام

نرسما زوجہ شنکر راؤ مرافعہ علیہا ....

اختیارات سررشتۂ مال ۔ سررشتۂ مال کے اختیارات میں یہہ امر نہیں ہے کہ شرائط کی تعمیل کرائے

تجویز ہوئی کہ سررشتۂ مال کے اختیارات میں یہہ امر نہیں ہے کہ جو شرائط بوقت منتقلی وطن عائد کئے گئے ہیں اون کی تعمیل کرائے ۔

واقعات یہہ ہیں کہ موضع کنجو پاڑ تعلقہ عالم پور کے وطن پٹواری گری کا پٹہ مسماۃ نرسما (مرافعہ علیہا) کے شوہر کے نام تھا ۔ بعد وفات شوہر (مرافعہ علیہا) وطن پٹواری گری مرافعہ علیہا کے نام ہوا ۔ اور مرافعہ علیہ نے اس وطن کا پٹہ پدر مرافع کے نام جو مرافعہ علیہا کا بہائی تھا منتقل کیا تو مسمی نرسملو پدر مرافع ۔ مرافعہ علیہا کی پرورش کرتا رہا اسکے بعد نرسملو پدر مرافع فوت ہو چکا تو کارروائی وراثت ہیں مرافعہ علیہا نے عذر داری کی کہ اوسکی والدہ لچہما اوس کی مخالف ہو گئی ہے اور وطن کنجو پاڑ کا پٹہ اوس کے نام عطا کیا جائے ۔ اوس کی وفات کے بعد مرافع کے نام وطن کا پٹہ ہو سکتا ہے ۔ علاوہ اس کے اور بھی عذر داریاں پیش ہوئیں ۔ لیکن تحصیل ڈویژن سے اس بنا پر وطن کنجو پاڑ مرافعہ علیہا کے شوہری خاندان کا ہے ۔ اس لئے نرسملو کی وراثت بنام فرزند سب راؤ (مرافع) بہ شکمیداری (مرافعہ علیہا) منظور کی گئی ۔

اس تجویز کی ناراضی سے مرافع نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا ۔ لیکن تجویز تحت ناقابل دست اندازی قرار دیجا کر درخواست مرافعہ نامنظور کر دی گئی ۔

اس کے بعد ۱۳۳۸ف میں مرافعہ علیہا نے تحصیل میں درخواست پیش کی کہ دو تین سال سے اوس کو اوس کے حصہ کی رقم نہیں دیجا رہی ہے اور کل جائداد پر مرافع قابض ہے اور مرافع نابالغ اور اپنی پہوپی کے زیر پرورش ہے ۔ میری پرورش کے لئے کوئی رقم ادا نہیں کرتی ۔ لہذا بقدر پرورش وطن پٹواریگری کے پوتگی سے رقم کا قرار داد فرمایا جا کر اقساط سرکاری پر رقم وصول کر کے دلائی جائے ۔

مرافعہ بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ نشان فیصلہ (۲۰۷) بابتہ ۱۳۴۰ف

سب راؤ بنام نرسما

اس درخواست پر تحصیل سے تحقیقات آغاز ہوئی مگر مرافعہ علیہا کی عدم پیروی سے مقدمہ خارج ہوا۔ مکرر درخواست بازداری پیش ہوئی اور تحصیل نے بعد تحقیقات ڈویژن رائچور کو تحریر کیا کہ۔

”عالیجناب نے جو تصفیہ نصف اسکیل دلانے کا فرمایا ہے وہ مبنی برانصاف ہے پٹہ دار کا یہہ عذر کہ نصف اسکیل میں گماشتہ نہیں ملتا یہہ عذر لنگ ہے اوسکو خود کام کرنا چاہیئے۔ اگر نابالغ ہے تو اپنی ذات سے تکمیل کرنا چاہیئے۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہہ ضعیفہ فاقہ کشی کرے اس کی حیات تک اس وطن سے نصف اسکیل اوس کو پرورشی کے لئے دلائی جائے کیشو راؤ پٹواری نابالغ پٹہ دار کے خسر اور ولی ہیں لیکن وہ بھی اس کا تصفیہ کرانا نہیں چاہتے۔ من ابتدائے ۱۳۳۵ف لغایتہ سنہ ۱۳۳۸ف سالانہ (عہ) نصف اسکیل جملہ (مار للوسے) دلانا چاہیئے پس بہ ضبطی جائداد منقولہ وغیر منقولہ بقدر رقم دلانے کی تجویز لطف فرمائی جائے تو مناسب ہے۔ تاوقتیکہ یہہ طریقہ اختیار نہ کیا جائے رقم وصول ہوگی نہ نرسما ضعیفہ کو فاقہ کشی سے نجات ملیگی مثل تحصیل ذریعہ ہذا مرسل ہے۔“

صاحب ڈویژن نے حسب رائے تحصیل بضبطی جائداد منقولہ وغیر منقولہ رقم دلانیکی منظوری دی۔

اس تجویز ڈویژن کی ناراضی سے منجانب سب راؤ محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا گیا جو نامنظور رہوا۔

اب اس کی ناراضی سے محکمۂ ہذا میں سب راؤ نے مرافعہ پیش کیا ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) یہہ کہ مرافع پر محکمۂ تحت نے جو الزامات عائد کئے ہیں غلط ہیں۔

(۲) یہہ کہ سررشتۂ مال ہر سال اسکیل سے زائد رقم نہیں دلاسکتا ہے ایسی رقم کے لئے چارہ کار عدالت دیوانی اختیار کرنا چاہیئے۔

(۳) یہہ کہ اگر نابالغ سے اس قدر رقم دلائی جائے تو نابالغ کا سخت نقصان ہوگا۔

(۴) یہہ کہ سررشتۂ مال کو اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں ہے اور سررشتۂ مال

سب راؤ
بنام
نرسما

دو ثلث جوکہ گماشتہ کو ملنا چاہیے اوس میں کمی نہیں کرسکتی ۔

لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ فیصلہ تحت منسوخ فرمایا جائے ۔

حکم عالیجناب ٹی ، جے ٹاسکراسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ بحث وکلاء فریقین بتاریخ ۸ بہمن ۱۳۴۱ف سماعت کی گئی ۔ مرافع عذر کرتا ہے کہ مرافع علیہ جو سابق میں اپنی وطنداری کے حقوق کو بحق پدر مرافع منتقل کردیئے تھے زیادہ سے زیادہ ربع اسکیل کا نصف پاسکتی ہے جو دو ثلث گماشتہ کو جانے کے بعد باقی رہیگا ۔

مرافعہ علیہ کی بحث ہے کہ حق مرافعہ حاصل نہیں ہے اور مرافع کو چاہیئے کہ سابقہ گذارہ اوس کو برابر دیا کرے گوکہ وہ اپنی جیب سے ہی کیوں نہ ہو ۔

میرا خیال ہے کہ سررشتہ مال کے اقتدار میں نہیں ہے کہ شرائط عائد کرے جس بناء پر استحقاق منتقلی وطن عمل میں لائی گئی ہو ۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور و تجویز تحت منسوخ ۔

مرافعہ صیغۂ مال

نشان مثل ۱۲ ۔ ۸۶ سنہ ۱۳۴۰ف
منفصلہ ۷ بہمن ۱۳۴۱ف

دیوینڈر راؤ — مرافع بوکالت پنڈت پی انبا داس راؤ صاحب و مولوی محمد فیض الدین صاحب وکلاء ۔

بنام

ہنمنت راؤ — مرافعہ علیہ بوکالت رائے گل بہادر صاحب وکیل

اصل وطندار ۔ کارگذار وطن دار ۔ اصل وطن دار و وارث کی کارروائی نہ کرنے کی صورت میں کارگذار اصل دار قرار دیا جانا ۔

تجویز ہوئی کہ جب ۱۲۸۲ف سے کارگذار وطن دار اور اوس کے وارث وطن پر قابض ہیں تو اصلدار کے وارث کو کوئی حق نہیں دیا جاسکتا جب کہ اُنھوں نے ابتک کوئی کارروائی نہیں کی ہو کیوں کہ کارگذار ایک زمانہ سے بحیثیت اصلدار کام کررہا ہے ۔

واقعات یہ ہیں کہ موضع سلگی تعلقہ شوراپور کا اصل وطن دار پٹواری مسمی ہنمنت راؤ اولی تھا ۔

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی حافظ محمد یٰسین صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ فیصلہ نشان (۱۳) بابتہ ۱۳۳۹ف

دیویندر راؤ بنام ہنمنت راؤ

اوس کے تین فرزند مسمیان - وینکٹیش ہنمنت - لنگو ہنمنت - بل بھیم ہنمنت تھے - بعد انتقال اسلاف ار فرزند کلان نمبر (۱) کے نام پٹہ ہوا - اوس کا فرزند مرافعہ گذار دیویندر ہے - مگر مرافعہ گذار کا باپ بعلت تغلب رقم سرکاری خدمت سے برطرف ہوا - اور اوس کے دوسرے بھائی نمبر (۲) لنگو ہنمنت کے نام پٹہ ہوا - اور لنگو ہنمنت ۱۳۱۳ف میں فوت ہوا - لیکن اوس وقت مرافعہ گذار کا باپ سزا یافتہ زندہ تھا - اسلئے اس کی وارثت اوس کے فرزند (مرافعہ علیہ) کے نام منظور ہوئی - جو اب تک کارگذار مگر بعلت تغلب رقم سرکاری معطل تھا - اس اثنار میں سابق برطرف شدہ پدر مرافع کا انتقال ہوا تو مرافعہ گذار تحصیل میں رجوع اور خواہان وراثت ہوا - اس پر تحصیل نے بعد تحقیقات تختہ وراثت بنام مرافعہ گذار مرتب کرکے یہہ رائے دی کہ "ہنمنت راؤ مدعی علیہ بعلت تغلب رقم سرکاری اس وقت معطل ہے اور تحقیقات جاری ہے ایسے شخص کو جو خود بھی مرتکب جرم تغلب رقم سرکاری ہو خدمت پر برقرار رکھنا خلاف احکام و مصلحت انتظامی ہے - لہذا وینکٹیش برطرف شدہ کی وراثت اوس کے فرزند کلان دیویندر راؤ کے نام کرکے ہنمنت راؤ اور دیگر حصہ داروں کا نام شریک آنہ واری کیا جائے"۔ اس پر ڈویژن سے ۲۵ خورداد ۱۳۲۷ف کو منظوری وراثت کے ساتھ عطا رسند کا حکم ہوا۔

اس تجویز ڈویژن کا مرافعہ ہنمنت راؤ نے صوبہ داری میں کیا تو صوبہ دار صاحب نے مرافعہ گذار کی حقیت کو تسلیم کرتے ہوئے اظہار ہمدردی فرمائے مگر زائد از دوازدہ سالہ سکوت سے اپنا حق زائل کرنا تبلاکر بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائے۔

اب فیصلہ صوبہ داری کا مرافعہ محکمۂ ہذا میں منجانب دیویندر راؤ پیش ہے جس کے اہم عذرات کا ماحصل حسب ذیل ہے۔

عذرات

(۱) صوبہ دار صاحب نے سائل کے حق کو تسلیم فرماتے ہوئے پٹہ بنام ہنمنت راؤ کیا ہے جو خلاف قانون ہے۔

(۲) اگر کوئی وطندار کسی سبب سے وطن سے محروم ہو جائے اور دوسرے کا تقرر بر دیے

دوینڈ رراؤ
بنام
ہنمنت راؤ

اجرائی کار ہو تو ایسا شخص مستحق پٹہ نہیں ہو سکتا۔

(۳) پدر مرافعہ علیہ کا انتقال بموجودگی پدر سائل ہونے کی وجہ سے مرافعہ علیہ کو بھی بحیثیت اجرائی کار مقرر کیا گیا تھا۔

(۴) غلط واقعات باور کرا کے پدر مرافعہ علیہ نے اپنے نام پٹہ کرا لیا تھا جس کو تحصیل و ڈویژن نے منسوخ فرمایا تھا جسمیں صوبہ دار صاحب نے بلا وجہ دست اندازی فرمائی۔

(۵) زیر حاضری سے حقوق زائل نہیں کئے جا سکتے۔

(۶) مرافعہ علیہ اس وقت رقم مالگذاری تصرف کرنے کی پاداش میں معطل ہے ایسا شخص مستحق پٹہ نہیں ہے۔

استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز صوبہ دار صاحب منسوخ فرمائی جائے اور حسب تجویز تحصیل و ڈویژن پٹہ بنام سائل فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب ٹی، جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ بتاریخ ۲۰ مہر ۱۳۴۰ف بحث وکلاء فریقین سماعت ہوئی۔ حالانکہ شریک معتمد صاحب اپنی رائے میں مرافعہ نامنظور کرتے ہیں۔ مرافعہ علیہ جز قطعی کی نسبت عذر کرتا ہے جہاں ترقیم ہے مرافع تاحیات شخص موجودہ وطن پر بحال نہیں کیا جا سکتا اوس کا خیال ہے کہ اس میں تجدید حقوق کو مرافع کی گنجایش ہے۔ یہہ اون کارروائیوں میں سے ایک ہے۔ جہاں ورثاء وطن دار برطرف شدہ بمقابلہ ورثاء شخص کارگذار جو برطرف شدہ کے معاوضہ میں مامور کیا گیا ہو۔ دعویدار ہوتے ہیں۔

پالیسی سرکار یعنے تحفظ بغرض خوشحالی حقوق اسلدار سنہ ۱۳۴۰ف سے واضح ہے اور مقدمات جو اس سے قبل شروع ہوئے ہوں لازماً نوعیت کارروائی کے لحاظ سے تصفیہ پائیں گے مگر اس اصول کے مدنظر۔

اس کارروائی میں مرافع نے کوئی چارہ کار بعد وفات پدر سنہ ۱۳۱۶ فصلی سے سنہ ۱۳۲۵ف تک اختیار نہیں کیا۔ برعکس مرافع سنہ ۱۳۱۳ف سے مثل پدر سنہ ۱۲۸۲ف درحقیقت اسلدار رہا ہے۔ میں صوبہ دار صاحب سے متفق ہوں کہ ایسے حالات میں مرافعہ علیہ کے حقوق میں

دست اندازی نہیں کیجانی چاہیئے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نا منظور۔

ستمبر ۱۳۲۹ف
نشان مثل ۶۶/۸۲
منفصلہ ۲۹ ہر بہمن ۱۳۲۹ف

مرافعہ صیغہ مال

پنگل وینکٹ رام راؤ وغیرہ ...... مرافعان بوکالت راے گل بہادر صاحب وکیل

بنام

پنگل وینکٹ مادہو راؤ وغیرہ ...... مرافعہ علیہم ....

واپسی مقدمہ۔ وجہ غیر ظاہر ہو تو مقدمہ واپس نہ کیا جانا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ محکمہ صوبہ داری میں غیر حاضری کے وجوہ ظاہر نہیں کئے جا سکتے ہیں تو محض اس بنا پر کہ ڈویژن میں غیر حاضر ہونے کی وجہ ظاہر کی جا سکتی ہے مرافعہ منظور کر کے تکمیل کیلئے واپس نہیں کیا جا سکتا۔

واقعات۔ مقدمہ یہہ ہیں کہ پنگل باجی راؤ دیکھہ متوفی کے نام چند قطعات اراضی خشکی و تری کا پٹہ موضع چنا کوڑ پاک تعلقہ پرکال میں تھا اوس کی فوتی پر سنہ ۱۳۲۵ف میں بربنائے رپورٹ پٹیل و پٹواری موضع بلا اجرائی اشتہار وغیرہ راما بائی زوجہ متوفی کے نام تحصیل سے ۶ ہر اسفندار سنہ ۱۳۲۵ف پٹہ کیا گیا۔ جس کی ناراضی سے رگھوناتھ و مادہو راؤ نے ڈویژن میں ۷ ہر امرداد سنہ ۱۳۲۶ف کو عذر داری کی کہ وراثت باجے راؤ میں بعد فوتی مورث مذکور ورثا دیگر وجہ متوفی اسماۃ راما بائی کا نام تبلا کر کل پٹہ بنام مسماۃ مذکورہ تحصیل سے مقدم پٹواری کی محرزہ رپورٹ پر بذمہ داری دیہی منظور کیا گیا خاندان ہنود میں بموجودگی اولاد ذکور بیوہ کے نام پٹہ ناجائز ہے بیوہ صرف نان و نفقہ کی مستحق ہوتی ہے۔ اور اصولاً جب تک منقسمہ ہونا خاندان کا ثابت نہ کیا جائے۔ قیاس شاستری و قانونی یہی ہے کہ خاندان مشترک ہے جبکہ درخواست گذار اولاد اکبر ہیں اون کی استدعا روا جبی اور شاستراً قابل لحاظ ہے اور راما بائی زیر پرورش سائل ہے اور ایک ہی جگہ رہتے ہیں اون کو کوئی اولاد نہیں ہے اور درخواست ہذا اندرون سہ سالہ پیش ہوئی ہے جو بروئے دفعہ (۸) قانون بندوبست بین المیعاد ہے۔

مولوی سید احمد صاحب قادری نے ۱۸ ماہ خورداد سنہ ۱۳۲۷ف کو یہہ تجویز فرمایا کہ حسب استدعا

پنگل وینکٹ راما راؤ
بنام
پنگل وینکٹ مادہو راؤ

رگھوناتھ راؤ اون کا نام بجائے راما بائی کہاتہ داری میں شریک ہوا اور راما بائی دماد ہو راؤ سگمی میں اس راما بائی کی پرورش ونفقہ کی ذمہ داری تاحیات مسماۃ مذکورہ بذمہ رگھوناتھ راؤ رہے"۔

تجویز ڈویژن کی ناراضی سے راما بائی نے تجویز ثانی پیش کی ہے۔ مولوی سید نظام الدین حسن صاحب منصرم ڈویژن افسر نے ۱۶ ارد یبہشت ۱۳۲۹ف کو تجویز ثانی نامنظور اور حسب فیصلہ مستقل دوم تعلقدار صاحب عمل کرنے حکم دیا۔

ضلع میں منجانب وینکٹ رام راؤ۔ رنگ راؤ۔ وینکٹیشور راؤ۔ شنکر راؤ مرافعہ پیش کیا گیا مولوی غلام احمد خان صاحب اوّل تعلقدار ضلع کریم نگر نے ۱۶ ارد یبہشت ۱۳۳۴ف کو یہ تجویز فرمایا کہ "ڈویژن میں تکمیل تحقیقات کے بعد منصفانہ تجویز صادر کرے۔ کیونکہ بعض فریق اس کارروائی میں فوت ہوچکے ہیں اون کی قائمقامی کا تصفیہ بھی ہونا چاہیئے"۔

اس کے بعد ڈویژن میں کارروائی آغاز ہوئی۔ مسٹر رامچندر نارائن ڈویژن افسر نے ۳۱ شہریور ۱۳۳۶ف کو یہ فیصلہ کیا کہ "مرافعان باوجود تعمیل سمن غیر حاضر اور مرافعہ علیہم بھی غیر حاضر اور مرافعہ علیہم میں راگھوناتھ راؤ اور راما بائی فوت ہوچکے ہیں جن کی قائم مقامی کی درخواست پیش نہیں ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ پیروی سے قاصر ہیں۔ لہذا تجویز تحصیل ناقابل دست اندازی ہے عذر داری بعدم ثبوت وغیر حاضری خارج"۔

تجویز ڈویژن کی ناراضی سے صوبہ داری میں منجانب وینکٹ رام راؤ۔ رنگ راؤ۔ وینکٹیشور راؤ شنکر راؤ۔ مرافعہ دائر کیا گیا۔ مسٹر داراب جی صاحب صوبہ دار ورنگل نے ۲۵ آبان ۱۳۳۸ف کو یہ فیصلہ فرمایا کہ "مرافع اصالتاً وکالتاً غیر حاضر۔ وکیل مرافعہ علیہ حاضر ہیں۔ ڈویژن کا ابتدائی فیصلہ ۲۷ف کا ہے جس کی نظرثانی بھی نامنظور ہوئی۔ ضلع میں مرافعہ ہوا تو تکمیل تحقیقات کا حکم ہوا ڈویژن میں تکمیل تحقیقات کے وقت مرافعان حاضر نہیں ہوئے اور نہ کوئی ثبوت پیش کئے دوران مقدمہ میں راما بائی زوجہ متوفی فوت ہوچکی اور کوئی وارث نہیں ہے۔ مرافعان مادہو راؤ کی اولاد سے ہیں جن کا خاندان منقسمہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ مرافعہ علیہ جن کے نام پٹہ ہوا ہے وہ بلحاظ اشتراک خاندان باجے راؤ و برادر شیشگر راؤ وارث ہے۔ اس لئے فیصلہ سید احمد صاحب قادری بابتہ ۱۳۲۷ف ناقابل دست اندازی ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور"۔

پنگل دنیکٹ امراؤ
بنام
پنگل دنیکٹ مادھو راؤ

اب محکمۂ ہذا میں بنا راضی فیصلہ صوبہ داری مرافعہ پیش ہوا ہے جس کے اہم عذرات یہ ہیں

عذرات

(۱) فیصلہ صوبہ داری میں جس فیصلہ ڈویژن ۲۷ ف پر استدلال کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے چونکہ فیصلہ مذکور ضلع سے بصیغۂ مرافعہ ۱۳۳۴ ف فصلی میں منسوخ ہوا ہے۔

(۲) صوبہ دار صاحب کا یہ قیاس صحیح نہیں ہے کہ مرافعان خاندان منقسمہ کے اور مرافعہ علیہم باجی راؤ (جن کی وراثت معرض بحث میں ہے) کے خاندان مشترکہ کے ممبر ہیں۔

(۳) شجرہ کے لحاظ سے صوبہ داری نے جو رائے اشتراک و انقسام کی نسبت ظاہر فرمایا ہے صحیح نہیں ہے۔ چونکہ اوسی شجرہ کے لحاظ سے باجی راؤ کے مرافعان بھائی کے پوتے اور مرافعہ علیہم بھائی کے پڑ پوتے ہوتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ نگرانی خواہان کو بمقابلہ نگرانی علیہم بوجہ قرابت قریبہ شاستراً حق ترجیح حاصل ہے۔

(۴) صوبہ داری میں جو تاریخ صدور فیصلہ ۲۵ ہر آبان ۱۳۳۸ ف مقرر تھی اوس تاریخ پر نگرانی خواہ نمبر ۲ کی زوجہ قریب المرگ تھی جس کا انتقال بھی ہوگیا۔ اس پریشانی میں حاضر ہو سکے نہ کوئی درخواست گذران سکے۔

(۵) یہ ایک حقیت کا معاملہ ہے اور اس کا ایک فریق نمبر (۴) نابالغ ہے تو اوس کے حقوق کی حفاظت سرکار کے نزدیک لازمی و ضروری ہے۔

استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ فیصلہ جات تحت منسوخ اور وراثت بہ ٹہ متوفی بنام مرافعہ خواہاں منظور فرمائی جائے یا بغرض تحقیقات جدید تحت کو حکم صادر فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب ٹی جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ وکیل صاحب مرافعان حاضر مرافعہ علیہم غیر حاضر۔

وکیل صاحب مرافعان کو اس امر کا اقبال ہے کہ موجودہ مواد پر سے صوبہ دار صاحب کو بجز اس کے کوئی چارہ نہیں تھا کہ مفید بحق رگھونا تھ راؤ و دھاد یو راؤ تجویز کرتے۔ جیسا کہ ۱۳۲۰ ف میں ڈویژن افسر صاحب نے کیا ہے۔ اون کے موکل کی صوبہ داری میں غیر حاضری کے متعلق کوئی عذر وہ پیش نہیں کر سکے۔ لیکن ڈویژن افسر صاحب کے دفتر میں غیر حاضری کے وجوہات کا اظہار کرنے کو

تیار ہیں اگر مقدمہ صوبہ داری میں واپس کیا جائے تو یہ مسئلہ صوبہ دار صاحب کے غور کے قابل ہوگا۔

لہذا حکم ہوا کہ

بوجوہات صدر مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغۂ عطیات

نشان نمبر ۴۲/۸ سنہ ۱۳۴۲ ف منفصلہ ۲۵ مہر دی سنہ ۱۳۴۲ ف

وینکٹ ریڈی وغیرہ مرافع بوکالت مسٹر سورج چندر صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

....

گشتی نشان (۱۰) بابتہ سنہ ۱۳۳۹ ف۔ فی صدی پندرہ حصہ کے وضعات کا عمل۔ دواماً بحالی کا وضعات پر عمل۔

تجویز ہوئی کہ منتخب میں الفاظ "دواماً" درج ہیں تو حسب گشتی نشان (۱۰) بابتہ سنہ ۱۳۳۹ ف فی صدی پندرہ کی وضعات کا حکم خلاف قانون ہے۔

اس وجہ سے کہ گشتی مذکور ان معاشوں سے متعلق نہیں جو بالفاظ دواماً اجرا ہوئے ہوں۔

واقعات یہ ہیں کہ ذریعہ منتخب نشان (۳،۹۸) مورخہ ۵ امرداد سنہ ۱۳۲۵ ف زمین مقطعہ موازی (۱ ۔) محاصلی (۱ ۔۳۶ک) باخذین مقطعہ (۱) تتمہ (۱ ۔۸) بنام وینکٹ ریڈی ولد کشتیا ریڈی و نکٹ ریڈی و لچھا ریڈی ولد متم ریڈی بلا تفریق حصص بحال ہوئی۔

وینکٹ ریڈی صاحب منتخب نمبر (۱) کے فوتی پر اوس کے فرزند بچی ریڈی باین استدعا دعویدار وراثت ہوا کہ متوفی کے ورثاء میں من سائل اور ۳ فرزندان متوفی مسمیان لچھا ریڈی و رام چندر ا ریڈی و وینکٹ نرسہوان ریڈی و ایک زوجہ مسماۃ بچما موجود ہیں۔ ایک دختر تھی جو فوت ہو چکی۔ لہذا وراثت متوفی بنام خود بشکمیداری ہر سہ فرزندان خورد منظور فرمائی جائے۔ والدہ کی پرورشی بدستور وہ خود کریں گے۔

بنا بران اشتہار عذر داری اجرا و تعمیل پایا۔ تجویز زیر مرافعہ سے ظاہر ہے کہ ختم مدت اشتہار کے ایک عرصہ بعد چنا لچھا ریڈی نے درخواست عذر داری بتاریخ ۲۲ مہر سنہ ۱۳۳۷ ف پیش کرنے پر بوجہ بعد از وقت ہونے کے سرتیک تار کر دی گئی اور منجانب دعویدار وثائق پیش ہ

وینکٹ ریڈی
بنام
سرکار عالی

نہ ہونے پر ضبطی معاش کا حکم دیا گیا۔ من بعد دعویدار وثائق پیش کرنے پر بہ تکمیل کارروائی ضابطہ وراثت متوفی بنام بچی ریڈی فرزند اکبر بشکمیداری ہر سہ فرزندان متوفی منظور و از وجہ متوفی کی پر ورثی فرزندان مذکورہ پر عائد کرنے کے لئے تختہ صدر نظامت میں مرتب پایا تھا کہ مسمیان وینکٹ و وینکٹ ریڈی و رگھوپت ریڈی نبیرگان لچھا ریڈی بتاریخ یکم فروردی ۱۳۳۹ف درخواست پیش کی کہ بچی ریڈی فرزند اکبر وینکٹ ریڈی متوفی کا انتقال بتاریخ ۳ مہر ۱۳۳۸ف ہو چکا ہے اون کے ہم فرزند ان بعد تحقیقات وراثت خود کے نام وراثت منظور فرمائی جائے۔

اس پر اشتہار عذرداری اجرا و تعمیل پایا۔ بعد ختم مدت اشتہار بعد قلمبندی بیانات دعویدار و گواہان یہہ ثابت ہونے پر کہ بچی ریڈی کے وینکٹ ریڈی و رگھوپت ریڈی فرزندان و تین دختران و ایک بیوہ ہیں اور حصہ دار ان میں برادران بچی ریڈی متوفی مسمیان راجندر ریڈی و وینکٹ نرسیا و لچھا ریڈی زندہ موجود ہیں صوبہ دار صاحب نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

"مسمی وینکٹ ریڈی کی وراثت اوس کے نبیرگان وینکٹ ریڈی و رگھوپت"
"ریڈی و نیز متوفی کے دیگر فرزندان لچھا ریڈی و راجندر ریڈی و وینکٹ نرسیان"
"ریڈی کے نام اس طور پر منظور کی جاتی ہے کہ وینکٹ ریڈی کے حصہ کی جملہ"
"معاش چار حصوں میں قائم کی جائے۔ وینکٹ ریڈی و رگھوپت ریڈی فرزندان"
"بچی ریڈی ۱/۴ کے حصہ سے اور بقیہ تین فرزندان وینکٹ ریڈی جن کے نام اوپر"
"درج کر دیئے گئے ہیں ۱/۴ ۱/۴ حصہ سے مستفید ہوں گے۔ بروئے احکام حالیہ"
"اس معاش میں علاوہ ایک صد روپیہ فی قطعہ کے ۵۰ فیصدی حصہ سرکار"
"قائم کیا جائے جس کا اعادہ بروئے گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۳۹ف ہر نوبت"
"وراثت پر ہوگا۔"

تجویز بالا کی ناراضی سے تا بحد تجویز دفعات فیصدی بعذرات ذیل یہ مرافعہ پیش ہے۔

عذرات

ونکٹ ریڈی بنام سرکار عالی

(۱) ہم مرافعان کے مورث کے نام مقطعہ بروے منتخب دواماً بحال ہوا ہے۔ تو گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۳۹ف کا اثر اس معاش پر نہیں پڑ سکتا۔

(۲) متورد فیصلہ جات دفتر عالی و کمیٹی عطیات سے صریح طور پر طے ہو گیا ہے کہ گشتی مذکورہ کا تعلق ایسے انعامات سے نہیں ہے جو دواماً بحال ہوئی ہوں۔

استدعا ہے کہ معاش از قسم مدد معاش ہے جو گشتی مذکورہ کے اثر سے مبرا ہے۔ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ اور اراضی پن مقطعہ مدد معاش دواماً بحال فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات۔

تمہید آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ وکیل صاحب مرافع حاضر۔ بحث سماعت ہوئی۔ جناب صوبہ دار صاحب نے منظوری وراثت کے ساتھ فی صدی ۵ کی وضعات کا حکم حسب گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۳۹ف صادر فرمایا ہے۔ منتخب نشان (۳، ۹، ۸) بابتہ ۱۳۲۵ف کے معائنہ سے ظاہر ہے کہ پن بجائے لہ سے کے باضافہ نوسے مبلغ ایک سو۔ پیہ قائم کیا گیا ہے اور مقطعہ زیر بحث بالفاظ "دواماً بحال کیا جاتا ہے" بحال کیا گیا ہے جبکہ منتخب میں الفاظ دواماً درج ہیں تو فیصدی ۵ کے وضعات کا حکم خلاف قانون ہے۔ اس وجہ سے کہ گشتی مذکور اون معاشوں سے متعلق نہیں ہے جو بالفاظ دوام اجرا ہوئے ہوں۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ فیصلہ صوبہ داری منسوخ۔ وضعات فیصدی ۵ کی ضرورت نہیں ہے۔

مرافعہ صیغہ عطیات

نشان مسل ۲۳/۸۷ ۱۳۴۱ف منفصلہ ۶ اسفندار ۱۳۴۲ف

شنکر منیچی پرسہوم وغیرہ — مرافعان بوکالت مسٹر ہنمنت راو صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ ....

گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۳۹ف۔ معاش مشروط الخدمت میں وضعات کا عمل صحیح ہونا۔ وضعات کا عمل۔

تجویز ہوئی کہ معاش مشروط الخدمت میں بھی حسب گشتی نشان (۱۰) ۱۳۳۹ف

مرافعہ بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب ورنگل۔ مورخہ ۲ مہر ۱۳۳۹ف

شنکر منچی نرسہوم
بنام
سرکار عالی

... فیصدی وضعات کا عمل ہوسکتا ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ ذریعہ منتخب نشان (۴۴۳) مورخہ ۳ امرداد ۱۲۹۸ف مسمیان شنکر منچی بیاریا دویر بہدرم وگنیٹ سالہ اپیا کے نام اراضی انعامی محاصلی (...) و نقدی (...) برائے دیول باین الفاظ بحال ہوا۔ (اراضی و نقدی سالانہ حسب حال بشرط ادائی خدمت بحال رہے۔)

صاحب منتخب نمبر (۱) کے فوتی پر وراثت اوس کے فرزند کے نام و صاحب منتخب نمبر (۲) کی وفات پر اوس کی وراثت اوس کے حقیقی بھائی جالیا کے نام محکمۂ سرکار سے منظور ہوئی۔ جالیا صاحب تختہ وگنیٹ سالہ اپیا صاحب منتخب نمبر (۳) فوت ہونے پر جناب صوبہ دار صاحب نے وراثت جالیا صاحب تختہ بنام اوس کی زوجہ شنکر منچی راگماو وراثت صاحب منتخب نمبر (۳) شنکر منچی نرسہوم کے نام منظور کرکے تختہ جات برائے منظوری باین وجوہ محکمۂ ہذا میں روانہ کی کہ الفاظ بحالی غیر قطعی ہیں۔ اس لئے تجویز محکمۂ ہذا کی توثیق فرمائی جائے۔

بنابراں محکمۂ ہذا سے ذریعہ مراسلہ نشان (۹۱۰) مورخہ ۱۱ امرداد ۱۳۳۹ف صوبہ داری کو بحوالہ فرمان مبارک مصدرہ ۸ ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ بہ تخفیف فیصدی ... وراثت منظور کی گئی حسبہ احکام اجرا پائے جس کی بنا پر ناظم صاحب جمعبندی نے (...) بند سیوائے جمعبندی رقم قائم کرنے پر مسمی شنکر منچی نرسہوم وراگھا نے تجویز بالا کے ناراضی سے بعذرات ذیل یہ مرافعہ پیش کیا ہے۔

عذرات

(۱) گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۳۹ف کا تعلق معاش مشروط الخدمت سے ہے۔ و نہ ایک مرتبہ سررشتۂ انعام سے بعد دریافت منتخب اجرا ہونے پر بضمن وراثت اوس میں نظرثانی نہیں ہوسکتی۔

(۲) گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۳۹ف کا تعلق انعامات خیراتی سے ہے۔

(۳) استدعا ہے کہ منظوری مرافعہ تجویز منسوخ فرماکر وراثت بلا قید منہائی منظور

شنکر منجی و سہوم بنام سرکار عالی

فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات۔

فیصلہ۔ آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ وکیل صاحب مرافع کی بحث سماعت ہوئی۔ جناب صوبہ دار صاحب نے حسب گشتی نشان (د ۱۰) سنہ ۱۳۳۹ ف اس مقدمہ میں فیصدی ۵ کی وضعات کا عمل فرمایا ہے اس کی ناراضی سے یہ مرافعہ ہمارے روبرو پیش ہے۔

منتخب میں اجرائی معاش کے متعلق "حسب حال بشرط ادائی خدمت بحال رہے" کے الفاظ ہیں۔ مرافع کی بحث یہ ہے کہ معاش مشروط الخدمت ہے فیصدی ۵ کی وضعات کا عمل نہ ہونا چاہیئے۔ لاکن گشتی میں اس قسم کا کوئی استثنا نہیں ہے جبکہ منتخب بالفاظ "حسب حال بحال" اجرا ہوا ہے تو عمل وضعات لازمی ہے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔ فیصلہ زیر اپیل بحال رہے۔

مرافعہ صیغہ عطیات

نشان مثل ۱۵ / ۸ سنہ ۱۳۴۱ ف منفصلہ ۱۵ امردادی سنہ ۱۳۴۲ ف

ادلی گنٹی راماچاری — مرافع بوکالت مولوی حافظ عبدالعلی صاحب و مولوی سید محمد حسن صاحب رضوی وکلاء۔

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ ....

بلا اجازت سررشتہ عطیات کے دعوے کا اثر۔ دعوی بلا اجازت سررشتہ عطیات۔ غیر منظورہ متبنی کا حق ناقابل تسلیم ہونا۔

تجویز ہوئی کہ تبنیت غیر منظورہ ہے اوس نے عدالت میں جو رجوع ہوا وہ بھی بلا اجازت سررشتہ عطیات تھا۔ ایسے غیر منظورہ متبنی کی درخواست ناقابل منظوری ہے۔

واقعات۔ یہ ہیں کہ ذریعہ منتخب نشان (۱۴۳۱) مورخہ ۱۶ امرداد سنہ ۱۳۱۰ ف موازی (۳۷ ایکڑ ۳۷ گ) دیودرگ بعنوان خیرات بنام راماچاری ولد سرینواس چاری بالفاظ "جملہ اراضی انعام مندرجہ خانہ (۷) تا بقاء وراثت جائزہ دعویدار بحال

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف مورخہ ۲۰ مہر سنہ ۱۳۴۱ ف۔

ارلی کنٹی راما چاری
بنام
سرکار عالی

و جاری رہے "

بحال ہوئی۔

صاحب منتخب کی فوتی پر اوس کی زوجیہ مسماۃ نرسما کے نام معاش ور اثتاً بحال ہونا پایا جاتا ہے مگر وثیقہ شریک مثل نہ رہنا فیصلہ صوبہ داری سے ظاہر ہے نرسما کی فوتی پر بر بنار رپورٹ اہل دیہہ کارروائی دریافت وراثت آغاز ہوئی اور ادہر مسمی اندیا نے ضلع میں درخواست پیش کی کہ ادس کو صوبہ داری سے بجین دورہ ذریعہ تفہیم نشان (۲۵۹) مورخہ ۵ ماہ شہریور ۱۳۳۸ف یہہ ہدایت ہوئی کہ یہہ کارروائی تبنیت ہے۔ بلا لحاظ مقدار معاش اس کی دریافت ضلع میں ہونی چاہیئے۔ لہذا حسب منشاء صوبہ داری بطلبی مثل بقرار داد تبنیت دریافت آغاز فرمائی جائے ۔ تو جملہ مراتب کی تکمیل کیجا سکتی ہے۔

اس پر ضلع نے باظہار واقعات صوبہ داری سے مثل طلب کرنے پر دفتر موصوف سے ذریعہ نشان (۱۰۶۱) مورخہ ۲۶ ماہ اسفندار ۱۳۴۰ف جواب دیا گیا کہ دعویدار نے نقل تختہ تبنیت پیش کی مگر اوس کے باپ کی تبنیت محکمہ سرکار سے نامنظور ہوئی ہے تو ایسی صورت میں دعویدار کو کیا حق پہونچ سکتا ہے چنانچہ درخواستگذار کو تفہیم دی گئی ہے کہ محکمہ ہذا سے کوئی کارروائی بخلاف حکم محکمہ سرکار نہیں کی جاسکتی۔ اندریں صورت جبکہ غیر منظورہ سرکار اراضیات انعامی پر قابض نہیں رہ سکتا حسبہ عمل کر کے نتیجہ سے اطلاع فرمائی جائے۔

بنا بر آن صاحب ضلع نے اراضیات انعامی لاوارث قرار دے کر اوس کے حق مقابضت کا حکم دے کر ذریعہ مثنیٰ صوبہ داری کو اطلاع دی جس سے صوبہ دار صاحب نے بھی اتفاق فرمایا۔

من بعد مسمی ارلی کنٹی راما چاری نے بتاریخ ۲۰ ماہ خورداد ۱۳۴۰ف ضلع میں درخواست پیش کی کہ اوس کے باپ کی تبنیت نامنظور ہو چکی ہے مگر بمقابلہ نرسما انعامدارہ متوفیہ اوس کے باپ نے عدالت سے استقرار حق کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اور نرسما کے ساتھ رہ کر جائداد منقولہ وغیر منقولہ پر قابض رہا۔ بحیات نرسما سرنیواسن چاری پدر سائل کا انتقال ہوا تو نرسما نے بحیثیت نبیرہ سائل کی پرورشی کر کے رسم زنار بندی وغیرہ ادا کروایا

اندا کشنما راماچاری بنام سرکار عالی

بعد بلوغ سائل بحیات نرسما جائداد پدری پر قابض رہا حال میں نرسما کا انتقال ہوا تو سائل نے صوبہ داری میں درخواست پیش کیا کہ سائل وارث ہے۔ گو تبنیت پدر سائل نامنظور ہوئی ہے۔ مگر بہ بناء ڈگری عدالت سائل مستحق انعامات ہے۔ مگر صوبہ داری سے درخواست نامنظور ہو کر اراضیات شریک خالصہ و ضلع سے اراضیات مذکورہ نیلام کرنے کا حکم ہوا ہے۔ جو منافی حکم صوبہ داری ہے۔ اراضیات شریک خالصہ ہونے کے صورت میں ورثا کے نام پٹہ ہونا چاہیئے۔ سائل مستحق پٹہ ہے بالتوار حکم نیلام تجویز مناسب صادر ہو۔ اس درخواست کو صاحب ضلع نے بغرض تحقیقات قبضہ وغیرہ و روانگی رپورٹ ڈویژن میں روانہ کیا جہاں سے دریافت آغاز ہوئی۔ دوران تحقیقات میں مسمی اندیا ولد نرسیا نے درخواست پیش کی کہ اراضیات مواضع اخلاص پور و رائچور کا بعینامہ نرسما و سرینواس چاری نے پدر سائل کے حق میں ۱۳۲۲ف میں تجویز و تکمیل کر دیا ہے جس کی رو سے سروے نمبر ۹، ۷۱ موضع اخلاص پور اور سروے نمبر ۷۷، ۵ رائچور پر پدر سائل و سائل زائد از (۱۲) سال سے قابض و متصرف ہیں۔ بعد دریافت بلحاظ قبضہ وغیرہ پٹہ سائل کے نام فرمایا جائے۔

اس پر صاحب ڈویژن نے جو رپورٹ کی ہے اوس کا ملخص یہہ ہے کہ شہادت پیش شدہ سے ظاہر ہے کہ نرسما نے اپنی حیات میں اراضیات انعام پر قابض تھی اور اوس کی زندگی میں سرینواس چاری پدر راماچاری بحیثیت کارپرداز اوس کی جانب سے رقم مالگذاری ادا کیا کرتے تھے۔ اور کاشت کا انتظام بھی کیا کرتے تھے۔ شہادت دستاویزی میں دفاتر دیہی کے داخلہ اور عدالت دیوانی کی ڈگری پیش ہوئی ہے۔ دفاتر دیہی کے داخلہ جات سے گواہان پیش کردہ کے بیانات کی تائید ہوتی ہے کہ نرسما کا اپنی حیات تک اراضی انعامی پر قابض ہونا اور رقم سرکاری اوس کی جانب سے سرینواس چاری و راماچاری کا داخل ہونا ثابت ہے۔ عدالت دیوانی کی ڈگری سے یہہ ظاہر ہے کہ سرینواس چاری نے استقرار حق تبنیت کا دعویٰ بمقابلہ نرسما پیش کیا۔ اور نرسما کے اقبال پر عدالت نے ڈگری صادر کی۔ اس جملہ شہادت سے یہہ امر ثابت ہے

ارلی کنٹی راماچاری بنام سرکار عالی

نرسماں نے سرنیواس چاری کو متبنیٰ لیا تھا لیکن بحث طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ تبنیت محکمۂ سرکار سے منظور ہوئی یا نہیں اور اگر منظور ہوئی تو اب اس اقبالی ڈگری کا کیا اثر ہو سکتا ہے اور دعویدار اس سے بصیغۂ مال کیا استفادہ کر سکتا ہے۔ ہمارے خیال میں اقبالی ڈگری ایک معاہدہ ہے جو مابین فریقین کیا جاتا ہے۔ اس لئے شخص ثالث پر خواہ وہ سرکار ہو یا کوئی اور اس معاہدہ کی پابندی لازم نہیں ہو سکتی۔ اس کارروائی میں سرنیواس چاری و راماچاری نے اصلی واقعات کے اخفاد کی کوشش کر کے ناجائز فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ وجوہات مندرجۂ صدر کی بنا پر راماچاری کو اب سررشتہ مال میں کسی حیثیت سے رجوع ہونے کا حق نہیں ہے نہ تو اس کی حیثیت وارث جائز کی ہو سکتی ہے اور نہ قابض دیرینہ کی اس لئے اس کا ادعا لایق اخراج ہے اور اراضیات انعامی کا حق مقابضت ہراج ہونا چاہیئے اسی طرح رندیا کی عذرداری کو بھی ڈویژن نے غیر مستحق قرار دے کر عذرداری ناقابل لحاظ قرار دی۔

اس رپورٹ پر صاحب ضلع نے واقعات پر تبصرہ فرماتے ہوئے ارلی کنٹی راماچاری کی درخواست ناقابل لحاظ قرار دے کر تجویز فرمائی کہ

"جملہ اراضی خالصہ شدہ کا حق مقابضت نیلام کیا جائے۔ درخواست راماچاری و عذرداری رندیا نسبت بیع اراضی ہر دو خارج ہوں"

اس تجویز کا مرافعہ ارلی کنٹی راماچاری نے بعذرات صوبہ داری میں پیش کیا کہ شاستر اً فرزند متبنیٰ کو وہ تمام حقوق حاصل ہیں جو اصلی فرزند کو ہیں وغیرہ۔

اس پر جناب صوبہ دار صاحب نے بسماعت مباحث تجویز کی کہ

"آج بھی وہی حجت پیش کی جا رہی ہے کہ مرافع کا پدر متبنیٰ تھا۔ اور اقبالی ڈگری ملی ہے اس کی نسبت صاحب ضلع نے تفصیل کے ساتھ بحث کر کے درخواست نامنظور کی ہے۔ رہا قبضہ یہ ایک کارپرداز کی حیثیت کا تھا ایسی حالت میں ہم کوئی مفید تجویز بحق مرافع نہیں کر سکتے۔ مرافعہ نامنظور"

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل یہ مرافعہ مسمی ارلی کنٹی راماچاری نے پیش کیا ہے۔

عذرات

(۱) جبکہ اراضیات انعامی میری دادی کے نام بالفاظ لقار وارث جائز دعویدار بحالی و چاری ہے

راما کنٹی راماچاری بنام سرکار عالی

بحال ہوئی ہے تو من مرافع کے نام بحال ہونا عین منشاء عطا و قانون ہے۔

(۲) جبکہ من مرافع کا باپ انعامدارہ کا شاستراً و قانوناً متبنی فرزند ہو چکا اور اوس کے بعد سائل پیدا ہوا ہے تو باپ کسی وجہ سے محروم ہو جائے تو مرافع قانوناً محروم نہیں ہو سکتا۔

(۳) سائل کا باپ و سائل کا قبضہ اراضیات انعامی پر ہوتے ہوئے اور باوجود ڈگری عدالت کے صادر ہونے کے محرومی لائق غور ہے۔

(۴) کم از کم انعامی اراضیات کا پٹہ مرافع کے نام کیا جانا ضرور ہے۔ اگر وراثت ہونے میں تامل ہو تو

(۵) استدعا ہے کہ منظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ سائل کے نام وراثت منظور فرمائی جائے بصورت عدم منظوری اراضیات انعامی کا پٹہ من مرافع کے نام فرمایا جائے

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات۔

تمہید - آج یہ مقدمہ پیش ہوا - وکیل صاحب مرافع حاضر بحث سماعت ہوئی۔ تبنیت غیر منظورہ ہے اوس نے عدالت میں جو رجوع ہوا وہ بھی بلا اجازت سررشتۂ عطیات تھا۔ ایسے غیر منظورہ متبنی کی وراثت ناقابل منظوری ہے۔ فیصلہ جناب صوبہ دار صاحب درست و ناقابل دست اندازی ہے۔ پٹہ کا تصفیہ صیغۂ مال سے متعلق ہے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور فیصلہ زیر اپیل بحال رہے۔

مرافعہ صیغۂ عطیات

نمبر مسل ۱۶/۸۷ سنہ ۱۳۴۰ف منفصلہ بہ ۳ ماہ آبان سنہ ۱۳۴۰ف

راماچاری وغیرہ مرافعان بوکالت پنڈت بی وینکٹ رام صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ . . . .

استفسار شرکت خالصہ کا جاری ہونا ضروری ہونا۔ شرکت خالصہ۔ تقرر متصدی۔ متصدی کا تقرر معطی لہ کی پرورش کی نظر۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جبکہ معاش دار اپنی غیر حاضری کے متعلق شہادت پیش

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ ورنگل مورخہ ۱۰ ماہ بہمن سنہ ۱۳۴۱ف

راما چاری بنام سرکار عالی

کرنے آمادہ ہے تو بلا اجرائی اشتہار شرکت خالصہ اوس کا شریک خالصہ کر دینا اوس کو معاش مشروط الخدمت سے محروم کر کے متصدی کا تقرر کرنا معاش دار کے حق میں نہایت سختی ہے۔

(۲) گورنمنٹ کا اصول یہہ ہے شرط خدمت بھی ادا ہو اور معطی لہ بھی اوس سے پرورش پائے۔ متصدی کے تقرر سے یہہ غرض عطا فوت ہوتی ہے۔

واقعات یہہ ہیں کہ مسمی گنڈا چاری ولد نرسنگ بہٹ کے نام بذریعہ منتخبات مصرحہ حسب ذیل معاش دوامی بحال ہوئی۔

(۱) ذریعہ منتخب نشان (۱۷۵۰۵) بابتہ ۱۳۱۰؁ف اراضیات انعامی موقوعہ مواضعات سنگائی پلی۔ جلال پور۔ ماکور۔ تانڈور۔ کنار یڈی پلی۔ اکم پلی۔ لنگم پلی۔ بعنوان مد معاش

(۲) منتخب نشان (۱۲۶۶۶) بابتہ ۱۲۹۹؁ اراضی انعام موقوعہ موضع تانڈور موازی ۱ بام حاصلی ۱؎ بعنوان پوجا دیول سری رامیسر سوامی۔

(۳) منتخب نشان (۹۵۵۴) بابتہ ۱۲۹۸؁ اراضی انعام موقوعہ موضع کنار یڈی پلی موازی بارہ ۱۲ بام برائے دیول سری رامیسر سوامی۔

صاحب منتخب ۱۳۰۳؁ف میں فوت ہوا تو اوس کا فرزند ناناچاری در انتقال رجوع ہو کر قبل از تصفیہ وراثت لا ولد انتقال کیا تو اننتاچاری دو ٹہلاچاری د سکھو بائی زوجہ دینکٹاچاری دعویدار وراثت ہوئے۔ دوران کارروائی میں وٹہلاچاری بھی انتقال کر گیا۔ اوس کی دو لڑکیاں اننتما دکنٹا بائی ہتیں جن کے منجملہ کنٹا بائی بگذاشت ایک فرزند اننتاچاری فوت ہوگئی تو اشخاص ذیل دعویدار وراثت ہوئے۔

(۱) اننتاچاری ولد راماچاری (۲) اننتاچاری فرزند کنٹابائی (۳) سکھو بائی زوجہ دینکٹاچاری (۴) کنڈما زوجہ اننتاچاری۔

بنابرآن ضلع مین کارروائی دریافت آغاز ہوئی دعویدار غیر حاضر رہنے سے ذریعہ مراسلہ

راماچاری بنام سرکار عالی

نشان (۲۲) ، ۷ آذر ۱۳۳۵ف ضبطی معاش کا حکم اجرا پایا اس کے بعد بلحاظ اقتدار کارروائی صوبہ داری میں منتقل ہوئی ۔ وہاں بھی ۲۹ آبان ۱۳۳۸ف سے ۸ خورداد ۱۳۳۹ف تک چھٹیاں تبدیل ہوئیں ۔ دعویدار حاضر نہ ہوئے تو بتاریخ ۸ خورداد ۱۳۳۹ف حسب ذیل تجویز صادر ہوئی ۔

آج مثل پیش ہوئی ۔ آواز دلائی گئی مگر دعویدار غیر حاضر ۔ معاش زیر نگرانی سرکار ہے اس پر بھی پیروی کا یہ حال ۔ دعویداروں کو کئی مواقع دیئے گئے مگر وہ اس سے مستفید نہیں ہوئے لہذا مقدمہ نمبر سے خارج اور مدت قانونی کا انتظار کیا جائے اور ادہر تحصیل نے ذریعہ مراسلہ نشان (۸۰۸) مورخہ ۱۳ اسفندار ۱۳۴۰ف یہہ توجہ دلائی کہ معاش مشروط الخدمت کی حد تک تقرر متصدی گری کی کارروائی آغاز ہوسکتی ہے اور شرط خدمت راماچاری ولد بھیماچاری ادا کر رہا ہے ۔

اس پر مد د معاش جو منتخب نشان (۱۷۵۰۵) بابتہ ۱۳۰۱ف کے ذریعہ بحال ہوئی تھی اور بحکم ضلع بوجہ عدم پیروی دعویدار شریک دستگردال حتی بلحاظ تجاوز مدت قانونی شریک خالصہ کرنے اور دیگر منتخبات نشان (۱۲۶۶۶) ۱۲۹۱ف و نشان (۹۵۵۴) بابتہ ۱۲۹۸ف کی معاش مشروط الخدمت کی نسبت تنخیات متصدی گری مرتب کرکے بتوسط ضلع روانہ کرنے کے لئے تحصیل کے نام ذریعۂ مراسلہ نشان (۲۰۶۵۰) مورخہ ۲ شہریور ۱۳۴۰ف صوبہ داری سے حکم اجرا پایا ۔

من بعد سکمّا وغیرہ دعویداران نے بانسلاک یک قطعہ صداقتنامہ حکیم ملکی متعلقہ علالت موسومۂ راماچاری ولد بھیماچاری بتاریخ یکم دے ۱۳۴۱ف درخواست پیش کی کہ بلحاظ صداقت نامہ پیش شدہ بقرار داد پیشی ۲۳ مہر یا ۲۴ مہر دی ۱۳۴۱ف سائلان کو ایماء فرمایا جائے تو حلفنامہ و شہود پیش کیا جاتا ہے ۔

درخواست مذکورہ کے جواب میں جناب صوبہ دار صاحب نے ذریعۂ نشان (۱۴۹) مورخہ ۲ بہمن ۱۳۴۱ف یہہ تفہیم دی کہ

"احکام شرکت خالصہ اجراء ہو چکے ہیں درخواست بازو اگذاری بعد تجاوز مدت قانونی پیش ہوئی ہے جو نا قابل لحاظ ہے ۔ اس لئے کارروائی ختم کردی گئی ۔"

راماچاری بنام سرکار عالی

چنانچہ تنخواہات تقرر بارائے ضلع وصول ہونے پر حسب رائے ضلع وینکٹا چاری ولد ہنیا چاری کا تقرر بھی صوبہ داری سے بتاریخ ۱۱؍ اسفندار ۱۳۴۱ف منظور ہوکر ذریعہ نشان (۹۵۹) مورخہ ۲۱؍ اسفندار ۱۳۴۱ف ضلع کے نام احکام اجرا پاچکے ہیں۔

بربنائے فہمائش مذکور الصدر راماچاری وغیرہ نے بوزرات ذیل یہ مرافعہ پیش کیا ہے عذرات یہہ ہیں۔

عذرات

(۱) باوجود ادخال حلف نامہ و آمادگی تقدیم ثبوت کا اظہار کرنے کے بلا اخذ ثبوت و بلا سماعت بحث یکطرفہ تجویز صادر فرمائی گئی ہے۔

(۲) اجرائی احکام شرکت خالصہ تقدیم تجویز ثانی اور سماعت وجوہ معافی میعاد کے مانع نہیں ہوسکتا اور نہ یہ لازم آتا کہ بلا تحقیقات ضابطہ تجویز ثانی نامنظور کی جائے۔

(۳) بعد ختم تحقیقات انعام و صدور منتخب دریافت وراثت کی کارروائی کلیۃً بصیغہ مال ہونی چاہیئے۔ بخلاف اوس کے صیغہ عطیات سے تحقیقات ہوکر شرکت خالصہ کا حکم صادر پایا۔

(۴) استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ اور بمقابلہ مرافعان بصیغۂ مال وراثت کی تحقیقات کرکے فیصلہ کرنے حکم صادر فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات۔

تمہید - آج یہہ مقدمہ پیش ہوا۔ وکیل صاحب مرافع حاضر۔ بحث سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں بلا اجرائی اشتہار شرکت خالصہ حکم شرکت خالصہ صادر فرمایا گیا ہے جس کی ناراضی سے یہہ اپیل ہمارے روبرو پیش ہے۔

معاش زیر بحث کے متعلق ایک منتخب متعلق بہ مدد معاش ہے اور دو منتخب مشروط الخدمت دیول کے منتخب ہیں۔ عمل خالصہ صرف ایک ہی یعنے مدد معاش کے متعلق کیا گیا ہے۔ بقیہ مشروط الخدمت معاش کے متعلق تقرر متصدی کی کارروائی جاری ہے۔ معاش دار نے صوبہ داری میں حلف نامہ پیش کیا ہے۔ اور اپنی غیر حاضری کے متعلق شہادت پیش کرنے کی استدعا کی ہے۔

رانا چاری بنام سرکار عالی

اگر کوئی معاش شریک خالصہ کی جائے تو اوس کی نسبت حسب ضابطہ اشتہار اجرا ہونا لازمی ہے معاش جز ہے جبکہ معاش دار اپنی غیر حاضری کے متعلق شہادت پیش کرنے آمادہ ہے تو بلا اجرائی اشتہار شرکت خالصہ اوس کا شریک خالصہ کر دینا یا اوسکو معاش مشروط الخدمت سے محروم کر کے متصدی کا تقرر کرنا معاشدار کے حق میں نہایت سختی ہے ۔کیونکہ گورنمنٹ کا اصول یہ ہے کہ مشروط خدمت بھی ادا ہو اور معطی لہ بھی اوس سے پرورش پائے ۔متصدی کے تقرر سے یہہ غرض عطا فوت ہوتی ہے خصوصاً جبکہ معاشدار ثبوت نسبت وجوہ غیر حاضری پیش کرنے آمادہ ہے ۔لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ ترمیماً منظور ۔جناب صوبہ دار صاحب شہادت مذکورہ بالا لے کے حسب روئداد فیصلہ صادر فرماویں ۔

تجویز ثانی صیغہ عطیات

نشان مثل ۱۸/۸۹ سنہ ۱۳۴۰ ف منفصلہ ۲۰ آبان سنہ ۱۳۴۰ ف

گودو بائی — تجویز ثانی خواہ بوکالت مولوی محمد شریف صاحب و پنڈت لچھمی کانت راؤ صاحب وکلاء

بنام

سرکار عالی .... طرف ثانی

بحالی بالفاظ ”بحال رہے“ کا اثر ۔وضعات کا عمل ۔

تجویز ہوئی کہ جب معاش ”بحال رہے“ کے الفاظ سے بحال کی گئی ہے تو ایسی صورت میں وضعات کا عمل نہ ہونا چاہیئے ۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات ۔

تمہید ۔آج یہ مقدمہ پیش ہوا ۔وکیل صاحب تجویز ثانی خواہ کی بحث سماعت ہوئی ۔واقعات یہہ ہیں کہ رنگیا کی وراثت اجلاس نظامت سے اوس کی بیوہ گودو بائی کے نام باخذ فیصد (ﷺ) منظور کرلی گئی جس کی ناراضی سے یہہ تجویز ثانی پیش ہے تجویز ثانی خواہ کی بحث یہ ہے کہ یہ معاش بالفاظ ”بحال رہے“ اجرا ہوئی ہے اور بلحاظ فیصلہ جات معزز اجلاس باب حکومت نشان (۵۹) بابتہ سنہ ۱۳۴۱ ف و نشان (۵۶) بابتہ سنہ ۱۳۴۱ ف وضعات فیصدی کا عمل صرف اون ہی معاش پر محدود رہنا چاہیئے جو بالفاظ ”بنام دعویدار بر دعویدار ۔بدعویدار بحال“

تجویز ثانی بناراضی تجویز محکمہ دیہہ امورخہ ۲۵ آبان سنہ ۱۳۳۹ ف

گودو بائی بنام سرکار عالی

وحسب حال بحال کے الفاظ سے اجرا ہوئی ہو منتخب نشان تعمیل (۲۲۴۲) مورخہ ۱۹ مہر ۱۳۱۵ ف ملاحظہ ہو۔ منتخب مذکورمیں ایسے کوئی الفاظ درج نہیں ہیں بلکہ ”بحال رہے“ کے الفاظ ہیں۔ ایسی حالت میں عذرات تجویز ثانی درست ہیں۔ لہذا

حکم ہوا کہ

تجویز ثانی منظور۔ فیصدی عہ کے دفعات کا عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

نشان مثل ۱۳۴۲/۱۴۸ ف منفصلہ ۵ بہمن ۱۳۴۲ ف

مرافعہ صیغہ عطیات

بھاگرتی بائی مرافعہا بوکالت پنڈت گوبندراؤ صاحب وکیل۔

بنام

سرکارعالی مرافعہ علیہ ....

بیوہ کا حق بابت تبنیت تبنیت کے قبل بیوہ کو اپنی حقیت ثابت کرنا چاہیئے۔

تجویز ہوئی کہ تا وقتیکہ درخواست گزار خود کو متوفی کی بیوہ ہونا ثابت نہ کرے اور وارث جائز سررشتہ مال سے تسلیم نہ ہوجائے اوسوقت تک اوس کو متبنی لینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوتا۔

واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ بھاگرتی بائی زوجہ الیشونت راؤ نے ضلع میں بتاریخ ۴ اسفندار ۱۳۳۷ ف درخواست پیش کی کہ موضع سارالہ خورد مقطعہ جاگیر کا پٹہ دار میرا حقیقی بھتیجہ سداسیو ترمبک راؤ ہے اس میں ۵ر ۴ کا میرا حصہ ہے۔ علاوہ اس کے پٹواری گری کے مواضعات کٹولہ و سارولہ وبتولی دیاٹو دہ ہیں موضع سارولہ کے کوتوالی دمالی پٹیلی میں ۵ر ۴ر موضع وڈی کے ہر دو پٹیلگی میں ار ۴ر کا حصہ ہے۔ سائلہ کو اولاد نہ ہونے سے میرے شوہر نے بوقت وفات پٹہ دار مقطعہ کے چھوٹے بھائی وشوناتھ کو متبنی لینے کی اجازت دینے پر سائلہ نے مسمی مذکور کو متبنی لے کر حسب رواج دہرم شاستر رسم ادا کرچکی ہے جس کو ۴ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ لہذا اس تبنیت کی منظوری صادر فرمائی جائے۔

درخواست مذکورہ کو صاحب ضلع نے بغرض کارروائی تحصیل کو روانہ کیا تحصیل نے بعد تکمیل کارروائی ضابطہ تنقیحات بغرض منظوری ڈویژن کو روانہ کی ڈویژن نے باتفاق رائے تحصیل ضلع پر

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ اورنگ آباد۔

بہاگرتی بائی
بنام
سرکار عالی

بغرض حکم آخر روانہ کیا۔

صاحب ضلع نے دفتر کے اس کیفیت پر کہ درخواست ضلع میں پیش ہونی چاہیئے تھی ونیز شوہر درخواست گذار کی وراثت درخواست گذارہ کے نام ہونے کا کوئی وثیقہ پیش نہیں ہوا۔ تجویز کی کہ درخواست ابتداءً ضلع میں پیش ہوئی۔ اس لئے اس پر تحقیقات محکمۂ مجاز کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ دوسرے درخواست گذارہ کے نام اوس کے شوہر کی وراثت منظور ہونے کا کوئی وثیقہ پیش نہیں ہوا اس لئے شاستراً وہ متبنٰی لینے کی مجاز نہیں ہے۔ وہی بیوہ متبنٰی لے سکتی ہے جو اپنے شوہر کی جائداد کی مالک ہو لہذا درخواست استجازت تبنیت نامنظور۔

تجویز بالا کی ناراضی سے بہاگرتی بائی نے صوبہ داری میں مرافعہ پیش کی کہ بیوہ خاندان مشترکہ اپنے شوہر کی خواہش کی تکمیل کی غرض سے متبنٰی لے رہی ہے اور اس کو قریب ترسپنڈ کی بھی اجازت ہے ایسی صورت میں منظوری سے انکار نہیں ہوسکتا وغیرہ۔

اسپر جناب صوبہ دار صاحب نے بسماعت عذرات وبحث حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

وکیل صاحب مرافع حاضر۔ بحث سماعت کی گئی روئداد مثل تحت ملاحظہ کی گئی۔ تبنیت خواہ کی حصہ داری یا وراثت منظورہ کا کوئی وثیقہ پیش نہیں ہوا ہے۔ تختہ آنہ داری غیر مصدقہ جو تحت میں موضع پاڈودہ کے آنہ داری پیش ہوا ہے اوس میں تبنیت خواہ کے شوہر ایشونت راؤ کی حصہ داری ۵ رہ ہر کی درج ہے۔ اور دوسرا تختہ آنہ داری جو موضع کٹولہ کا پیش ہوا ہے اوس میں ویشوناتھ متبنٰی کی حصہ داری درج ہے اول تو یہ ہر دو تختہ جات کسی عہدہ دار کے مصدقہ نہیں۔ دوسرے ایشوناتھ متبنٰی کے حصہ داری کا اندراج ہے جو غلط اور ناقابل التفات ہے کہ جب اوس کی تبنیت زیر بحث ہے تو اوس کی حصہ داری کیونکر قائم ہوسکتی ہے۔ اس لئے محض عمال دہ کا یہ عمل درست نہیں ہے۔ تبنیت خواہ کی حصہ داری جب تک بجائے اوس کے شوہر کے قائم نہ ہو اوس کی درخواست استجازت تبنیت کا نہ کوئی حق سر رشتہ مال میں پیدا ہوسکتا ہے اور نہ درخواست قابل سماعت ہوسکتی ہے لہذا التعلقدار صاحب کی تجویز درست وناقابل دست اندازی ہے۔

حکم ہوا کہ مرافعہ نامنظور۔

اب اسی تجویز بالا کی ناراضی سے یہ مرافعہ بعذرات ذیل پیش ہے۔

بھاگرتی بائی
بنام
سرکار عالی۔

عذرات

(۱) اگر اجازت شوہر دیا سپنڈ کی نہ ہو تو بیوہ صاحب جائداد ہونا اوس کی مجاز تبنیت کے لئے شاستر نے لازمی قرار دیا ہے۔ صورت حال یہ نہیں ہے۔

(۲) درخواست گذارہ کو شوہر اجازت دینا ورکن خاندان کی رضامندی ہونا ثابت ہے۔

(۳) بموجب احکام دہرم شاستر گو بیوہ متبنیٰ گیرندہ کو بوجہ اشتراک خاندان کوئی حق جائداد نہ ہو صرف نان و نفقہ کا حق ہو بھی تو وہ متبنیٰ لے سکتی ہے۔

(۴) تحت کی یہ تجویز کہ تاوقتیکہ درخواست گذارہ مرافعہا کے نام وراثت شوہر نہ ہو اوس کو تبنیت لینے کا حق نہیں ہے۔ غیر صحیح ہے۔

(۵) صاحب ضلع وصوبہ دار صاحب نے قیاسات پر رائے قائم کر کے فیصلہ صادر فرمایا۔

استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ و تبنیت منظور فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات۔

تمہید۔ آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ بحث وکیل صاحب مرافع سماعت کی گئی۔ جناب صوبہ دار صاحب نے مرافعہا کے متعلق یہ تصفیہ کیا ہے کہ تاوقتیکہ وراثت متوفی بنام بھاگرتی بائی مرافعہا منظور نہ ہو۔ اوس وقت تک اوس کو بجانب متوفی متبنیٰ لینے کا حق حاصل نہیں ہے۔ جناب صوبہ دار صاحب کی تجویز درست ہے۔ تاوقتیکہ بھاگرتی بائی مرافعہا خود کو متوفی کی بیوہ ہونا ثابت نہ کرے۔ اور بدارث جائز سررشتہ مال سے تسلیم نہ ہو جائے اوس وقت تک اوس کو متبنیٰ لینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوتا ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔ فیصلہ اپیل بحال رہے۔

نشان مثل ۲/۴۸ بابتہ ۱۳۴۱ ف
منفصلہ ۲ اردی ۱۳۴۲ ف

مرافعہ صیغہ عطیات

رگھوناتھ انندراؤ .... مرافع بوکالت

بنام

گوداوری بائی مرافع علیہا بوکالت پنڈت دیشوناتھ راؤ صاحب وکیل

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ اورنگ آباد۔

رگھوناتھ اننداراؤ
بنام
گوداوری بائی

وراثت شکمیدار - تحقیقات وراثت اقتداری سررشتہ عطیات ہونا - گشتی نشان (۱۶) بابتہ ۱۳۰۱ف ضمن الف -

بجویز ہوئی کہ بموجب گشتی نشان (۱۶) بابتہ ۱۳۰۱ف ضمن الف ایسے شکمیدار کی تحقیقات وراثت جو مسلمہ طور پر حصہ دار ہو اقتداری سررشتہ عطیات ہے -

واقعات یہ ہیں کہ بتاریخ ۲۱ آبان ۱۳۳۸ف مساۃ گوداوری بائی نے ضلع میں درخواست پیش کی کہ میرا پدر مسمی گنپت راؤ ولد وامن راؤ معاش رسوم دیسپانڈیہ گری تعلقات گیورائی وغیرہ میں ۲ کا حصہ دار تھا جو فوت ہوگیا ہے - صاحب دستخط رگھوناتھ (مرافع) نے یہ باور کرایا کہ کارروائی وراثت جاری ہے لیکن معلوم ہوا کہ کوئی کارروائی ہوئی نہ میرا نام درج کرایا گیا ونیز صاحب دستخط رسوم بھی ادا نہیں کرتا - چونکہ ہم دو دختران متوفی وارث شاستری ہیں - بعد تحقیقات بقدر حصہ نام شریک فرمایا جائے -

بنابر آن اشتہار عذرداری اجرا ہوا تو (مرافع) صاحب دستخط نے عذرداری پیش کی کہ یہ دعوی قابل سماعت سررشتہ مال نہیں ہے - صیغۂ مال میں انہیں اشخاص کی وراثت ہوسکتی ہے - جن کا نام منتخب میں درج ہو یا بحکم محکمۂ مجاز تختہ آئینواری میں درج رہے جس کی وراثت منظورہ سرکار ہو - متوفی کا نام درج تختہ وراثت وغیرہ نہیں ہے اس لئے اوسکو اولاً عدالت میں دعوی دائر کرنا چاہیئے - حالانکہ متوفی کا ایک فرزند صلبی مسمی اننت گنیش موجود ہے بموجودگی فرزندان دختران وارث نہیں ہوسکتے - لہذا درخواست خارج فرمائی جائے -

اننت گنیش نے بھی بذریعہ درخواست یہ عذرداری کی کہ متوفی کا میں فرزند صلبی ہوں اور صاحب دستخط سے ہر سال رسوم پاتا ہوں - بوجہ ملازمت سرکاری وراثت کی کارروائی نہیں ہوسکی بمقابلہ میرے بہن کو حق دعوی حاصل ہے اور نہ وہ مستحق وراثت ہے - لہذا وراثت میرے نام منظور فرمائی جائے -

اس پر صاحب ضلع نے صرف اس بحث کا تصفیہ کہ آیا یہ دعوی قابل سماعت محکمۂ مال ہے کہ نہیں - بسماعت بحث وکلاء فریقین یہہ تصفیہ فرمایا کہ تختہ ابتدائی دریافت انعام میں وامن کا نام ۲ کا حصہ دار ہے اور رگھوناتھ راؤ نے اپنی وراثت میں بھی ۲ آنہ کا حصہ دار گنپت وامن ...

رگھوناتھ راؤ وانند راؤ بنام گوداوری بائی

تسلیم کیا ہے بروئے گشتی نشان (۱۶) سنہ ۱۳۰۱ فصلی ایسے شکمیدار کی وراثت کی دریافت مال میں ہوسکتی ہے لہٰذا کارروائی بمقابلہ دعویداران وعذرداران آغاز ہو۔

تجویز بالا کی ناراضی سے رگھوناتھ راؤ وانند راؤ بمقابلہ گوداوری بائی صوبہ داری میں درخواست مرافعہ پیش کی کہ جبکہ گنپت راؤ مرافع کا ذیلی حصہ دار ہی نہیں ہے تو ایسی صورت میں کارروائی وراثت گنپت راؤ آغاز کرنے کی تجویز خلاف قانون ہے ونیز جبکہ گنپت راؤ کے پدر وامن راؤ کا نام حسب ضابطہ شریک تختہ ہے نہ کسی رجسٹر میں تو اون کی وراثت نہیں ہوسکتی وغیرہ۔

اس پر صوبہ دار صاحب نے بسماعت بحث وکلا فریقین وبملاحظہ روئداد مثل تجویز فرمائی کہ گشتی نشان (۱۶) بابتہ سنہ ۱۳۰۱ف ضمن (الف) سے پدر مرافعہ علیہم کی شکمیداری متعلق پائی جاتی ہے کہ جب خود مرافع نے بوقت دریافت پدر مرافعہ علیہم کی شکمیداری اپنے بیان میں ظاہر کی ہے گو منظوری وراثت میں اس کی صراحت نہیں ہوئی۔ تاہم اب اس بیان سے انکار مرافع بوقت دریافت وراثت مانع تقریر مخالف کا اثر رکھتا ہے۔ جب پدر مرافع علیہما کی شکمیداری اُس کی مسلمہ ہے تو وراثت سررشتہ مال میں قابل سماعت ہے اور تجویز ضلع درست ہے۔ وکیل صاحب مرافعہ علیہا نے نظیر دکن لا رپورٹ جلد (۱۰) صفحہ ۱۲۲ حصہ مال سنہ ۱۳۲۹ف پیش کی ہے۔ اس میں بھی یہی طے کیا گیا ہے۔ نظر برآں حکم ہوا کہ مرافعہ نامنظور۔

اب اس تجویز کی ناراضی سے منجانب رگھوناتھ راؤ بمقابلہ گوداوری بائی وانند راؤ گنپت راؤ بعذرات ذیل مرافعہ پیش ہے۔

عذرات

(۱) متوفی گنپت راؤ یا اون کے مورث کے حصہ داری کو صاحب منتخب یا اون کے ورثا نے تسلیم بھی کیا ہے تو ایسے اقبال کی قوت پر کارروائی وراثت نہیں ہوسکتی۔

(۲) تجاویز تحت بحوالہ گشتی نشان (۱۶) سنہ ۱۳۰۱ف غلط ہے سررشتہ مال میں اونھیں اشخاص کی وراثت ہوسکتی ہے جن کا نام درج منتخب یا رجسٹر انعام ہو۔

استدعا ہے کہ منظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات۔

رگھوناتھ انندراؤ بنام گوداوری بائی

تمہید۔ آج یہہ مقدمہ پیش ہوا۔ مرافع غیر حاضر ہے۔ مرافعہ علیہم وکالتاً حاضر۔ مرافعہ علیہم کے پدر گنیت دامن کا نام دو آنہ کی حصہ داری میں شریک سختہ ہے۔ اور اُس سے مرافع نے بھی اپنے اظہار مورخہ ۱۷ اردی ۱۳۱۱ف بمقدمہ وراثت انندراؤ محکمہ تحصیل میں اقبال کیا ہی پس ایسے شکمیدار کی تحقیقات وراثت حسب گشتی نشان (۱۶) بابتہ ۱۳۰۱ف ضمن (الف) اقتداری سررشتہ عطیات ہے۔ لہذا فیصلہ صوبہ داری زیر اپیل درست و ناقابل دست اندازی ہے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔ فیصلہ زیر اپیل بحال رہے۔

مرافعہ صیغہ عطیات

نشان مثل ۳۸ / ۲ / ۸۷ سنہ ۱۳۳۸ف منفصلہ ۲۷ اردی سنہ ۱۳۳۹ف

منگو کملمار زوجہ وینکٹ راؤ .... مرافعہا

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ

مرافعہ۔ مرافعہ خارج المیعاد۔ فیصلہ سے باخبر ہونا مرافع کا فریضہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ تاریخ فیصلہ سے ایک سال بعد مرافعہ پیش ہوا ہے، گو تاریخ شنوائی درج نہیں ہے لیکن فیصلہ سے باخبر رہنا مرافع کا فرض ہے ایک سال تک مقدمہ سے واقف نہ رہنا قابل غور امر ہے۔ نیز متوفی منظورہ متبنٰی نہیں ہے اس لئے مرافعہ قابل اخراج ہے۔

واقعات یہہ ہیں کہ مسماۃ منگو انتما زوجہ رنگ راؤ کے نام ذریعہ منتخب نشان (۱۰۳۰) بابتہ سنہ ۱۳۰ف موزعہ شرف الدین پورہ و منتخب نشان (۴۰۲۸) بابتہ ۱۳۱۲ف کے ذریعہ مواضعات اناوم و برکت پلی و منتخب نشان (۵۲۰) بابتہ ۱۳۹۹ف کے ذریعہ رسوم مبلغ (للعہ ۲/۲/۱) تا بعد حصہ منگو انتما بعنوان مدت خدمت دیساپانڈیہ گری و گذر اوقات با لفاظ دبحال رہیں) بحال ہوئیں۔ روئداد سے ظاہر ہے کہ اوس نے بلا اجازت سرکار وینکٹ راؤ کو متبنٰی لی تھی۔

صاحب منتخب مذکورہ کے انتقال پر وینکٹ راؤ بحیثیت متبنٰی گری کے دعویدار وراثت ہونے پر جناب صوبہ دار صاحب وقت نے باین وجوہ کہ اس کی تبنیت قبل احکام ممانعت وقوع میں آئی تھی

مرافعہ مناراضی تجویز صدر ناظمہ صاحب مال سمت ورنگل

منگو کملما
بنام
سرکار عالی

وراثت متوفیہ وینکٹ راؤ دعویدار کے نام منظور فرمائی۔ وینکٹ راؤ کے انتقال پر اوس کی زوجہ سماۃ منگو کملما نے ضلع میں وراثتاً رجوع ہوئی۔ جہاں سے باجرائی اشتہار بعد مدت دعویدارہ و اوس کے شہود پیش کردہ کے بیانات قلمبند کئے گئے جس سے یہ ثابت ہونے پر کہ سیوائے سماۃ کملما دعویدارہ کے اور کوئی وارث نہیں ہے اور متوفی نے کملما دعویدارہ کو آیندہ متبنے لینے کی اجازت بھی دی ہے۔ جناب صدر ناظم صاحب نے تجویز کی کہ روئداد موجودہ کے نظر کرتے بیوہ کے نام منظوری وراثت میں تو کوئی امر مانع نہیں ہے۔ چونکہ تبنیت کا رسوم بھی مخلوط کردیا گیا ہے اس لئے اس کا بھی تصفیہ کیا جانا ضروری ہے تاکہ آیندہ کو دشواری نہ ہو۔ الفاظ منتخب جس میں محکوم ہے (بحال رہے) ان الفاظ کا شمار غیر قطعی احکام میں کیا جاکر اس کے پیشتر مختلف احکام صادر ہوتے رہے بالآخر یہ تصفیہ کیا گیا کہ ایسے الفاظ درج منتخب ہونے کی وجہ سے وراثت کی کارروائی کو نہ روکا جانا چاہیئے۔ البتہ منظوری وراثت صوابدید تجویز پر منحصر کی گئی کارروائی زیر بحث میں خود مورث متوفی بھی ایک غیر خاندان کا شخص اور انعام زیر بحث کے لئے متبنے لیا گیا تھا اس نے اپنے حین حیات کسی کو متبنی نہیں لیا اور نہ متبنی لینے کے لئے منظوری سرکار حاصل کی۔ جو بروئے احکام سرکار ازبس ضروری ہے اور جس کے بغیر تبنیت موثر عطایائے سلطانی پر نہیں ہوتی اب اوس کی وفات پر اوس کی زوجہ کی کارروائی وراثت میں مسئلہ تبنیت کو مخلوط کرنا بے محل ہے۔ اوس خاندان کا حقیقی معنوں میں خاتمہ ہو چکا ہے۔ جس خاندان میں معطی نے معاش زیر بحث عطا کی تھی تو اب اس معاش کی مزید اجرائی غیر ضروری ہے۔ صرف بنظر پرورش بیوہ اُس کے حیات تک معاش جاری رکھی جا سکتی ہے پس میری ناچیز دانست میں مسمی وینکٹ راؤ متوفی کی وراثت اوس کی بیوہ سماۃ کملما کے نام تاحیات لایق منظوری ہے۔ اس کے فوت ہونے کے بعد معاش شریک خالصہ ہوگی۔

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل یہ مرافعہ پیش ہے۔

عذرات

(۱) سائلہ کے شوہر کی تبنیت کے متعلق خلاف قانون قیاس پر متبنی کی زوجہ ہونے کے باعث وراثت حین حیات منظور کرنا غیر صحیح ہے۔

تنگو کملما
بنام
سرکار عالی

(۲) وراثت کے تصفیہ میں تبنیت کی جو رائے ظاہر کی گئی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

(۳) معاش دار کو اپنے زندگی میں متبنی کرنا لازم ہے۔ و نہ بعد وفات خود بیوہ کو اجازت تبنیت دینا ناجائز ہے۔

(۴) الفاظ منتخب کے لحاظ سے معاش دواماً قابل بحالی ہے۔ اوس کے خلاف جو تعبیر کی گئی وہ غلط ہے۔

(۵) استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز زیر مرافعہ ترمیم فرماکر معاش دواماً بحال و جاری فرمائی جائے۔ قید تاحیات خارج فرمائیجائے۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات۔

تمہید ۔ آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ مرافع اصالتاً و وکالتاً غیر حاضر۔

فیصلہ زیر بحث مورخہ ۲۴ بہمن ۱۳۳۷ف ہے اور مرافعہ ایک سال کے بعد بتاریخ ۹ بہمن ۱۳۳۸ف پیش ہوا ہے۔ چونکہ تاریخ شنوائی کا داخلہ نہ ملا تھا۔ نمبر پر لیا گیا۔ اور خارج المیعادی پر غور کیا گیا۔ فیصلے سے باخبر رہنا مرافع کا فریضہ تھا۔ ایک سال تک مقدمہ سے ناواقف رہنا قابل غور امر ہے۔ منتخب معاش بالفاظ دوام اجرا نہیں ہوا بلکہ بالفاظ "بحال ہیں" اجرا ہوا ہے۔ متوفی منظورہ متبنی نہیں تھا۔ ان تمام وجوہ سے تجویز زیر اپیل میں دست اندازی کی کوئی وجہ پائی نہیں جاتی۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔ فیصلہ زیر اپیل بحال رہے۔

مرافعہ صیغہ عطیات

نشانکش ۲۷/۸۴ ۱۳۴۱ف
منفصلہ ۱۱ امرداد ۱۳۴۲ف

بودھ پوری گوسائیں — مرافع بوکالت مسٹر یم لکشمی نرسیا صاحب و مسٹر وینکٹ شیشا چاری صاحب وکیل۔

بنام

مانک راؤ وغیرہ — مرافعہ علیہم مسٹر کرشنا چاری صاحب وکیل۔

عطیۂ شاہی۔ انعام عطیہ شاہی ہونا شہادت سے اور اسناد سے ثابت ہونے کا لزوم۔

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف مورخہ ۲ امرداد ۱۳۴۱ف

بودھ پوری بنام مانک راؤ

واقعات منتخب نشان (۸۵) مورخہ ۱۱ امرداد بہشت کی ناراضی سے مرافعہ ہو کر
محکمہ نظامت عطیات نے کل کارروائی کالعدم کر کے از سر نو تحقیقات کا حکم دیا
ضلع اور صوبہ داری نے انعام نزاعی کو عطیہ شاہی نہ ہونا قرار دیا ہے۔ برطبق اپیل
تجویز ہوئی کہ کوئی سند وغیرہ پیش نہیں ہوئی اور نہ شہادت سے انعام
عطیہ شاہی ہونا ثابت ہے اس لئے مرافعہ قابل اخراج ہے۔

واقعات اس کے مراسلہ ضلع نشان (۱۴۵۵) مورخہ ۸ امرداد بہشت ۱۳۳۹ ف موسومہ صوبہ داری کی رُو سے یہ ظاہر ہوتے ہیں کہ اراضی انعام موقوعہ موضع درو ڈہ جاگیر ہوازی ...بیگہ حاصلی ...روپیہ عطیہ شاہی ہونے کی بنا پر بزمانہ مولوی قطب الدین احمد صاحب تعلقدار وقت بعد تکمیل تحقیقات ابتدائی منتخب نشان (۷۵۵) مورخہ ۱۱ امرداد بہشت ۱۳۳۵ف محکمہ سرکار سے بنام بودھ پوری معتمدی اجرا پایا جس کی ناراضی سے جاگیر دار نے صدر نظامت میں مرافعہ پیش کر کے بذریعہ فیصلہ یہ حکم حاصل کیا کہ اراضی انعام اور محل شرط اندرون جاگیر ہے جاگیر دار صاحب معتمدی خدمت کا تقرر اپنی جانب سے کر سکتے ہیں۔

تجویز بالا کی ناراضی سے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش ہوا تو جناب راجہ ناظم صاحب بہادر نے بمنظوری مرافعہ کارروائی کالعدم کر کے باختیار ضلع ثبوت و تردید لے کر فیصلہ صادر کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ بنا برآن تعلقدار صاحب ضلع نے بقرار داد مبنی بمقابلہ فریقین بعد تحقیق تجویز کی کہ بروئے احکام جو چیز ثابت ہونی چاہیئے وہ صرف یہہ ہے کہ عطیہ جاگیر نہیں بلکہ عطیہ شاہی انعام ہے صرف انعام پتر ک پر لفظ انعام درج ہونا اس امر کی دلیل نہیں کہ عطیہ شاہی ہے جاگیر جس سنہ میں عطا ہوئی اوس کے پیشتر کا ثبوت انعامی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اسناد دو بھگوٹہ ندارد۔ گواہان کا لاعلمی ظاہر کرنا کہ کس کا انعام ہے یہہ کل امور مؤید بہ درخواست گذار ہیں۔ جب تک کہ مدعی اپنے دعوے کو ثابت نہ کرے کہ جاگیر دار کے خلاف میں کوئی رائے قائم نہیں کیجا سکتی۔ رہا یہ امر کہ بودھ پوری کا تعلق انعام سے اس کا تصفیہ جاگیر دار یا عدالت کر سکتی ہے اس لئے میری رائے میں بعدم ثبوت مثل باقیات سے خارج ہو۔ چونکہ اس کارروائی میں عطیہ سرکار کی بحث ہے اور ایک مرتبہ تعلقدار صاحب وقت

بودھو پوری بنام مانک راؤ

نے بحق سرکار فیصلہ فرمادیا ہے۔ حسب احکام جریدہ اعلامیہ مطبوعہ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ محکمہ عالی سے منظوری کی ضرورت ہے۔ لہذا مثل منتقل کی جاتی ہے۔ بعد ملاحظہ حکم مناسب صادر فرمایا جائے

جس پر جناب صوبہ دار صاحب نے ذریعہ مراسلہ نشان (۳۵۵۳) مورخہ ۲ امرداد ۱۳۴۱ف یہ جواب دیا کہ معاش اختیاری ضلع ہے۔ جب کوئی سند عطیہ سرکار پیش نہیں ہوئی ہے تو حسب رائے ضلع عمل فرمایا جائے۔ مثل مرسل ہے وصول سے اطلاع ہو۔

اس تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل یہ مرافعہ پیش ہے۔

عذرات

(۱) تحقیقات صحیح طریقہ سے عمل میں نہیں لائی گئی باوجود شہادت سے معاش زیر بحث من مرافع کی اور عطیہ سلطانی اور جاگیر کے حدود سے علحدہ ہونا ثابت ہونے کے و نیز منتخب مجریہ معتمدی مال سے جاگیر دار کو اس معاش سے کوئی تعلق نہ ہونا ظاہر ہونے کے محکمہ جات تحت نے جو تجاویز صادر فرمائی ہیں وہ خلاف قانون و خلاف اصول ہیں۔

(۲) منتخب مجریہ معتمدی مال کے خلاف مکرر تحقیقات کرکے محکمۂ تحت اسیے تجاویز کا صادر کرنا خلاف انصاف و لایق تنسیخ ہے۔

استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجاویز تحت کی منسوخی و حسب منتخب مجریہ معتمدی مالگذاری عمل کرنے کے لئے حکم صادر فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات۔

تمہیداً۔ آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ وکلاء فریقین حاضر۔ بحث سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں جو منتخب نشان (۶۸۵) مورخہ امرداد ی بہشت ۱۳۳۵ف اجرا ہوا تھا۔ اوس کی ناراضی سے جاگیردار صاحب نے صدر نظامت مرہٹواڑی میں مرافعہ کیا۔ اور اوس کا مرافعہ محکمۂ نظامت عطیات میں ہوا۔ اور جملہ کارروائی کالعدم کرکے از سر نو تحقیقات کا حکم دیا گیا۔ تحقیقات میں ضلع نے اس انعام کو عطیہ شاہی نہ ہونا قرار دیا اور جناب صوبہ دار صاحب نے بھی اس ہی سے اتفاق فرمایا۔ منجانب مرافع چھ گواہ اس مادہ میں پیش ہونا بیان کیا جاتا ہے جن سے انعام زیر بحث عطیہ شاہی ہونا ثابت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کوئی سند یا ہیگوٹہ یا ایسی کوئی شہادت پیش نہیں ہوئی۔

جس سے معاش زیر بحث عطیہ شاہی ثابت قرار دی جاسکے۔ فیصلہ جات تحت درست و ناقابل دست اندازی ہین۔

حکم ہوا کہ

فیصلہ زیر اپیل بحال رہے۔

مرافعہ صیغہ مال

پرپاٹی وینکٹ بالکشن راؤ مرافع بوکالت پنڈت انبا داس راؤ صاحب وکیل

بنام

پارنندی نرہری مرافعہ علیہ ....

انتظامی معاملات مین صوبہ دار صاحب کی تجویز مین دست اندازی مناسب نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ انتظامی معاملات مین صوبہ دار صاحب کی تجویز مین دست اندازی مناسب نہیں ہے۔

واقعات یہہ ہین کہ بحین تنقیح سرزمین ڈویژن افسر صاحب ضلع کریم نگر مسمیٰ پارنندی نرہری (مرافعہ علیہ) نے ایک درخواست بتاریخ ۱۱ اردی بہشت ۱۳۳۲ف پیش کیا کہ سروے نمبر ۳۵ انعامی موازی ۳ ایکر موقوعہ موضع کمنادم شریک نہ بندی ہونے سے تخم ریزی کیگئی تھی لیکن بالکشن راؤ دیسمکہہ کے پانی بند کردینے سے فصل خشک ہوگئی ہے پانی دینے کا حکم دیکر نقصان دلایا جائے۔

مولوی سید احمد محی الدین صاحب مددگار تعلقدار ڈویژن کریمنگر نے بعد ترتیب پنچنامہ و قلمبندی بیانات گماشتہ پٹواری و بالکشن راؤ دیشمکہہ موقع مسمیٰ بالکشن راؤ دیسمکہہ پر بعلت نقصان رسانی چارسو جرمانہ کرکے تجویز فرمائی کہ رقم جرمانہ سے نقصان پٹہ دار کے بابتہ (ص) ادا ہوں۔ علاوہ اسکے رقم مالگذاری بابتہ تابی بالکشن کی ذات سے وصول ہو اور گماشتہ پٹواری نرسیاپر (ص) روپیہ جرمانہ کرکے تین ماہ کی معطلی کی سزا بتاریخ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۴۰ف دیگئی۔

تجویز بالا کا مرافعہ صوبہ داری ورنگل مین کیا گیا تو بعد سماعت عذرات مرافع تجویز کرنیکا حکم ڈویژن کو دیا گیا بنا برین ڈویژن مین ۲۹ آبان ۱۳۴۰ف تاریخ پیشی کا قرار داد ہو کر بعد سماعت اعذارات مرافع مولوی سید محی الدین احمد صاحب رضوی مددگار تعلقدار ڈویژن نے تجویز فرمائی کہ یہہ مسلمہ ہے کہ تاکی کی پیداوار حدم میسری آب کے باعث تلف ہوگئی تھی اس کا ثبوت پنچنامہ اور بیان گماشتہ پٹواری سے ملتا ہے اور مقبولہ بالکشن راؤ ہے۔ جناب ڈویژن افسر صاحب دقت کا مشاہدہ اسکا بین ثبوت ہے۔ کہ بالکشن راؤ نے عمداً پانی روک کر تاکی کے نقصان کا باعث ہوا۔ لہذا اس کو اپنے کردار کا خمیازہ بہگتنا چاہیے۔ اس مین شک نہین کہ

مرافعہ بنا مرافع تجویز مسٹر وارابجی بابوجی جیناجی صاحب صوبہ دار ورنگل نشان ۱۲۸ بابتہ ۱۳۴۱ف۔

پاپا ٹی وینکٹ بالکشن راؤ بنام پدمنتدی نرہری

بالکشن راؤ مسمی نرہری کو نقصان پہونچانیکی غرض سے فعل ناجائز کا مرتکب ہوا ہے جس کی پاداش مین تخفیف سزا بالکشن راؤ ولیکھہ پر (مامہ) جرمانہ نقصان رسانی کے پاداش مین کیا جاتا ہے رقم جرمانہ سے نقصان پٹہ دار کی بابتہ مہ ادا کئے جائین علاوہ اس قسم کے اراضی کی بابتہ رقم مقررہ تابی بالکشن راؤ کی ذات سے وصول ہو۔

بالکشن راؤ نے اسکا اپیل صوبہ داری مین کیا تو عندالاپیل جناب صوبہ دار صاحب ورنگل نے تجویز زیر اپیل تبایخ ۲۹ ہر فروردی ۱۳۲۱ف صادر فرمائی اسکے شمول محاصل جرمانہ وغیرہ کے (مامہ) کی سزا زائد نہین ہے۔ مرافعہ گذار اصلدار پٹواری ہے جس کا باپ فوت ہوچکا ہے۔ ڈویژن افسر نے واجبی سزا دی ہے۔ پٹواری جسکی وراثت زیر غور ہے۔ ہنوز خدمت پر نہین آیا۔ اسپر یہہ حالت ہے۔ اگر آیندہ خدمت پر آئیگا تو غالباً زاید مظالم کریگا۔ جس کا سدباب ضروری ہے۔ مجھے ڈویژن کی رائے سے اتفاق ہے۔ درخواست مرافعہ نامنظور فرماکر تجویز تحت بحال رکھی گئی۔

بنارامی تجویز صوبہ داری محکمۂ ہذا مین بالکشن راؤ نے درخواست مرافعہ پیش کیا ہے جس کے عذرات کا ماحصل یہہ ہے۔

عذرات

(۱) محکمۂ ابتدائی مین نہ شہادت لیگئی نہ تردید۔ شہادت تائید الزام مفقود ہے۔ اس امر کے متعلق کہ پانی کشن راؤ نے روکا پنچنامہ ساکت ہے۔ پنچون کے بیانات لئے گئے نہ پنچنامہ حلفاً لکہا گیا۔

(۲) تجاویز ڈویژن بالکل بے ضابطہ و قیاسات پر مبنی ہین۔

(۳) مرافعہ علیہ دیگر موضع کا شخص ہے۔ بعد تخمریزی اس نے کہیت کی خبر لی نہ نگرانی کیا ایسی حالت مین فصل تلف ہو تو متصلہ کہیت والے کیسے ذمہ دار ہوسکتے ہیں۔

(۴) مرافعہ علیہ کو فصل نزاعی کی بابتہ کافی پیداوار حاصل ہوچکی ہے۔ اندرین صورت اسکو نقصان ہوانہ معاوضہ دلانیکی ضرورت ہے۔ اور نہ رقم سرکاری مرافع سے وصول کرنیکی وجہ ہے۔

(۵) تجاویز تحت ہر آئینہ قابل تنسیخ اور جرمانہ عائدہ تحت قابل معافی ہے۔

حکم عالیجناب سی ڈی جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

پہ پاٹی وکیشٹ بالکشن راؤ بنام یارنند کی نرہری

تمہید۔ کل مثل پیش ہوئی تھی۔ اور مرافعہ گذار کے وکیل کی بحث سماعت کیگئی تھی۔ مرافعہ علیہ غیر حاضر تہا۔ لسلئے گذشتہ تاریخ کی اطلاع تھی جو کافی سمجھی جاتی ہے۔ بایں ہمہ وہ غیر حاضر تہا۔ لہذا یکطرفہ سماعت کیگئی۔

وکیل صاحب مرافعہ گذار نے کوئی خاص بحث نہیں کی۔ صرف اس قدر کہا کہ سزا بہت زیادہ ہے۔ اور ڈپٹی کلکٹر صاحب حال نے بلامعاینہ موقعہ تجویز کی ہے۔ آخرالذکر عذر اس مین شک نہین قوی ہے۔ یہہ صحیح ہے کہ مرافعہ گذار نے پانی روکا اور انعامدار کو نقصان پہونچایا۔ ڈپٹی کلکٹر صاحب حال اور صوبہ دار صاحب کی رائے مین نقصان فصل اور مزید اخراجات کاشت کی بابتہ جملہ صرف سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے اور بشمول محاصل جرمانہ وغیرہ (مامہ) جرمانہ کی سزا کچھہ زیادہ نہین ہے۔ وکیل صاحب نے ایک پنچنامہ تیار کیا جس مین بقدر (عـ۵) کاشت کا نقصان ظاہر کیا گیا ہے۔ لہذا یہہ ممکن ہے کہ رقم جرمانہ مین کچھہ کمی کر دی جائے۔ مگر میری رائے مین ایسے انتظامی امور مین صوبہ دار صاحب کی تجویز مین دست اندازی مناسب نہین ہے۔

لہذا حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نمبر ۱۳۴۰ف بابتہ ۱۳۴۰ف منفصلہ ۱۱ ۱۳۴۰ف

دتاتری ولد گنگارام — مرافع بوکالت پنڈت کرشناچاری صاحب وکیل۔

بنام

بابوراؤ ولد وینکٹیش — مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت گوبندراؤ صاحب وکیل۔

امر فیصل شدہ۔

واقعات۔ لکشمی بائی وطن دارہ پٹواری گیری نے متبنیٰ لینے کے لئے درخواست پیش کی۔ اس میں لکشمی بائی کے بھتیجہ کیجانب سے عذرداری ہوئی کہ لکشمی بائی کو اوسکے شوہر نے متبنیٰ لینے کی اجازت نہین دی ہے اسلئے وہ متبنیٰ لینے کی مجاز بھی نہین ہے۔ بلا آخر آپسمین صلح ہوئی جس کی بنا پر یہہ قرار دیا گیا کہ لکشمی بائی تاحیات وطن سے مستفید ہوتی رہے اور اُسکی وفات کے بعد اُوسکے بھتیجہ کا بیٹا مالک ہوگا۔ اب لکشمی بائی کی وفات کے بعد اُوسکا متبنیٰ بیٹا وراثت مین رجوع ہوا ہے اور اُوسکا اہم عذر یہہ ہے کہ وہ اُس صلحنامہ کا پابند نہین ہے جو مابین لکشمی بائی اور اُس کے بھتیجہ کے ہوا ہے کیونکہ وہ اوس مین فریق نہ تہا۔ بصیغۂ مرافعہ۔

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ داری صوبہ گلبرگہ شریف فیصلہ نشان (۳۰۸) بابتہ ۱۳۴۰ف۔

دتاتری
بنام
بابو راؤ

تجویز ہوئی کہ :- اس مقدمہ مین امر منفیصلشدہ عارض ہے اور اس وجہ سے مرافع کا منیا ہنین ہو سکتا۔

واقعات - یہ ہین کہ مستماۃ لکشمی بائی پٹہ دار پٹواری مواضعات انجورہ پیل گاؤن اسفندار ۱۳۳۶ف کو فوت ہوئی۔ اسکی اطلاع پر تحصیل سے کارروائی وراثت آغاز ہوئی۔ اندرون مدت اشتہار مرافع (دتاتری) حاضر تحصیل ہو کر خود کو متوفیہ کا متبنیٰ فرزند ظاہر کرکے دعویدار وراثت ہوا۔ اور مرافعہ علیہ (بابو راؤ) نے بانسلاک نقل فیصلہ محکمہ سرکار ۶۷ مورخہ ۱۶ اسفندار بہمن ۱۳۳۵ف عذرداری پیش کی کہ وہ متوفیہ کا رشتہ مین بھتیجہ ہے - اور بموجب صلحنامہ محکمہ سرکار سے جو فیصلہ صادر ہوا ہے اس فیصلہ کے لحاظ سے وہ مستحق وراثت ہے - لہذا پٹہ وطن اوسکے نام کیا جائے۔

تحصیل نے بعد دریافت بلحاظ فیصلہ سرکار تبنیت ناقابل لحاظ قرار دیکر مرافعہ علیہ کے نام منظوری وراثت کی رائے ظاہر کرکے مثل بغرض منظوری ڈویژن مین روانہ کی - اور ڈویژن سے حسب رائے تحصیل منظوری کی تجویز صادر ہوئی - لیکن ہنوز جاری نہ ہونے پائی تھی کہ مرافع نے درخواست پیش کی کہ اوسکے عذرات سماعت کرکے تصفیہ کیا جائے۔

ڈویژن نے بعد سماعت عذرات ہر دو فریقین فیصلہ محکمہ سرکار پر استدلال فرمایا - واقعات فیصلہ یہ ہین کہ -

لکشمی بائی متوفیہ نے دعویدار کے تبنیت کی منظوری کیلئے درخواست پیش کی کہ پدر مرافعہ علیہ عذردار ہوا کہ متوفیہ کے برادری کے لڑکے کو متبنیٰ لینا چاہتی ہے - اسلئے اسکو متبنیٰ لینے کا حق نہین ہے لیکن ضلع سے مرافعہ علیہ کی عذرداری بے بنیاد قرار دیکر خارج کر دیگئی ہے اور متوفیہ لکشمی بائی کو متبنیٰ لینے کی اجازت دیگئی - دوران کارروائی مین مرافعہ علیہ فوت ہوا - تو مرافعہ علیہ نے تجویز ضلع کی ناراضی سے اس عذر کے ساتھہ محکمہ سرکار مین مرافعہ پیش کیا کہ شوہر لکشمی بائی مرافع نے متبنیٰ لینے کی اجازت نہین دی تھی - بہ وجود گی رشتہ دار سپنڈی غیر خاندان کے لڑکے کو متبنیٰ نہین لے سکتی۔ محکمہ سرکار مین بضمن کارروائی مرافعہ بموجب صلحنامہ مدخلہ فریقین یہ فیصلہ صادر ہوا کہ صلحنامہ پیش شدہ مصدقہ اجلاس نائب معتمد مال ہے - یہ مضمون صلحنامہ یہ ہے کہ

"لکشمی بائی متوفیہ اپنی حیات تک جائداد وطن پٹواری گیری سے پرورش پاتی رہے اوس مین مرافعہ گذار (مرافعہ علیہ) کو کسی قسم کی مداخلت نہ رہیگی - بعد انتقال مرافعہ علیہ کی کل جائداد و وطن پٹواری گیری کا پٹہ مرافعہ گذار (مرافعہ علیہ) بابو راؤ وینکٹیش کے نام فرمایا جائے - بجز مسمی مذکور کے کوئی وارث نہین ہے اور یہہ کہ سائلہ نے ابھی تک کسی کو متبنیٰ نہیں لیا ہے - البتہ دتاتری کو تبنیت مین لینے کی کارروائی کی تھی مگر

دتاتری
بنام
بابوراؤ

رسوم تبنیت انجام نہین دئے گئے - اب مجھے متبنیٰ لینے کی ضرورت نہین ہے - چونکہ میرے شوہر کے بھتیجہ کا بیٹا مسمی بابو وینکٹش (مرافعہ علیہ) وارث مابعد ہے لہذا حسب شرائط صلحنامہ مرافعہ منظور فرمایا جائے "

بعد ملاحظہ صلحنامہ تجویز ہوئی کہ مرافعہ حسب صلحنامہ منظور اور حسبہ عمل ہو - صاحب ڈویژن نے بعد سماعت بحث وکلاء فریقین فیصلہ محکمۂ سرکار کو واجب التعمیل قرار دیکر وراثت لکشمی بائی متوفیہ بنام بابو وینکٹش مرافعہ علیہ منظور کی - جس کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری مین مرافعہ پیش ہوا جو نامنظور کیا گیا -

اب تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے دتاتری نے محکمۂ ہذا مین مرافعہ پیش کیا ہے - جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہے -

عذرات

(۱) لکشمی بائی نے سائل کو تبنیت مین لینے کی کارروائی کی جس کی تعلقدار صاحب ضلع نے ۲۴ امرداد ۳۳ف کو اجازت عطا کی - اور لکشمی بائی نے ماہ شراون شک ۱۸۴۷ مطابق ۳۳ف با ادائی رسوم تبنیت سائل کو تبنیت مین لیکر موبنج بجا کی ہے - شاستر از رسوم تبنیت واقع ہونے کے بعد مسترد کرنے کا حق نہیں رہتا - یہہ ایک مسلہ شاستری ہے جس کا تصفیہ اجلاس عالی سے ہونا ضروری ہے -

(۲) جس فیصلہ محکمۂ سرکار صیغۂ مالگزاری پر محکمۂ جات تحت نے استدلال فرمایا ہے وہ قانوناً نہ تو امر فیصلشدہ کی تاثیر رکھتا ہے - اور نہ مرافع پر اسکی پابندی عائد ہو سکتی ہے -

(۳) بالفرض کوئی صلحنامہ بمصرحق سائل نابالغ پیش بھی کیا گیا ہو اوس کی پابندی قانوناً و شاستراً سائل پر عائد نہین ہو سکتی -

(۴) یہہ کہ مرافع کی تبنیت منظورہ ضلع ہے - اور بمقابلہ دیگر ورثا مستحق وراثت ہے اور جس قدر کارروائی مضر نابالغ بسازش پدر مرافعہ علیہ ہوئی اوسکی ذمہ داری سائل پر نہین ہے -

(۵) نابالغ کے حقوق کے خلاف کوئی کارروائی کرنا ہو تو برو ئے ضابطہ دیوانی محکمۂ مجاز سے اجازت ضلع کی حاصل کرنیکے بعد صلحنامہ پیش ہونا چاہیئے - اور جو مقدمہ ماقبل محکمۂ سرکار فیصلہ نشان ۴۵ ۱۶ اربہمن ۳۵ف نہین ہوا ہے اس لئے بھی سائل محکمۂ سرکار کے فیصلہ کا پابند نہین ہے - لہذا استدعا ہے کہ مرافعہ منظور اور فیصلہ جات تحت منسوخ فرمائی جائین -

حکم عالیجناب لفٹننٹ کرنل سر ٹرنچ صدر المہام بہادر مال -

دتاتری بنام بابوراؤ

تمہید ۔ وکلائے فریقین حاضر ۔ لائق وکیل مرافعہ گذار کی بحث یہ ہے کہ لکشمی بائی نے اُنکے موکل کو متبنے لیا تھا ۔ اور صلحنامہ جس پر احکام سرکار مورخہ ۱۶ بہمن ۳۵ف مبنی ہے ۔ مرافعہ گذار کے حقوق کو متاثر نہیں کرسکتا کیونکہ مرافعہ علیہ اس مین فریق نہیں تہا ۔ بہ الفاظ دیگر مرافعہ گذار لکشمی بائی کا قانونی قائم مقام ہونیکا ادعا کرتا ہے اور یہہ بھی عذر ہے کہ وہ صلحنامہ جس مین کہ وہ فریق نہ تہا عارض حق نہیں ہو سکتا قطع نظر اس امر کے کہ مسئلہ تبنیت سرکار کے روبرو پیش تھا جبکہ تجویز مورخہ ۳۵ف صادر کیگئی تھی ۔ مرافعہ گذار کی حیثیت صریحاً ناقابل پذیرائی ہے ۔ اور مرافعہ بوجہ امر فیصلشدہ ہونیکے نامنظور کیا جاتا ہے ۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مسل ۱۲/۸۷ سنہ ۱۳۴۱ف
منفصلہ ۱۰ آذر ۱۳۴۲ف

بھیم سین راؤ — مرافع بوکالت پنڈت بھیماچاری صاحب و پنڈت نرسنہا صاحب وکلاء

بنام

سندرا بائی — مرافعہ علیہا بوکالت مولوی عبد العزیز صاحب وکیل ۔

جائداد مکسوبہ کی وصیت ۔ نان و نفقہ ۔ بیوہ جس کے حق مین وصیت نامہ نہیں ہے صرف نان نفقہ پاسکتی ہے ۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ جائداد مکسوبہ کو متوفی نے بذریعہ وصیت نامہ ایک بیوہ کے حق مین چھوڑ دیا ہو تو ایسی صورت مین دوسری بیوہ کو اُس جائداد مین صرف نان و نفقہ سے زاید حق نہیں ملتا ہے ۔

واقعات ۔ یہہ ہین کہ مسمی دیوراؤ وکیل تعلقہ گنگاوتی وبٹہ دار اراضیات (۱۶) قطعات موقوعہ مختلف مواضعات تعلقہ گنگاوتی بتاریخ ۱۸ خورداد ۳۸ف فوت ہوا ۔

اولاً ۲ تیر ۳۸ف کو سندرا بائی زوجہ خورد نے اصل وصیت نامہ رجسٹری شدہ منسلک کرکے تحصیل مین درخواست پیش کی کہ متوفی نے قبل وفات اراضیات مندرجہ صدر کو ذریعہ وصیت میرے حق مین منتقل کئے ہین ۔ متوفی کے ورثاء مین ایک برادر زادہ مسمی بھیم سین راؤ موجود ہے ۔ لیکن وہ خاندان منقسمہ کا ممبر ہے اس لئے اوس کو حق توریث حاصل نہیں ہے ۔ لہذا بلحاظ وصیت نامہ بٹہ سائلہ کے نام کیا جائے ۔

۳ تیر ۱۳۳۸ف کو ایک درخواست ذریعہ ٹپہ منجانب رکمنی بائی و لچھمی بائی زوجگان دیوراؤ متوفی بدین مضمون پیش ہوئی کہ متوفی دیوراؤ کے ورثا مین تین زوجگان اور ایک برادر زادہ ممبر خاندان مشترکہ

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب گلبرگہ فیصلہ نشان ۵۳ بابتہ سنہ ۱۳۴۱ف ۔

بھیم سین راؤ
بنام
سندرا بائی

سے ہے بلحاظ کلانیت رکمنی بائی زوجہ کلان کے نام پٹہ کیا جائے۔

۲۸ ویں تیر ۳۸ ف کو برادر زادہ بھیم سین راؤ کی جانب سے بھی ایک درخواست ذریعہ ٹپہ وصول ہوئی اس سائل برادر زادہ متوفی ہے۔ خاندان مشترکہ کا ممبر ہے بذمہ داری پرورشی زوجگان میرے نام پٹہ کیا جائے۔

ان درخواستون کی بناء پر تحصیل مین بہ قرارداد تاریخ پیشی تحقیقات آغاز ہوئی تو مرافعہ علیہا (سندرا بائی زوجہ دیوراؤ) نے مسماتان رکمنی بائی و لچھمی بائی (زوجگان دیوراؤ) کی نسبت جواب پیش کیا کہ یہہ دولون زوجگان (متوفی دیوراؤ) کی مطلقہ ہین انکو متوفی نے انکی بدچلنی کی وجہ سے طلاق دی تھی۔ یہہ مطلقہ ہونیکی وجہ انکو استحقاق وراثت حاصل نہین ہے۔ اور بھیم سین راؤ (مرافع) کے متعلق یہہ ظاہر کیا گیا کہ اوسکا اور متوفی کا خاندان منقسمہ ہے۔ بلحاظ انقسام خاندان بھتیجہ کو حق توریث حاصل نہین ہے۔ متوفی نے وصیت لکھدی ہے جسکہ پٹہ اپنے نام کیا جائے۔

منجانب رکمنی بائی و لچھمی بائی جواب پیش ہوا کہ جس وصیت نامہ مرافعہ علیہا کا استدلال ہے وہ فرضی اور بحالت بیہوشی اور مرض الموت مرتب ہوا ہے واقعہ طلاق صحیح نہین ہے بلکہ لچھمی بائی کو مرض برص ہونیکی وجہ سے اس کو علیحدہ رکھکر پرورش کیا کرتا تہا۔ بوجہ کلانیت درواج خاندان زوجہ کلان رکمنی بائی کے نام پٹہ کیا جائے مسمی بھیم سین راؤ (مرافع) نے جواب دہی کی کہ مردہ متوفی کا حقیقی بھتیجہ ہے۔ اور خاندان مشترکہ ہے زوجہ گان متوفی بجز نان نفقہ کے کوئی حق نہین رکھتے۔ وصیت نامہ تکمیل کردہ متوفی نہین ہے اور نہ ایسے وصیت نامہ سے شاشتر اًوارث محروم ہو سکتے ہین۔ متوفی نے وراثت ہنمنت راؤ مین اشتراک خاندان کو تسلیم کیا ہے لہذا پٹہ اوسکے نام کیا جائے۔

جواب الجواب مین سندرا بائی نے اشتراک خاندان سے انکار کیا۔ اور جائداد مکسوبہ و موروثی ہونا ظاہر کیا۔ تحصیل نے ہر ایک کے دعوے کے متعلق ثبوت و تردید حاصل کرنے کے بعد اشتراک خاندان کے متعلق یہہ تحریر کیا ہے کہ خاندان مشترکہ ہوتا تو بڑے بہائی کے انتقال کے بعد چھوٹا بہائی وارث وطن تہا۔ باوجود موجودگی بہائیون کے بیوہ کے نام پٹہ ہوا۔ یہہ خود انقسام خاندان کی دلیل ہے اس لحاظ سے مرافع (بھیم سین راؤ) کو غیر مستحق قرار دیا۔ اور اسی طرح زوجگان متوفی مسماتان رکمنی بائی و لچھمی بائی کو مطلقہ ظاہر کرکے محروم الوارث قرار دیکر وصیت نامہ مرتبہ

بہیم سین راؤ بنام سندرابائی

متوفی پر استدلال کرتے ہوئے بسماۃ سندرابائی (مرافعہ علیہا) کے نام منظوری وراثت کی رائے ظاہر کرکے مثل بغرض منظوری ڈویژن مین روانہ کی۔

ڈویژن افسر صاحب نے بوجہ ثبوت اشتراک خاندان شاستری برادرزادہ بہیم سین راؤ کو وارث قرار دیکر بجائے دیوراؤ پٹہ دار متوفی اوس کے برادرزادہ مسمی بہیم سین راؤ (مرافع) کے نام وراثت منظور کی۔ اور تینون زوجگان رکمنی بائی، لچھمی بائی و مرافعہ علیہا (سندرابائی) بہیم سین راؤ (مرافع) کے زیر پرورش رہنے کی تجویز کی۔

اس تجویز ڈویژن کی ناراضی سے مسماۃ سندرابائی نے محکمۂ صوبہ داری مین مرافعہ پیش کیا صوبہ داری سے اس بناء پر کہ فیصلہ محکمۂ مرافعہ عنہا کافی غور وخوض کے ساتھہ صادر نہ ہونے کی وجہ سے لایق دست اندازی قرار دیا اور مرافعہ منظور کرکے بموجب فیصلہ تحصیل عمل کرنے حکم دیا۔

اب اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے منجانب بہیم سین راؤ محکمۂ ہذا مین بعذرات ذیل مرافعہ پیش ہے۔ جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہین۔

عذرات

(۱) تنقیحات مقررکردہ محکمۂ تحت کے اثبات وتردید مین جن امور کا غذات پر ورود قدح فرمایا گیا ہے۔ وہ ایسے ہین جو محکمۂ تحت مین پیش نہین ہوئے تھے۔ بصیغۂ اپیل ایسے کاغذات تحت ضابطہ پیش نہین ہو سکتے۔

(۲) محکمۂ مرافعہ عنہا نے اہم عذرات مرافع پر کوئی توجہ نہین کی۔ حتیٰ کہ کاغذات پیش شدہ جو بین خاندان مشترکہ وموروثی ہونے کی نسبت وجہ اثبات مین انکی تردید ہوئی نہ اون پر کوئی بحث خود فیصلہ ان امور کی تردید سے ساکت ہے۔

(۳) جواز وصیت نامہ کی نسبت رہنمائی عدالت کی ہے جو تجویز تحت کے ذریعہ فرمائی جارہی ہے وہ اصول نصفت واغراض سررشتہ مال کے بالکل منافی ہے۔ سررشتہ مال مین وصیت مقدم چیز ہے۔

(۴) جائداد کے مکفوبہ ومنقسمہ ہونے کی نسبت صرف کاغذات پیش شدہ پر اکتفا کیا گیا ہے اور قیاسات کی بناء پر تجویز عمل مین آئی ہے۔ حالانکہ وہی کاغذات قابل اوخال شہادت ہین جو مسلمہ فریقین ہون محکمۂ تحت کے خلاف ضابطہ طرز کارروائی سے مقدمہ پر جو اثر ہوا وہ محتاج توجہ ہے

بھیمین راؤ
بنام
سندرا بائی

کم آبان ۱۳۲۹ف میں سماعت بحث کے ایک سال بعد صرف فریق ثانی سے کاغذات داخل فرمائے گئے ہیں وہ خلاف ضابطہ ہیں۔

(۵) مرافعہ گذار خاندان مشترکہ کا رکن وہر طرح بمقابلہ بیوگان مستحق وترجیح ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ مرافعہ منظور اور فیصلہ تحت منسوخ وفیصلہ ڈویژن بحال فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب لفٹنٹ کرنل سرٹرنچ صدر المہام بہادر مال۔

تمہید ۔ مثل پیش ہوئی۔ مرافعہ گذار وکالتاً حاضر ہے۔ فریق ثانی باوجود اطلاعیابی غیر حاضر ہے لہذا یکطرفہ سماعت کی گئی۔

حسب ذیل شجرہ پہلے ملاحظہ کیا جائے

نرسہوان راؤ

ہنمنت راؤ (اکبر) — دیو راؤ متوفی — رامراؤ فوت

ہنمنت راؤ (اکبر): بیوہ مینا بائی

دیو راؤ متوفی: بیوگان — رکمنی بائی (عذردار)، لکشمی بائی (عذردار)، سندرا بائی (قابض بربناء وصیت)

رامراؤ فوت: بھیمسین راؤ فرزند عذردار و دعویدار خاندان مشترکہ

اس کارروائی میں وکیل صاحب موصوف کی اہم بحث یہہ ہے کہ آیا خاندان مشترکہ ہے یا منقسمہ اور جائداد جس کی نسبت وصیت نامہ ہے وہ موروثی ہے یا مکسوبہ۔ صوبہ دار صاحب نے ان امور پر نہایت تحقیق سے بحث کی ہے اور مجھے اُن کی رائے سے بالکل اتفاق ہے۔ وصیت نامہ پر بھی وکیل صاحب مرافعہ گذار نے بحث کی۔ جس پر بعد سماعت بحث غور کیا گیا۔ اس وصیت نامہ کی رجسٹری ہوچکی ہے اور اس پر موصی کے دستخط صاف اور واضح حروف میں ہیں اور شہادت اس امر کی بابتہ اطمینان نہیں دلاتی کہ یہہ وصیت نامہ عالم بیہوشی میں لکھا گیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو بقول صوبہ دار صاحب سب رجسٹرار کا نوٹ موجود ہوتا۔ وصیت نامہ پر جو دستخط ثبت ہیں وہ ایسے واضح

بھیمسین راؤ
بنام
سندرا بائی

ہیں کہ ایک آدمی جو اپنے ہوش وحواس میں نہ ہو ایسی دستخط نہیں کر سکتا۔

یہہ بھی واضح ہے کہ خاندان منقسمہ ہے نقل تختہ اقساط کارٹگی بابتہ ۱۳۳۳ف و تختہ وراثت ناگر پلی وکارٹگی بابتہ ۱۳۳۰ف دیو راؤ متوفی کا اپنے بڑے بھائی ہنمنت راؤ پر ڈگری حاصل کرکے نیلام میں آخر الذکر کا مکان خریدنا۔ نقل اقرار نامہ جو تینوں بھائیوں نے اپنے اپنے حصہ کے متعلق تاوانی رقم ادا کرنے کی بابتہ کیا ہے۔ نقل راضی نامہ ہنمنت راؤ قبولیت دیو راؤ متوفی بابتہ ۱۳۲۱ف۔ متوفی کا اپنے چھوٹے بھائی رام راؤ پر مقدمہ فوجداری قائم کرکر اسے سزا دلانا یہ سب واقعات وکاغذات ایسے ہیں کہ خاندان منقسمہ کا اثبات کرتے ہیں رہا جائداد کا مکسوبہ ہونا وہ دستاویزات بیعنامہ۔ راضی نامہ وغیرہ مصرحہ فیصلہ صوبداری سے ثابت ہوتا ہے۔ لہذا اس میں کوئی شک نہیں کہ خاندان منقسمہ ہے اور جائداد مندرجہ وصیت نامہ مکسوبہ ہے۔ لہذا صوبہ دار صاحب کی تجویز میں دخل دینے کی ضرورت نہیں اور مرافعہ نامنظور کیا جائے۔

رکمنی بائی اور لکشمی بائی بیوگاں متوفی کے متعلق جو صوبہ داری کا یہہ استدلال کہ وہ اپنے شوہر کے پاس نہیں رہا کرتی تہیں۔ بہت قوی ہے۔

ان وجوہ پر میری رائے میں وصیت نامہ کو قابل نفاذ سمجھنا چاہیئے، اور رکمنی بائی اور لکشمی بائی کو بدرجہ اعلیٰ نان ونفقہ سے زیادہ دلایا نہیں جاسکتا۔ لہذا اس تجویز کو مرافعہ رکمنی بائی ولکشمی بائی میں لگا دیا جائے۔ ان کا مرافعہ بھی منظور نہیں کیا جاسکتا۔

مرافعہ صیغۂ مال

نستانمثل ۱/۸۱ سنہ ۱۳۴۱ف
منفصلہ
۱۲ ار اردی بہشت سنہ ۴۲ف

گنڈورم نرسہوان راؤ — مرافع بوکالت رائے دیبی داس صاحب وکیل

بنام

گنڈورم وینکٹ لچھمی بائی — مرافعہ علیہا بوکالت مولوی فیض الدینصاحب اڈوکیٹ ومولوی محمد عثمان صاحب ومولوی محمد اعظم الدین صاحب وکلا ر۔

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ ورنگل مورخہ ۸ ار اسفندار سنہ ۱۳۴۱ف۔

گنڈ ورم نرسہوان راؤ
نام
گنڈورم ونکٹ ملکہنی بائی

بیان ماسبق سے رجوع کرنے کا اثر - درخواست ماسبق سے رجوع کرنیکا اثر -
تجویز ہوئی کہ جبکہ کسی فریق نے ددسری درخواست کے ذریعہ اپنی
درخواست یا بیان ماسبق سے رجوع کیا ہو تو دوسرا فریق
پہلے بیان یا درخواست پر استدلال نہیں کرسکتا -

کارروائی زیر مرافعہ کے مختصر واقعات یہ ہیں کہ راچندر راؤ پٹواری گنڈورم یکم آبان ۱۳۳۲ف کو فوت ہوا تو تحصیل سے بربنائے اطلاع دفتر دیہی اشتہار جاری ہو کر تعمیل پا چکا۔ کارروائی وراثت میں لچھی بائی زوجہ متوفی (مرافعہ علیہا) بتاریخ ۸ ر آذر ۱۳۳۳ف وراثتاً رجوع ہوئی اس کے بعد دوسری درخواست ۲۶ ر مہر ۱۳۳۵ف کو اس نے پیش کی کہ اولاد ذکور نہ ہونے سے اپنے شوہر کے بھتیجے مسمی نرسہوان راؤ کے زیر پرورش ہے لہذا متوفی کی وراثت نرسہوان راؤ کے نام منظور کی جائے - درخواست گذارہ کا حلفی بیان ذریعہ کمیشن قلمبند کیا گیا جس میں بلحاظ حیثیت شوہری نرسہوان راؤ کے نام وراثت منظور ہونا - بیان کی ہے اس پر ابھی تحصیل سے کوئی تجویز نہ ہونے پائی تھی کہ کیشو رنگراؤ نے خاندان کو مشترکہ بتلا کر عذرداری کی درخواست پیش کی - بنا وبرین تحصیل میں کارروائی وراثت آغاز کی گئی اور گواہان کے بیانات قلمبند کرکے تختہ وراثت پر میر رضا علیخان صاحب منصرم تحصیلدار نے بتاریخ ۵ ر آذر ۱۳۳۶ف تجویز کی کہ گواہوں نے خاندان منقسمہ ہونا بیان کیا ہے اور زوجہ متوفی مسمی نرسہوان راؤ کے نام وراثت منظور ہونے درخواست کی ہے جس کا ذریعہ کمیشن اظہار قلمبند کیا گیا اور نرسہوان راؤ متوفی کی زندگی سے متوفی ہی کے مکان میں رہتا ہے اور اب بھی بوجوہ صدر مسمی نرسہوان راؤ اس وطن کا مستحق پایا جاتا ہے - رام چندر راؤ متوفی کی وراثت بنام نرسہوان راؤ منظور ہو کر کیشو رنگراؤ و مدہرا بائی حسب سابق چار آنہ کے حصہ مساوی میں شریک اور زوجہ متوفی کی پرورش ذمہ نرسہوان راؤ رہنے کی رائے دی -

بغرض منظوری ڈویژن میں تختہ جات پیش ہونے پر متوفی کی دختر مسماۃ رنگما نے اپنے نام منظوری کی درخواست پیش کی تو ڈویژن میں بانعقاد تاریخ پیشی فریقین کی طلبی کی گئی -

گنڈورم نرسہواں راؤ بنام گنڈورم وینکٹ لچھمی بائی

اور آخر تاریخ پیشی پر (مرافعہ علیہا) نے ڈویژن میں بتاریخ ۱۰ ؍ فروردی ۱۳۳۶ ف درخواست پیش کی کہ نرسہواں راؤ برادر زادہ متوفی نے تحصیل میں رضامندی کا فرضی بیان قلمبند کرایا ہے سائلہ اوس کے نام وراثت ہونے اظہار رضامندی نہیں کی ہے اور نہ وہ کسی کے زیر پرورش ہے نرسہواں راؤ اس کارروائی میں فریب سے کام لیا ہے۔ بلحاظ خاندان منقسمہ متوفی کی وراثت کی سائلہ مستحق ہے چنانچہ تاریخ پیشی ۱۰ ؍ فروردی ۱۳۳۶ ف کو مولوی سید خلیل اللہ حسینی صاحب مددگار تعلقدار جگتیال نے بموجودگی زوجہ دختر کو محروم الارث قرار دے کر عذر داری خارج کی اور تجویز کی گئی کہ درخواست گذارہ اپنی رضامندی سے نرسہوان راؤ کے نام منظوری وراثت کی استدعا کی ہے اور آج اپنے نام منظوری وراثت کی درخواست پیش کی ہے۔ اپنا بیان ذریعہ کمیشن قلمبند کرانے بھی رضامند نہیں ہے احکام ورثا ایک درجہ میں خوانده کو ناخوانده پر اور ذکور کو اناث پر ترجیح حاصل ہے۔ چونکہ زوجہ متوفی سابقہ بیان قلمبند شدہ تحصیل کے خلاف میں تردیدی شہادت پیش کرنے آمادہ نہیں ہے تو طوالت بے سود ہے۔ لہذا حسب رائے تحصیل وراثت راجندر راؤ متوفی بنام نرسہوان راؤ منظور اور کیشور نگراؤ و مدھرا بائی شریک شکمی رہیں گے۔

بناراضی تجویز ڈویژن وینکٹ لچھمی بائی نے صوبہ داری میں اپیل کیا تو صوبہ داری سے بمنظوری مرافعہ وراثت بنام لچھمی بائی زوجہ متوفی منظور کی گئی۔

فیصلہ صوبہ داری نشان (۱۴۶) مورخہ ۱۲ ؍ خورداد ۱۳۳۹ ف کا اپیل محکمہ ہذا میں پیش ہوا تو مرافعہ ترمیماً منظور ہو کر ذریعہ فیصلہ نشان (۸) مورخہ ۱۱ ؍ آذر ۱۳۴۰ ف تکمیل تحقیقات کے لئے اس حکم سے واپس ہوا کہ

(۱) آیا درخواست رجوع از بیان سابقہ حقیقی ہے۔

(۲) آیا انقسام کے باوجود تا بعد مرافع مکر راشتراک کی حجت کس حد تک صحیح ہے۔

امورات متذکرۂ بالا کی دریافت ڈویژن میں آغاز ہوئی اور متعدد مواقع دینے کے بعد فریقین کی غیر حاضری کی صورت میں روئداد پر بتاریخ ۱۰ ؍ آبان ۱۳۴۰ ف مولوی شہاب الدین خان صاحب مددگار تعلقدار نے تصفیہ فرمایا کہ مرافع نے بموجب تنقیحات

گنڈودم نرسہوا راؤ
بنام
گنڈودم وینکٹ ...

قائم شدہ محکمہ سرکار اشتراک کی نسبت شہادت نہیں پیش کیا تو یہ تصور کیا ہوگا کہ انقسام کی نسبت سابق میں جو کچھ ثبوت پیش ہوا ہے وہ کافی ہے مرافع کا فرض تھا کہ اس معاملہ میں شہادت پیش کرے اور پیروی کرے پس بموجب فیصلہ صوبہ داری وراثت بنام وینکٹ لچھمی بائی منظوری کی تجویز کی گئی۔

اس کا اپیل صوبہ داری میں کیا گیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے تجویز زیر اپیل صادر فرمائی کہ انقسام کے بعد تا بحد مرافع کہ ر اشتراک کی حجت کس حد تک صحیح ہے اس کا ثابت کرنا بذمہ نرسہواں راؤ تھا۔ لچھمی بائی نے بھی اس بات کو تسلیم نہیں کیا ہے اور نہ شہادت سے ثابت ہوتا ہے بلکہ انقسام ثابت ہے نمبر (۱) کے متعلق خود روئداد سے ثابت ہے کہ وہ اپنی درخواست سے رجوع قبل از تصفیہ ہو چکی ہے بلکہ درخواست پیش کرنے کے متعلق دھوکہ دہی وغیرہ کا الزام مرافع پر قائم کی ہے ہماری رائے میں خاندان منقسمہ ثابت ہے۔ جس طریق سے نرسنگ راؤ کی وفات پر اس کی زوجہ کے نام وراثت منظور ہوئی یہ خود ثبوت انقسام خاندان ہے۔ اسی طریق سے رام چندر راؤ کی وفات پر اس کی زوجہ وینکٹ لچھمی بائی مستحق وراثت ہے بلحاظ حالات حاضرہ نرسہوان راؤ کے دعوی کو قبول نہیں کر سکتے۔ بمنظوری مرافعہ تجویز ڈویژنل بجالی کی تجویز فرمائی گئی۔

اس تجویز بالا کی ناراضی سے محکمہ ہذا میں اپیل پیش ہوا ہے۔ جس کے عذرات کا ماحصل یہ ہے۔

عذرات

(۱)۔ محکمہ جات تحت میں منظوری وراثت نرسنگ راؤ بنام مدھرا بائی پر غیر صحیح طریقہ پر استدلال فرمایا ہے اس مقدمہ میں خاندان کو منقسمہ قرار دے کر وراثت منظور نہیں فرمائی گئی۔ بلکہ وراثت کی منظوری بربنائے رضامندی ہوئی ہے۔

(۲)۔ وطن موروثی ہے بموجودگی ورثاء ذکور اناث پر بجالی درست نہیں ہے۔

(۳)۔ روئداد سے وطن کی تقسیم ثابت نہیں ہے متعدد ورثاء ذکور میں سے

گنڈورم نرسمہولو
بنام
گنڈورم وینکٹ لچھمی بائی

چند پر اوطان کی بحالی سے اوطان کی تقسیم کا صحیح طور پر نتیجہ مستخرج نہیں کیا جاسکتا۔

۴۔ ہر ہندو خاندان کی نسبت قیاس شاستری مشترکہ کا ہوتا ہے تا وقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جائے۔

۵۔ شہادت مشمولہ مثل و نیز بیان مرافعہ علیہا سے ثابت ہے کہ مرافع و مرافعہ علیہا کی رہائش و خورو نوش یکجا ہے۔ ایسی حالت میں انقسام کو مکمل طور پر ثابت کرنا ضروری تھا۔ عدالت ہائے تحت نے محض قیاسات پر خاندان کو منقسم قرار دے کر مرافعہ علیہا کے نام وراثت منظور فرمانے میں اصول شاستر و قانون سے انحراف فرمایا ہے۔

حکم عالیجناب لفٹنٹ کرنل سر ٹرنچ صدر المہام بہادر مال

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ بحث وکلاء فریقین ۳ ہر آبان ۱۳۴۱ف اور ۲۸ ہر آبان ۱۳۴۱ف کو سماعت کی جاچکی ہے۔ راجندر راؤ متوفی کے نام وراثت باقاعدہ منظور ہوچکی تھی اب اس کی وفات کے بعد یہ امر زیر بحث ہے کہ کس کے نام اس کی وراثت منظور کی جائے ڈویژن نے مرافعہ گذار کے نام منظوری دی تھی اور اس بنا پر کہ مرافعہ علیہا رضامندہی خاندان کو منقسمہ ڈویژن میں تسلیم کیا گیا تھا۔ لچھمی بائی نے ۲۶ ہر مہر ۱۳۳۵ف کو ایک اظہار دیا تھا جس میں رضامندی مذکور کا ذکر تھا۔ مگر من بعد اس نے اس بیان سے رجوع ہوکر دوسری درخواست ڈویژن میں ۱۰ ہر فروردی ۱۳۳۶ف کو پیش کی۔ اور اپنے نام وراثت منظور فرمانے کی استدعا کی تھی۔ اس درخواست کی تصدیق وکیل صاحب مرافعہ گذار کے سامنے زیر بحث تھی اور فریقین کی استدعا پر بنظر آسانی و سہولت لچھمی بائی کو یہیں طلب کرکے درخواست مذکور کی تصدیق کرائی گئی۔ چنانچہ اس نے حاضر ہوکر تصدیق کی کہ میں نے ہی یہ درخواست دی تھی اور اس درخواست کا مضمون صحیح ہے۔

روئداد سے اس میں شک نہیں کہ خاندان منقسمہ ثابت ہے۔ صوبہ داری اور

گنڈورم زوجہ مولاداد
بنام
گنڈورم وکیلٹ علیمی بی

ڈویژن دونوں جگہ اسے مسلم قرار دیا گیا ہے۔ وکیل صاحب مرافعہ گذار کا دارومدار اظہار رحیمی بائی مورخہ ۲۶ مہر ۱۳۳۵ف پر تھا لیکن جب وہ اس سے رجوع ہو چکی تو اس اظہار میں کوئی قوت باقی نہیں رہی۔ ایک مقدمہ میں ۱۳۲۲ف میں یہہ تجویز ہوئی تھی کہ جب وارث کی رضامندی سے کسی حصہ دار کے نام بیٹہ کیا جائے تو عذر دھوکہ کر کے وہ کالعدم نہیں کرایا جا سکتا۔ (محبوب النظائر ۱۳۲۲ف حصہ نگرانی صفحہ ۱۴۱) لیکن اس کے خلاف تجویز ہوئی کہ مرافعہ علیہ نے قبل از منظوری صلحنامہ اس سے رجوع کیا ہے۔ لہذا اسے صلحنامہ پر مجبور نہ کرنا چاہیئے۔ (وٹھل پرشاد بنام ہری دکن لاء رپورٹ جلد ۳ مالگذاری صفحہ ۲۰) اس مقدمہ میں بھی مرافعہ علیہا نے اپنے اظہار مورخہ ۲۶ مہر ۱۳۳۵ف سے رجوع کرنے کی درخواست ۱۰ فروردی ۱۳۳۶ف کو تجویز ڈویژن کے صدور کے پہلے دی تھی۔ چنانچہ اس کا ذکر ڈویژن افسر صاحب نے خود اپنی تجویز میں کیا ہے۔ پس جبکہ وہ قبل منظوری وراثت اپنے اظہار ماسبق سے رجوع کر رہی تھی تو ڈویژن افسر صاحب کو لازم تھا کہ اسے تسلیم کرتے مگر انہوں نے تسلیم نہیں کیا مگر صوبہ دار صاحب نے اپنی تجویز میں خاندان منقسمہ کی صراحت کرنے کے بعد مرافعہ علیہا کے عذر کو تسلیم کر کے اس کے نام وراثت منظور کی ہے۔ جو درست ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغہ عطیات

پیشی ۱۲ مہر ۱۳۴۲ف
نمبر مسل ۸/۱۲
منفصلہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۴۲ف

عالیہ بی وحفیظہ بی — مرافعان بوکالت مولوی رفیع الدین صاحب جنیدی ایڈوکیٹ۔

بنام

سید عبدالقادر وغیرہ — مرافعہ علیہم بوکالت مولوی محمود علی صاحب ایڈوکیٹ و مولوی غلام خواجہ محی الدین صاحب وکیل۔

فریق مرافعہ ۔ عدالت ابتدائی میں جو فریق بنے ہوں ان کو عدالت مرافعہ میں فریق بنانا لازمی امر ہے۔

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ میدک مورخہ ۱۰ مہر ۱۳۴۱ف ۔

عالیہ بی بنام سید عبدالقادر

تجویز ہوئی کہ محکمۂ ضلع نے وراثت حمیدالدین بنام اوس کی والدہ اور ہمشیرگان منظور کیا تھا جس کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں اپیل ہوا اور صرف والدہ فریق بنائی گئی۔ ہمشیرگان فریق نہیں بنائے گئے حکم ہوا کہ ہمشیرگان کا فریق بنانا لازمی ہے۔

واقعات یہہ ہیں کہ ذریعۂ منتخب نشان (۳۷۵۹) بابتہ ۱۲۹۵ف مسمیان سید غوث ولد سید بندگی و سید محی الدین و سید فرید کے نام معاش اراضی حسب مندرجۂ حاشیہ باین الفاظ بحال ہوئی کہ مقطعہ مذکور باخذ یکصد روپیہ دو آنا بحال کیا جائے بعد فوتی صاحبان منتخب مزبورہ ۱۳۳۶ف میں وراثت ہرسہ صاحبان منتخب بنام سید حمیدالدین و عبدالقادر و سید یعقوب فرزندان تاریخ فوتی سے باین صراحت نظامت سے منظور ہوئی کہ باخذ پن مقررہ منظور کی جاتی ہے چونکہ سید غوث الدین فرزند کمترین صاحب منتخب تھا لہذا اوس کے فرزند سید حمیدالدین کو کلانیت حاصل رہیگی۔

بیگہ	تری	خشکی	درختان انبہ
ص بیگہ	صعہ بیگہ	صعہ بیگہ	عہ تنہ
مار ۱۲ار	ماللہ عہ	عہ ۱۲ار	عہ
ثمر ہندی	سیندھ بن		
عہ تنہ	مار تنہ		
للعہ	صہ		
ماعہ منہا			

پن داخل سرکار	اخراجات	عشرہ شریف
ما	عہ	صہ
چلہ محبوب سبحانی لہ عہ		

سید حمیدالدین کی فوتی پر عالیہ بی مادر متوفی ورثاء رجوع ہوئی بر بنا راجرائی اشتہار مسمیان سید عبدالقادر و سید یعقوب بتاریخ ۵ تیر ۱۳۳۶ف درخواست عذر داری پیش کی کہ مقطعہ کا منتخب بحالی باخذ پن مقررہ بنام سید بندگی صادر ہوا ہے اون کے انتقال کے بعد تخنۂ وراثت بلا تفریق حصص بنام سید غوث و سید محی الدین و سید جلال و سید فرید محکمہ سرکار سے منظور ہوا۔ اون کے انتقال کے بعد اون کے ورثاء یعنے حمیدالدین و سید غوث و سید عبدالقادر ولد سید محی الدین و سید یعقوب ولد سید فرید کے نام محکمۂ سرکار سے منظور ہوا۔ اب حمیدالدین کا انتقال ۲۹ آذر ۱۳۳۵ف کو ہوا ہے مرحوم کی والدہ اور ہمشیرہ گان موجود ہیں اس خاندان میں قدیم سے کوئی حصہ مستورات کو دینے کا دستور نہیں ہے اور نہ

عالیہ بی
بنام
سید عبدالقادر

پا سکتے ہیں ۔ حسب شرع شریف مرحوم کی وراثت قائم ہونی چاہیے۔

اس کے بعد منجانب عذرداران مصرحہ بالا بروقت پیروی نہ ہونے سے اُن کا حق جرح ساقط کیا جاکر دعویدارہ سے شہادت لیکر صاحب ضلع نے وراثت متوفیہ بنام عالیہ بی مادر شکمیداری ہمشیرگاں منظور فرمائی۔

جس کی ناراضی سے بعذرات صوبہ داری میں سید عبدالقادر نے بمقابلہ عالیہ بی مادر متوفیہ مرافعہ دائر کیا ۔ اسپر جناب صوبہ دار صاحب نے بعد سماعت عذرات فریقین تجویز کی کہ:-

"معاشہائے عطائے سلطانی کی نسبت حال ہی میں جو احکام محکمۂ سرکار نے صادر کئے ہیں ان میں اس امر کی وضاحت کی جاچکی ہے کہ منشاء معطی اور رواج خاندان کی پابندی کے بعد شرع و شاستر کا لحاظ رکھا جائے ۔ اس خاندان میں ورثاء اُناث کو حصہ دینے کا دستور نہیں ہونا بیان کیا جاتا ہے ۔ دلیل میں یہ چیز پیش کی جارہی ہے کہ اگر رواجاً ورثاء اُناث کو حصہ دلایا جاتا تو سید غوث کی وراثت کی نوبت پر سید حمیدالدین کے ساتھ اُس کی بہنوں کا یعنے سید غوث کی لڑکیوں کا نام بھی شریک شکمی کردیا جاتا ۔ لیکن نہ تو ان کا نام شریک شکمی ہوا اور نہ اُن لڑکیوں نے عدم اشتراک نام کی نسبت کوئی عذرداری کی ۔ پس خلاف رواج آج اُن لڑکیوں کا نام شریک کرنا اور اُن کی وراثت منظور کرنا منشاء احکام سرکار کے خلاف ہے ۔ مرافع کی قرابت کی نسبت خود مرافعہانے اپنے بیان میں ظاہر کیا ہے کہ حمیدالدین متوفے کے باپ سید غوث اور عبدالقادر مرافع کے باپ سید محی الدین ایک دوسرے کے حقیقی بھائی تھے ۔ اس طرح سید یعقوب کے باپ سید فرید بھی پدر متوفے کے حقیقی بھائی تھے ۔ ورثاء ذکور میں ان سے قریب تر وارث اور کوئی نہیں ہے ۔ صیغہ عطاء میں سرکار نے ہمیشہ یہی اصول رکھا ہے کہ حتی الامکان معاش اصل خاندان معطی لہ ہی میں رہے بجز ان خاص صورتوں کے جس میں ورثاء اُناث کی بھی صراحت ہوئی ہو ۔ اس خاندان میں چونکہ رواج کے لحاظ سے بھی ورثاء اُناث اس سے بیشتر کی وراثت میں محروم رکھے گئے ہیں ۔ اور سررشتہ انعام کی پالسی بھی اصل خاندان معطی لہ میں معاش کو بحال رکھنے کی ہے ۔ اس لئے حالیہ احکام سرکار و نشان ( ) مورخہ سنہ و عام اصول سررشتہ انعام کے مدنظر مرافعہ علیہا اور اس کی دختروں کی پرورش مرافع کے ذمہ عاید کرتے ہوئے مرافع ہی کے نام سید یعقوب کے مساوی

عالیہ بی
بنام
سید عبدالقادر

حصہ کے ساتھ وراثت منظور ہونی چاہیئے - لہذا مرافعہ منظور - تجویز تحت منسوخ حمید الدین کی وراثت سید عبدالقادر ولد سید محی الدین کے نام سید یعقوب ولد سید فرید کے مساوی حصہ کے ساتھ منظور کی جاتی ہے - عالیہ بی مادر حمید الدین و نیز ہمشیرگان حمید الدین کی پرورش سید عبدالقادر و سید یعقوب سے متعلق رہیگی - مثل محکمۂ ہذا باقیات سے خارج ہو"

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل عالیہ بی نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیں ہیں -

عذرات

(۱) حسب تجویز ضلع مرافعہا نمبر (۲) حفیظہ بی و اُس کی بہن فاطمہ بی حقدار ہو چکی تھی تو مرافعہ صرف بمقابلہ مرافعہا نمبر (۱) پیش ہو کر تجویز ہونا غیر صحیح ہے -

(۲) تجویز ضلع مخلاف مرافعہ قطعی ہو چکی تھی اور اُس میں ہم کو فریق نہ کئے جانے سے ہماری مقابلہ میں مرافعہ مرجوعہ صوبہ داری بے اثر تھا - اسپر بھی وراثت سید حمید الدین مرحوم بنام مرافعہ علیہا منظور کرکے ہم کو زیر پرورش مرافعہ علیہا رکھنا بالکل غلط و خلاف قانون تھا -

(۳) جناب صوبہ دار صاحب نے ہماری بحث سماعت کی و نہ رائے مددگاری کے بعد باجلاس عالیجناب صوبہ دار صاحب بحث سماعت کرکے فیصلہ صادر فرمایا گیا -

(۴) عذرداری ہمارے مقابل بیرون مدت پیش ہونے پر فریق ثانی کا حق صحیح طور پر ساقط ہوا تھا - یہ عذرداری (مرافعہ صوبہ داری قابل منظوری نہ تھے -

(۵) کلانیت جس شاخ کو حاصل ہے وہیں کلانیت رہیگی - یہ عذر مندرجہ عرضی مرافعہ تحت کے موجودہ صاحبان منتخب میں اُس کو کلانیت حاصل ہے غلط ہے -

(۶) مرافعہا نمبر (۱) ۲۲ سال سے انتظام مقطعہ کی کرتی اور کل امور مقطعہ سے واقف اور شوہر کی وفات سے یعنے ۲۲ سال سے جملہ حقوق کی حفاظت کرتی - اور دیگر حصہ داروں کو بہونچاتی آرہی ہے جسمیں مرافعہ علیہا بھی شریک ہیں - کبھی بدانتظامی یا عدم رسی حصہ کی شکایت نہیں ہوئی - اس سے میری اہلیت ثابت ہے -

(۷) مرافعہا نمبر (۲) اور اُس کی بہن فاطمہ بی خواندہ اور کل کار و بار مقطعہ سے معلومات رکھنے کے علاوہ اہلیت انتظام رکھتے ہیں - مرافعہا نمبر (۱) کے بعد وہ خود انتظام مقطعہ کیا کریں گے -

عالیہ بی
بنام
سید عبد القادر

(۸) مسلمانوں میں رواج کوئی چیز ہے نہ ثابت کیا گیا ہے ۔ دوسرے خاندان کا رواج ہمارے خاندان پر مؤثر نہیں ہوسکتا ۔

(۹) اگر مرافعہا نمبر (۲) یا اُس کی بہن نے خاص وجوہ سے سرکار میں کوئی دعوےٰ نہ کیا تو اُس سے یہ لزوم نہیں کہ وہ حقوق آئندہ سے محروم ہو گئے ۔

(۱۰) جبکہ یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ مرافعہا نمبر (۲) یا اُس کی بہن فاطمہ بی خانگی میں اس معاش سے کچھ نہیں پایا کرتے تھے تو پھر یہ قیاس کہ دختروں کو حصہ دینے کا رواج نہیں ہے ۔ غیر صحیح ولائق غور ہے

(۱۱) ہم اصلی معطی لہ کے افراد خاندان ہیں خواہ وہ اناث سے کیوں نہ ہو ۔ تجویز تحت کی یہ تاویل کہ ہم کو حصص دینے سے معاش غیر خاندان میں چلی جاویگی غلط ہے ۔

(۱۲) ہم کو مرافعہ علیہما کے زیر پرورش رکھنا بالکل ناواجبی ہے ۔ مرافعان نمبر ۱ و ۲ اور مسماۃ فاطمہ بی کو اُن کے حصص شرعی اس معاش سے جسقدر رہوں اُن کو باستحقاق حالیہ و سابقہ ملنے چاہیئے ۔

استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ ۔ فیصلہ ضلع بحال رکھکر بلا شرکت غیرے وراثت حمید الدین مرحوم ہمارے اور فاطمہ بی کے نام منظور فرمائی جائے ۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات ۔

تمہید ۔ آج یہ مقدمہ پیش ہوا ۔ وکلاء صاحبان فریقین حاضر ۔ بحث سماعت ہوئی ۔ محکمۂ ضلع نے وراثت حمید الدین بنام اُس کی والدہ اور ہمشیرگاں منظور کیا تھا ۔ جسکی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں اپیل ہوا ۔ اور صرف والدہ فریق بنائی گئی ۔ ہمشیرگاں فریق نہیں بنائے گئے ۔ درحالیکہ ہمشیرگاں کا فریق بنائے جانا بھی امر لازمی تھا ۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ ترمیماً منظور ۔ حسب صراحت بالا عمل ہو ۔

مرافعہ صیغۂ مال

نشان مثل ۱/۱ بہل ۱۳۴۲ف
منفصلہ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۴۲ف

گوپال راؤ مرافع بوکالت مسٹر وشوناتھ راؤ صاحب وکیل

بنام

وشنو .... مرافعہ علیہ

مرافعہ بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ اورنگ آباد مورخہ ۲۳ تیر ۱۳۴۱ف ۔

گوپال راؤ بنام وشنو

گماشتہ - جب تک حکم کی تعمیل نہ ہو اور دفتر حوالہ نہ کیا جائے گماشتہ اصلدار کا گماشتہ متصور ہونا۔ گماشتہ کے افعال کی ذمہ داری اصلدار پر ہونا - گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۲۲ ف - اوطان کے ہراج کی ممانعت ہونا - موقوف شدہ گماشتہ بحیثیت اصلدار کے کام کرنے کے قابل نہ ہونا -

تجویز ہوئی کہ (۱) جب تک حکم کی تعمیل نہ ہو جائے اور دفتر کسی دوسرے شخص کے سپرد نہ کیا جائے گماشتہ جو کسی اصلدار کا ہو وہ اُسی اصلدار کا گماشتہ رہتا ہے اور اس کے افعال کی ذمہ داری اصلدار پر عائد ہوتی ہے -

(۲) ۱۲۹۰ ف ان کے بقایا کے تحت وطن کے ہراج کا جو حکم دیا گیا تھا وہ عام طور پر اوطان کے ہراج کی نسبت تھا جبکہ گشتی نشان (۱۰) ۱۳۲۲ ف کے ذریعہ اُس کی ممانعت ہو چکی ہے تو اوطان کے ہراج کی اجازت دینے کی کوئی وجہ نہیں ہے -

(۳) جب گماشتہ کسی دوسرے وطن کا اصلدار ہو اور بعلت تغلب علحدہ کیا گیا ہو تو اُس کے اصلی وطن کو بھی متاثر کرنا چاہئے - کیونکہ ایسے اشخاص اس قابل نہیں ہوتے ہیں کہ اصلدار کی حیثیت سے کام کریں کبھی بھی اس کو اجازت دیجائے -

واقعات اس مقدمہ کے یہ ہیں کہ مسمی پانڈورنگ گماشتہ پٹواری کے ذمہ مبلغ (۱۱۳۲ عہ) رقم تغلب زمانہ کارگزاری برآمد ہوئی - جس کے وصول کی کارروائی اس کی ذات و جائداد سے آغاز ہوئی - تحصیل ڈویژن سے ضلع میں تحریک ہوئی کہ صرف مکان سے رقم کی پابجائی نہیں ہو سکتی - اس کے وطن مالی پٹیلگی کے ہراج کا حکم دیا جائے - اس تحریک کے بعد منجانب مرافعہ علیہ (وشنو) فرزند پانڈورنگ گماشتہ ضلع میں درخواست پیش ہوئی کہ گماشتہ کے افعال کی ذمہ داری اصلدار پر ہے - لہذا بجائے ہراج وطن کے اصل پٹہ دار گوپال راؤ کی جائداد سے رقم وصول کیجائے جس پر متعلقہ تعلقدار صاحب نے اصل پٹہ دار گوپال راؤ کی جائداد سے وصول رقم کا حکم دیدیا - اس حکم کے بعد مرافع کا بیان ہے کہ منصرم تعلقدار صاحب کے اجلاس پر اس نے درخواست پیش کی تھی - لیکن وہاں سے ہدایت مرافعہ کی ہونے سے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا گیا - جس کو صوبہ دار صاحب نے نامنظور فرمایا -

اب اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے مسمی گوپال راؤ نے محکمۂ ہذا میں اندرون میعاد مرافعہ

گوپال راؤ
بنام
وشنو

کیا ہے ۔

حکم عالیجناب ڈی بی ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ بجانب مرافع مسٹر وشنوناتھ راؤ وکیل حاضر ہیں ۔ فریق ثانی پر سمن کی تعمیل نہیں ہوئی ۔ لیکن میری رائے میں فریق ثانی کی موجودگی کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور نہ درحقیقت یہ شخص فریق ہو سکتا ہے ۔ فریق تو سرکار عالی ہے ۔

کارروائی بالا استعجاب دیکھی گئی ۔ بحث صرف اس قدر ہے کہ حکم معطلی کے اجراء کے بعد جو زمانہ عدم تعمیل حکم کے باعث گذرا ہے اس زمانہ میں گماشتہ اصلدار اصلداری کا گماشتہ رہتا ہے ۔ یا سرکار کا ۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ جب تک حکم کی تعمیل نہ ہو جائے اور دفتر کسی دوسرے شخص کے سپرد نہ کیا جائے گماشتہ جو کسی اصلدار کا ہو ۔ اسی اصلدار کا گماشتہ باقی رہتا ہے اور اس کے افعال کی ذمہ داری اصلدار پر عائد رہتی ہے ۔ اگر اصلدار کو اس کے متعلق نوٹس نہیں دیگئی تھی کہ کسی دوسرے گماشتہ کو پیش کرے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ تا بحد اصلدار اس کا گماشتہ حسب حال بحال رکھا گیا ۔ سوائے اس کے کہ دفتر کسی دوسرے شخص کے تفویض کر دیا گیا ہو ۔ یہاں ایسا نہیں ہوا ہے ۔

وشنوناتھ راؤ صاحب کو اس بحث سے اختلاف نہیں ہے ۔ لیکن ان کا بیان یہ ہے کہ جب گماشتہ کا وطن موجود ہے تو اولاً اس کو ہراج کر کے رقم کی بابجائی کرنی چاہئے ۔ اس کے بعد اصلدار کی جائداد کو متاثر کیا جا سکتا ہے مجھے اس حجت سے اسوجہ سے اختلاف ہے کہ وطن کو بقایا کے تحت ہراج کرنے کا جو حکم ۱۲۹۰ ف میں دیا گیا تھا ۔ اس وقت عام طور پر ہراج اوطان کی اجازت سرکار نے دے رکھی تھی ۔ ذریعہ گشتی نشان (۱۰) ۱۳۲۲ ف جب اسکی ممانعت ہو چکی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم وطن کو ہراج کرنے کی اجازت دیں ۔ لہذا مرافعہ نامنظور کیا جاتا ہے ۔ البتہ ضلع متعلقہ کو چاہئے کہ تغلب کرنیوالا گماشتہ جبکہ ایک دوسرے وطن کا اصلدار بھی ہے تو اس کی اصلداری کو بھی متاثر کیا جائے ۔ ایسے اشخاص اس قابل نہیں ہو نگے کہ انہیں اصلدارانہ حیثیت سے کام کرنے کی کبھی بھی اجازت دیجائے ۔

مرافعہ صیغہ عطیات

نشان مثل ۱۳۴۲ ف
منفصلہ ۲۸ مہر ۱۳۴۲ ف
روداد بہشت

رنگار یڈی ورکمار یڈی مرافعان بوکالت مولوی محمد فیض الدین صاحب ایڈوکیٹ ومولوی اعظم الدین صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

وضعات فیصدی (۵ عہ) بحالی وطن کے الفاظ کے مدنظر وضعات کا عمل ہونا۔

تجویز ہوئی کہ فیصدی (۵ عہ) روپیہ کے وضعات کا عمل اسنادات کے الفاظ بحالی کے مدنظر ہونا چاہیئے۔ باب حکومت کے فیصلجات بہت واضح ہیں۔ جس سے منشاء احکام وقانون صاف ہوتا ہے۔ (فیصلہ نشان ( ) ۱۳۴۲ ف کمیٹی باب حکومت کا حوالہ دیا گیا)

واقعات یہ ہیں کہ منتخب نشان (۲۳۹۰) مورخہ ۲۸ امرداد ۱۲۹۶ ف کے ذریعہ مقطعہ ریگڑ میلوار موازی (ا ... بیگہ) محاصلی (ا ...) بنام رکمار یڈی ولد رنگار یڈی بعنوان مقطعہ باین الفاظ بحال ہوا۔

"مقطعہ مذکور باخذ ہشت صد روپیہ حسب حال بحال رہے"

اور دوسرے منتخب نشان (۲۳۸۹) مورخہ ۲۸ امرداد ۱۲۹۶ ف کے ذریعہ اسی رکمار یڈی کے نام اراضی مقطعہ وسیریات موازی (... بیگہ ۴ ا پانڈ) محاصلی (... ۱۲ ر ۶ ر) بالفاظ۔

"اراضی مقطعہ حسن آباد وچہار سواڑ تالیس ساڑھے پندرہ بیگہ پندرہ پانڈ سیری باخذ ربع محاصل بحال واجرا رہے" بحال ہوئے۔

ذریعہ منتخب نشان (۴۹۶۷) مورخہ ۱۴ فروردی ۱۳۳۴ ف اراضی انعام موازی (...) بیگہ محاصلی (...) روپیہ موقوعہ شرزہ خاں پیٹھ وانچی جاگیر تعلقہ کوڑنگل ورسوم (... ۱۲ ر) مواضعات مذکور مسمی رنگار یڈی عرف سرینواس ریڈی ولد رکمار یڈی بالفاظ ذیل بحال ہوئی۔

"حسب رائے حکام ضلع ہر دو معاش اراضی ونقدی مندرجہ خانہ (۶) معطیہ شاہی موقوعہ جاگیرات شرزہ خاں پیٹھ وانچی پور وراثتاً بنام رنگار یڈی عرف سرینواس ریڈی فرزند رکمار یڈی صاحب حسب دستور سابق بحال کی جاتی ہے"

ف۔ روداد سے ظاہر ہے کہ ذریعہ منتخب نشان (۲۳۸۹) مورخہ ۲۸ امرداد ۱۲۹۶ ف

رنگا ریڈی و رکما ریڈی بنام سرکار عالی

چار سو اڑتالیس ساڑ ہے پندرہ بیگہ پندرہ پانڈ جو باخذ ربع محاصل بحال ہوئی تہی۔ مقطعہ دار کے قبضہ میں بروئے پیمائش کل اراضی (الـ ــ بیگہ) برآمد ہوئی۔ اُس میں (ــــ یکر ۳۴ گنٹہ) رقبہ بموجب منتخب اور (ــ یکر ۳۴ گنٹہ) بابتہ بحالی فیصد (ــ) جملہ (ــ یکر ۳۸ گنٹہ) منہا کرنے کے بعد (الـ ــ یکر ۹ گنٹہ) اراضی زائد برآمدہ کی نسبت ذریعہ مراسلہ نشان ۱۵۳۶ مورخہ ۳۰ تیر ۱۳۱۵ ف دفتر سرکار سے یہ حکم ہوا کہ جبکہ سند میں کوئی رقبہ درج نہیں ہے اور زمین کی مالیت مشخصہ قریباً رقم مشخصہ بند و بست کی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سالم رقبہ سیریات کا باخذ نصف محاصل مشخصہ بند و بست واگذاشت کیا جائے۔ پس حسبہٗ عمل ہو۔

ف رکما ریڈی ولد رنگا ریڈی کے انتقال پر اُس کی وراثت رنگا ریڈی عرف سرینواس ریڈی فرزند کے نام منظور ہوئی۔

ف۔ رنگا ریڈی عرف سرینواس ریڈی کا انتقال ہو گیا تو رنگا ریڈی و رکما ریڈی فرزندان متوفی دعویدار وراثت ہونے پر بعد اجرائی اشتہار و تکمیل کارروائی ضابطہ باخذ بیانات دعویداران و شہود وغیرہ جناب منتظم صاحب صوبہ داری نے ہر سہ منتخبات کی معاش بحالی ہر دو فرزندان کے نام لائق بحالی قرار دیگر منتخب نشان (۲۳۹) مورخہ ــ ۱۲۹۸ ف کے الفاظ کو غیر قطعی قرار دیا۔ اور مددگار صاحب صوبہ داری نے یہ رائے دی کہ فرزند کلاں کے نام معاش کی بحالی فرزند خورد کی شادی شکمی ہمشیرگان کی پرورش و شادی کی ذمہ داری برادران پر رہے اور والدہ علاتی تو خرچ پاندان کے نام سے (ــ) کی ادائی کی حد تک ہے۔ متعلق ہوں لیکن میری رائے میں منتخب نشان (۲۳۹۰) بابتہ ۱۲۹۸ ف و منتخب نشان (۹۶۷) بابتہ ۱۳۳۳ ف دونوں کے الفاظ چونکہ غیر قطعی ہیں اس لئے (ــ) فیصدی تخفیف کا عمل ہو گا۔ دوام استمراراً الفاظ سے پایا نہیں جاتا۔

جب یہ کارروائی جناب صوبہ دار صاحب کے روبرو پیش ہوئی تو تجویز کی کہ:۔

" ہر سہ منتخب کے غیر قطعی الفاظ ہیں۔ لہذا باخذ (ــ) فیصدی حسب رائے مددگار صاحب وراثت منظور "

اب اسی تجویز کی ناراضی سے تا بعد عدم وضعات بعذرات ذیل یہ مرافعہ پیش ہے۔

رنگا ریڈی و رکما ریڈی بنام سرکار عالی

عذرات

(۱) منتخب نشان (۲۳۸۹) بابتہ ۱۲۹۸ف کے الفاظ بحالی غیر قطعی ہیں و نہ گشتی نشان ۱/ ۱۳۳۹ف سے اس کو تعلق ہو سکتا ہے۔

(۲) منتخب نشان (۲۳۹۰) ۱۲۹۸ف کے الفاظ (مقطعہ مذکور باخذ ہشت صد روپیہ ین حسب حال بحال) ہیں اور یہ مقطعہ سندی ہے اور سند معتبر اور بحالی دوام ہوئی ہے۔ اس لئے وضعات فیصدی کا عمل غیر صحیح ہے۔

(۳) منتخب نشان (۴۹۶۷) بابتہ ۱۳۳۴ف کے یہ الفاظ ہیں۔

حسب رائے حکام ضلع ہر دو معاش اراضی و نقدی مندرجۂ خانہ (۶) عطیہ شاہی موقوعہ جاگیرات نمبر ۵ خال بیٹھ۔

واقع پوروراتنا بنام رنگا ریڈی عرف سرینواس ریڈی فرزند رکما ریڈی حسب دستور سابق بحال کی جاتی ہے۔

الفاظ بالا کے ملاحظہ سے ظاہر ہو گا کہ یہ الفاظ غیر قطعی نہیں ہیں اور گشتی محولہ میں داخل ہو سکتے ہیں

(۴) معاش سندی اور پشت ہا ئے پشت سے ہم سائلین کے خاندان میں بحال و جاری ہے۔ چنانچہ ایسی معاشوں کے متعلق اجلاس باب حکومت سے بھی فیصلہ جات صادر ہوئے ہیں۔ اس لئے ہر سہ منتخبات کی معاش میں وضعات فیصدی کا عمل صحیح نہیں ہے۔

استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات۔

تمہید۔ آج یہ مقدمہ پیش ہوا بحث وکیل صاحب مرافع سماعت ہوئی۔ اس معاش کے متعلق سہ قطعہ منتخب بالفاظ ذیل اجرا ہوئے ہیں۔

(۱) منتخب نشان (۲۳۸۹) بابتہ ۱۲۹۸ف۔

"باخذ ربع محاصل بحال و اجراء رہے"

(۲) منتخب نشان (۲۳۹۰) بابتہ ۱۲۹۸ف۔

"مقطعہ مذکورہ باخذ ہشت صد روپیہ ین حسب حال بحال رہے"

رنگا ریڈی و رکما ریڈی بنام سرکار عالی

(۳) منتخب نشان (۷۰۹۶/۴) تمیل بابتہ ۱۳۴۴ف بالفاظ مندرجۂ ذیل ۔

"حسب دستور سابق بحال کی جاتی ہے"

وضعات فیصدی (۵ء) کے متعلق باب حکومت سرکار عالی نے نہایت صراحت کے ساتھ فیصلہ جات مندرجۂ ذیل صادر فرمایا ہے جس سے احکام متعلقہ کی نہایت صراحت ہوگئی ہے ۔

(۱) فیصلہ نشان (۵۹) ۱۳۴۱ف

(۲) فیصلہ نشان (۶۱) ۱۳۴۱ف

(۳) فیصلہ نشان ( ) ۱۳۴۲ف

تیسرے فیصلہ میں اور بھی وضاحت سے تصفیہ ہوا ہے ۔ منتخبہ ہائے صدر کے منجملہ نمبر (۱) میں کوئی الفاظ ایسے نہیں ہیں ۔ جس کے لحاظ سے فیصدی (۵ء) کی وضعات کا عمل قائم کیا جائے نمبر (۲ و ۳) مرتبہ غور طلب ہیں لاکن فیصلہ نشان ۱۳۴۲ف میں باب حکومت سے نہایت وضاحت فرمادی گئی ہے کہ الفاظ اسناد و معتبری عطاء پر بھی غور لازمی ہے ۔ چنانچہ اس معاش کی بحالی سے متعلق نواب معین المہام بہادر نے جو تجویز مورخہ دوسری شعبان ۱۳۰۶ھ صادر فرمائی ہے ۔ اُس میں صراحت درج ہے کہ:۔

یہ مقطعہ بوجہ معتبری سند وقید اجراء با ولاد و احفاد با خذ ہشت صد روپیہ بن حسب حال بموجب رائے کمشنر و مہتمم انعام بحال رہے ۔

یہ الفاظ بحالی دوام پر دلالت کرتے ہیں ایسی حالت میں بوجوہ صدر فیصدی (۵ء) کی وضعات صحیح نہیں ہے ۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور فیصلہ زیر بحث منسوخ ۔ حسب صراحت بالا عمل ہو ۔

مرافعہ صیغہ مال

کشٹا ریڈی　　مرافع بوکالت پنڈت سری پت راؤ صاحب وکیل

بنام

گلہ باجی زوجہ ملو　　مرافعہ علیہ

مرافعہ بنا راضی تجویز مسٹر داراجی صاحب چینائی صوبہ دار صوبہ ورنگل نشان انفصال (۱۸) م ۲۶ آذر ۱۳۴۱ ف ۔

کشٹاریڈی
بنام
گلہ باجی زوجہ ملو

پیمائش - پیمائش کی درخواست مکرر پیش کرکے پیمائش کرائی جانا -

تجویز ہوئی کہ اگر پیمائش کی نسبت رعایا کو اعتراض ہو تو حسب ضابطہ درخواست دیکر پیمائش کی جاسکتی ہے - محکمہ سرکار سے مداخلت نہیں ہوسکتی -

واقعات مثل تحصیل آرمور $\frac{125}{96}$ بابتہ ۱۳۴۰ ف و مثل صوبہ داری ورنگل $\frac{11}{87}$ بابتہ ۱۳۴۰ ف کے واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ گولہ باجی زوجہ ملو نے بتاریخ یکم اسفندار ۱۳۴۰ ف ایک درخواست ڈویژن میں دی کہ سائلہ کے مقبوضہ نمبر ۲۱۸ موازی ۲۰ گنٹہ محاصلی لچھمی میں میرے شوہر کے نصب کردہ درخت انبہ موجود ہیں دو سال سے پھل دیرہے ہیں - اس نمبر کے قریب کشٹاریڈی برادر مقدم مالی کا نمبر ہے - جس کے حدود کے پتھر ہٹاکر میرے نمبر کی زمین اپنے نمبر میں شامل کرکے درختان مذکور کے ثمرہ سے فائدہ حاصل کررہا ہے - بعد معائنہ موقع درخت مابہ البحث کے ثمرہ سے مستفید نہ ہونے کا حکم دیا جائے - بطلبی کیفیت گرداور نے رپورٹ کی کہ سروے نمبر (۲۱۸) کا معائنہ بموجب نقشہ حدود قائم کرکے کیا گیا - نمبر مذکور میں درخت انبہ موجود ہیں مگر تختہ نمبر (۱۷) میں کشٹاریڈی پٹہ دار کے نام سروے نمبر ۱۹۸ کا عمل نصف ثمرہ کا ہوا ہے - پٹواری نے کیفیت پیش کی کہ سروے نمبر ۱۹۸ کشٹاریڈی کے نام سہواً نصف ثمرہ میں عمل کیا گیا ہے - سروے نمبر ۲۱۸ دھنگر باجی کے نام نصف ثمرہ میں عمل کیا جاتا ہے اسپر ڈویژن سے تحصیل آرمور کے نام ذریعہ نشان (۲۰۴۴) م ۱۶ اسفندار ۱۳۴۰ ف حکم دیا گیا کہ سروے نمبر ۲۱۸ کا پٹہ درخواست گذارہ کے نام ہے اور درخت انبہ اس نمبر میں واقع ہے - مگر نصف ثمرہ کی معافی کا عمل شخص غیر متعلقہ کشٹاریڈی کے نام ہورہا ہے جو ۱۹۸ نمبر کا پٹہ دار ہے ایسی صورت میں عمل نصف معافی ثمرہ پٹہ دار کے حق میں جو نہیں ہورہا ہے - اس کی نسبت پٹواری نے کیفیت پیش کی ہے کہ اب اسی پٹہ دارہ کے نام عمل کیا جائیگا - پٹواری کو ہدایت دیگئی ہے - لہذا آئندہ اس عمل کے متعلق تحصیل سے نگرانی کی جائے کہ حسبہ عمل ہوا ہے کہ نہیں - تا حقوق رعایا کی حفاظت ہو تحصیل سے بنام گرداور تعمیلی احکام دئے گئے - تجویز مولوی میر عبداللہ خاں صاحب مددگار تعلقدار مندرجہ مراسلہ صدر کی ناراضی سے صوبہ داری ورنگل میں مرافعہ پیش ہوا تو جناب صوبہ دار صاحب ورنگل نے تجویز صادر فرمائی کہ جناب ڈویژن افسر صاحب نے زمانہ دورہ میں بعد تحقیقات و معائنہ موقع رپورٹ گرداور تجویز صادر کی ہے - مرافع کے موافق کوئی تائیدی ثبوت نہیں ہے - مرافعہ نامنظور تجویز تحت بحال -

کشٹاریڈی
بنام
گلہ باجی زوجہ بلو

اس فیصلہ کی ناراضی سے مرافعہ ثانیہ محکمۂ ہذا میں بتاریخ ۲۸ر اسفندار ۱۳۴۱ ف بعذرات ذیل پیش ہوا ہے۔ جس کا ماخذ یہ ہے۔

عذرات

ف ۱۔ صوبہ دار صاحب کا یہ ارشاد کہ مرافع کے موافق تائیدی ثبوت نہیں ہے یہ عجب تجویز ہے مرافعہ گذار کو ثبوت کا موقع دیا گیا نہ بالمواجہ کارروائی کی گئی۔ محکمۂ ڈویژن نے بلا علم سائل یکطرفہ تجویز صادر فرمائی ہے جس کو صوبہ دار صاحب نے بغیر سماعت عذرات بحال فرمایا۔

ف ۲۔ مرافعہ علیہا کی سرسری درخواست پر بلا اطلاع مرافع اس کے نام درخت کا پٹہ کرنے کی جو تجویز ہوئی ہے خلاف قانون ہے۔

ف ۳۔ درخت مذکور مرافع کے نمبر میں واقع ہے اور درخت کا پٹہ بھی ہے اور بادائی نصف رقم ثمرہ سر تشکن وہ سالہ منظورہ تخمیناً ۲۵ سال سے قابض و متصرف ہے۔ ایسی حالت میں قابض دیرینہ کو محکمۂ مال بیدخل نہیں کرسکتا اور نہ مرافعہ علیہا درخت کی مستحق ہوسکتی ہے۔

ف ۴۔ بغرض انکشاف واقعات نقل تختہ نصف ثمرہ ادائی محاصل پیش ہے۔

ف ۵۔ مرافعہ علیہا کا ادعا کہ اس کے شوہر کا نصب کردہ ہے اور دو سال سے بار آرہا ہے اس وجہ سے لغو ہے کہ ۳۰ سال سے بار آرہا ہے۔ تختہ ملاحظہ ہو۔

ف ۶۔ درخت مذکور مرافعہ علیہا کے نمبر میں ہونا تسلیم بھی کر لیا جائے تب بھی سائل زائد از دوازدہ سالہ قابض ہے دیرینہ قابض کو ہٹایا نہیں جاسکتا۔

ف ۷۔ درخواست مرافعہ علیہا بیرون میعاد پیش ہوئی ہے۔ استدعا ہے کہ:۔
بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے اور درخت نزاعی کے پٹہ کا کاغذات دیہی میں عمل بنام سائل کرنے حکم صادر فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب ٹی۔ جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدرالمہام بہادر مال۔

تمہید۔ ایسے امور میں سرکار کی جانب سے کسی مداخلت کا موقع نہیں ہے اگر کسی رعیت کو ایسی شکایت ہو تو وہ اپنی اراضی کی مکرر پیمائش کی نسبت عہدہ داران مقامی کے پاس بروقت درخواست پیش کرسکتا ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغۂ مال

گکرالہ گوپیا مرافع بوکالت مولوی علیم الدین صاحب وکیل

بنام

گکرال وینکٹ نرسماوغیرہ مرافعہ علیہما

تبنیت۔ تبنیت کے عرصہ کے بعد تبنیت کا عذر نہ ہونا۔ تبنیت ہونے کے بعد منظوری میں کوئی امر مانع نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ جب تبنیت ایک زمانہ کے قبل وقوع میں آچکی ہو اور اُسی وقت تبنیت کی نسبت کسی نے عذر نہیں کیا ہو تو ایک عرصہ کے بعد واقعہ تبنیت یا تبنیت خلاف شاستر ہونے کی نسبت عذر قابل التفات نہیں ہے اور نفس تبنیت میں کوئی شبہ نہ ہو تو تبنیت کی منظوری میں کوئی امر مانع نہیں ہوسکتا۔

واقعات۔ اسمقدمہ کی ابتدائی دریافت بحکم ضلع تحصیل میں ہوکر تختۂ تبنیت ومنتقلی وطن مرتب وبدرج رائے بتوسط ڈویژن ضلع میں روانہ کیا گیا جو ضلع کی مثل میں شریک ہے۔ تحصیل کی مثل وصول نہیں ہوئی ہے تختۂ تبنیت مشمولۂ مثل ضلع سے جو واقعات مترشح ہوتے ہیں یہ ہیں کہ:۔

مسماۃ گکرال وینکٹ نرسما زوجہ گکرال وینکٹ رامیا مقدم مالی موضع مادہا پرڈوپلی نے ضلع میں بتاریخ ۸ اسفندار ۱۳۳۷ف درخواست پیش کی کہ "سائلہ اصل پٹہ دار بیوہ ہے۔ از قسم ذکور وانات اولاد نہ ہونے سے حسب وصیت شوہر لبقایائے نسل خاندانی کے لحاظ سے برادرزادہ ویشاکہ کشٹاریڈی مرافعہ علیہ نمبر (۲) کو متبنٰی لیکر پرورش کی ہے۔ لہذا وطن اور اراضیات کا پٹہ جملہ جائداد اسی لڑکے کے نام منتقل کرنا چاہتی ہوں۔ سائلہ کا اظہار قلمبند کرکے بہ عطائے تبنیت وطن واراضیات بنام کشٹاریڈی تختہ جات مرتب کرکے روانہ کرنے تحصیل کو حکم دیا جائے۔" بوصول درخواست اسی تاریخ درخواستگزارہ کا اظہار ضلع میں قلمبند ہوکر بغرض کارروائی ضابطہ تحصیل میں نقل درخواست بھیجدی گئی۔ مسمیان میاکل رنگیا وغیرہ نے بتاریخ ۲۶ اسفندار ۱۳۳۷ف اور مسمی گوپیا (مرافع) نے ۱۳ فروردی ۱۳۳۷ف کو درخواست

گنگڈالہ گوپیا
بنام
گنگڈال دینکٹ نرسما

عذرداری علحدہ علحدہ پیش کئے یہ درخواستیں بھی بغرض تحقیقات ضلع سے تحصیل میں روانہ کئے گئے۔ چنانچہ تحصیل نے باتباع احکام ضلع اس کی دریافت آغاز کی۔ اور گواہان پیش کردہ فریقین کے بیانات قلمبند کر کے بقیام اتیشو جناب منصرم تحصیلدار صاحب نے بتاریخ ۷ر امرداد ۱۳۳۸ف تختہ پر تجویز کی کہ تختہ وراثت دیکھا گیا۔ اس میں گوپیا وار یا ورام چندریا درج ہے۔ ان میں سے رام چندریا فوت ہونا بتلایا گیا ہے۔ صرف دو حصہ داران کا نام درج ہے۔ لیکن یہ کاغذی عمل ہے نہ تو عذردار تبنئے گیرندہ سے از روئے حصص اسکیل پانے کا پتہ چلتا ہے اور نہ اس مادہ میں کوئی ثبوت پیش کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسکیل بقدر حصص اراضیات کے لگان میں مجرا و محسوب ہو رہا ہے۔ لیکن وثیقہ سے اس کو ثابت نہیں کیا گیا تو اس سے عذرداراں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا اور نہ اس سے نفس تبنیت پر کوئی اثر عائد ہو سکتا ہے۔ باخراج عذرداری تبنیت بنام وینکٹ نرسما قابل منظوری کی رائے دی۔ مددگار تعلقدار صاحب ڈویژن نے بعد سماعت بحث بتاریخ ۳۰ر آبان ۱۳۳۸ف تجویز کی کہ شہادت پیش شدہ سے تبنیت مسلمہ ہے جس کی اجازت حاصل کی گئی ہے۔ عذرداراں خاندان قریبہ میں داخل ہیں۔ نہ ہمجدی رشتہ دار۔ تختہ وراثت وینکٹ نرسما میں گوپیا وغیرہ کا نام شریک ہے۔ مگر حصہ رسی کی نسبت کوئی تعداد حصص درج نہیں ہے اور نہ شہادت سے حصہ پانے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں عذردار کی حیثیت غیر حصہ داری مسلم ہو سکتی ہے۔ تبنئے گیرندہ نے درخواست پیش کی ہے کہ تحصیل سے صرف تبنیت کی منظوری چاہی گئی ہے اس کے ساتھ منتقلی وطن کی بھی منظوری دیجائے۔ درخواست پر غور کیا گیا۔ تبنئے گیرندہ بیوہ عدالت کی درخواست بخوف نقصان آئندہ واجبی پائی جاتی ہے جو آئندہ کی پریشانیوں سے اس کو نجات حاصل ہو گی۔ بناءً علیہ باخراج عذرداری تختہ جات تبنیت و منتقلی وطن موضع مادہ ایڑدولی بغرض منظوری ضلع میں روانہ کئے جائیں۔ اور عذرداراں کو کوئی حق ہو تو محکمۂ مجاز میں چارہ کار ہو سکتا ہے۔ سررشتہ مال سے ایسے عذرات ربحاظ نہیں ہو سکتا۔

جناب مولوی مرزا محمود بیگ صاحب اول تعلقدار نے اس تختہ پر بتاریخ ۲۹ر اردی بہشت ۱۳۳۹ف تجویز صادر کی کہ حکام تحت نے کارروائی تبنیت کو جائز قرار دیا اور عذرداران کی عذرداری کو بوجہ معقول خارج کر دیا ہے۔ ایک عذر حصہ کے متعلق بھی پیش ہوا ہے جس کے تصفیہ کی بضمن کارروائی تبنیت ضرورت نہیں۔ حسب رائے تحت تبنیت کی منظوری صادر کی گئی۔ تختہ تبنیت ملاحظہ طلب۔

گنگڑالہ گوپیا
بنام
گنگڑال وینکیٹ نرسما

تجویز معدرہ ضلع کی ناراضی سے مسمی گنگڑال گوپیا (مرافع) نے صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو نواب صوبہ دار صاحب میدک نے مرافعتاً فیصلہ فرمایا کہ وطن زیر بحث کی تنہا دارث و طلبدار مرافعہ علیہا ہے ۔ ایسی صورت میں بروئے شاستر اس کو اپنے شوہر کے لئے (جس کے توسط سے مرافعہ علیہا کو یہ وطن ملا ہے) متبنے لینے کا پورا اختیار حاصل ہے ۔ محکمہ جات تحت میں اس نے تمام امور قانونی کی تکمیل کر دی ہے ۔ شاستر نے متبنے فرزند کے لئے جن شرائط کو قائم کیا ہے ان کی تکمیل ہو جائے تو پھر کسی کو اس اعتراض کا حق نہیں ہو سکتا کہ بلحاظ قرابت اس کو متبنے لیا جائے ۔ لہذا مرافعہ نامنظور تجویز تحت بحال ۔

اس فیصلہ صوبہ داری کی ناراضی سے گوپیا نے درخواست اپیل ثانی ۱۶ ر فروردی ۱۳۴۱ ف محکمۂ ہذا میں پیش کیا ہے جن کے عذرات کا ماحصل یہ ہے ۔

عذرات

(۱) ۔ ایسا لڑکا متبنے لیا جا سکتا ہے جس کی شاستر نے اجازت دی ہو ۔ بھائی کا بیٹا شاستراً متبنے نہیں ہو سکتا ۔

(۲) ۔ وطن مذکورہ مرافع کے خاندان کا ہے ۔ شجرۂ محکمۂ ابتدائی میں پیش کر دیا گیا ہے ۔

(۳) ۔ بیوہ کو حق حین حیاتی سے بڑھکر نہیں ہے ۔ اسی وجہ سے کارروائی منتقلی سے درگذر کر کے تبنیت کی کارروائی آغاز کی جو ثابت نہیں ہے ۔

(۴) ۔ منشاء سرکار معاش معطی کے خاندان میں رہنے کا ہے ۔ کارروائی تبنیت سے وطن جو دوسرے خاندان میں جا رہا ہے صحیح نہیں ہے ۔

(۵) محکمہ زیر اپیل نے روئداد پر غور نہیں فرمایا ۔ فریقین کی عدم حضوری میں فیصلہ ہوا ہے جس سے صحیح واقعات کا انکشاف نہیں ہو سکا ۔ استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ کارروائی تبنیت کالعدم فرمائی جائے ۔

حکم عالیجناب لفٹنٹ کرنل سر ٹرنچ صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ مثل پیش ہوئی ۔ بحث وکیل صاحب مرافعہ گذار بتاریخ ۵ ر مہر ۱۳۴۱ ف یکطرفہ سماعت کی گئی ۔ مرافعہ علیہا باوجود اطلاعیابی غیر حاضر تھی ۔ سمجھنے میں آسانی کے لئے حسب ذیل شجرہ درج

گنگڑالہ گوپیا بنام گنگڑالہ ونیکٹ نرسما

کیا جاتا ہے۔

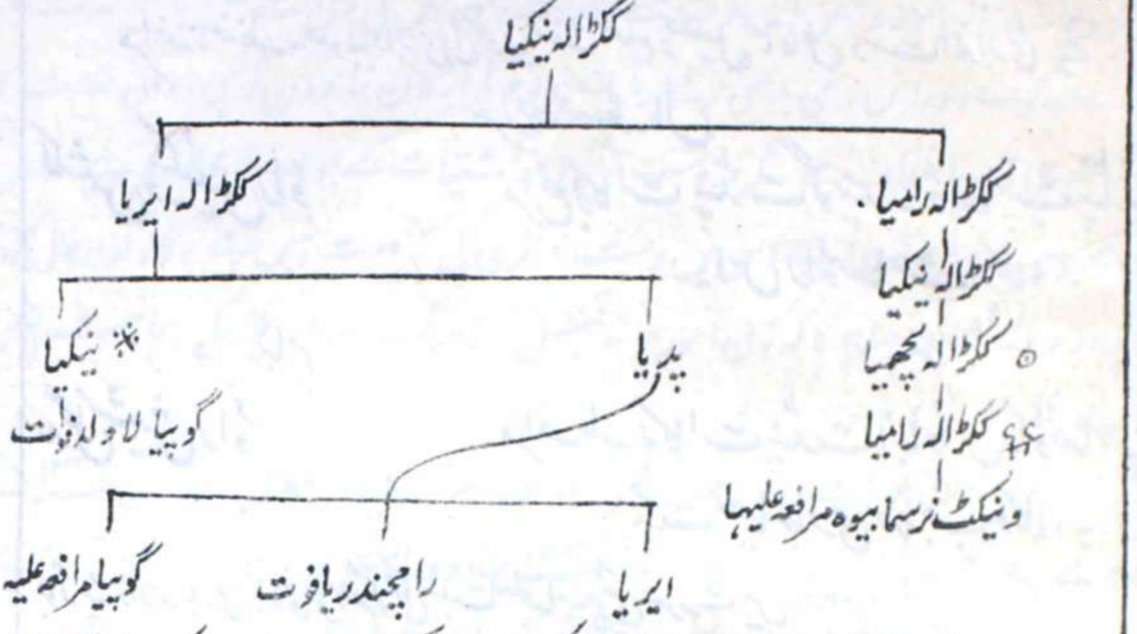

یہ وطن پچھیا کو ۱۲۸۳ ف میں ملا۔ پچھیا کی وفات کے بعد رامیا (۶۶) کو ملا جو ۱۳۱۲ ف میں فوت ہوا۔ رامیا کی وفات کے بعد اس کی بیوہ ونیکٹ نرسما کے نام وراثت منظور ہوئی۔ یہ عورت اب چاہتی ہے کہ ویشا لکھ کشٹا ریڈی کو جو اس عورت کا بھتیجہ ہے تبنیت لے۔ یہ لڑکا دوسرے خاندان کا ہے۔ اس لئے گوپیا ولد پدیا نے عذرداری کی۔ مگر تحت میں کہیں بھی اس بات کا ثبوت نہیں پیش کیا کہ اِسی اسکیل میں سے کبھی کوئی حصہ ملا ہو۔ یہ صحیح ہے کہ اس کا نام بھی بحیثیت حصہ دار کے تختہ میں درج ہے۔ لیکن یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کاغذی عمل سے زیادہ اس کی کوئی حقیقی حیثیت بھی ہو اس لئے اس کی مجرد عذرداری بلا ثبوت حصہ رسی اس امر کے مانع نہیں ہو سکتی کہ ونیکٹ نرسما کو تبنیت لینے کی اجازت دیجائے۔ مسماۃ مذکور نے ویشا لکھ کشٹا ریڈی کو عرصہ ہوا کہ تبنیت لیا تھا۔ اور مثل سے کہیں نہیں معلوم ہوتا کہ عذرداروں میں سے کسی نے تبنیت شاستری میں کوئی شک یا سقم کا اظہار کیا ہو۔ اب اتنی مدت کے بعد مرافعہ علیہ کا یہ کہنا کہ رسوم تبنیت ادا نہیں ہوئے ہیں۔ اور شہادت سے تبنیت ثابت نہیں ہے۔ ایک ایسے مسئلہ کو بحث میں لانا ہے جسے مرور ایام نے مستحکم بنا دیا ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ تبنیت ناقص ہے۔ قابل قبول نہیں ہے اور جب تبنیت کے صحیح ہونے اور متبنےٰ گیرندہ کے تبنیت لینے کے حق میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا تو اس کی منظوری میں بھی کوئی امر مانع نہیں ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور ۔ صوبہ داری کی تجویز متفقہ ضلع و تحصیل ناقابل دست اندازی ہے ۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۱۳۴۱ف ۳۴/۸۷ منفصلہ ۷ اردی بہشت ۱۳۴۲ف

لکشمن وینکٹیش راؤ مرافع بوکالت پنڈت گوبندراؤ صاحب پنڈت داس راؤ صاحب وکلاء

بنام

مدگل شیش راؤ مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت انبا داس راؤ صاحب وپنڈت بھیما چاری صاحب وکلاء ۔

جوڑ پٹہ دار ۔ باری باری سے کام کرنیکی نسبت صلحنامہ ہونیکی صورت میں احکام و پالسی سرکار کے منشاء کے بموجب تصفیہ کیا جانا ۔

تجویز ہوئی کہ جوڑ پٹہ دار سے کام کے بارہ میں اگر بربناء صلحنامہ فریقین کوئی تصفیہ ہو تو سرکار عالی کے پالسی اور موجودہ احکام کے منشاء وغایت کو پیش نظر رکھکر تصفیہ کیا جائے ۔

واقعات یہ ہیں کہ ابتداءً فریق اول (لکشمن) نے ۱۳۲۷ف میں تحصیل میں عطائے سند خدمت پٹواری گری کی درخواست بدیں مضمون پیشکر دی کہ وہ پٹہ دار اور ۱۲۹۲ف سے کارگزار ہے ۔ فریق ثانی (مرافعہ علیہ) مدگل راؤ نے عذرداری کی کہ " اُس کے والد کی برطرفی کے بعد کیشو منصرم ہوا ۔ اُس کے فوت ہونے کے بعد مرافع (لکشمن) منصرم ہوا ہے ۔ اس لئے مستحق عطائے سند نہیں ہے لہذا درخواست عذرداری نامنظور فرمائی جائے "

اس سلسلہ کارروائی کا دور دورہ مابین فریقین مرافعہ در مرافعہ باب حکومت تک پہونچا ۔ جہاں سے ۲۶ مہر ۱۳۳۲ف یہ تصفیہ ہوا کہ ۔

" موقوف شدہ اولاد کے تقرر کے تحفظ میں جو گشتیات نافذ ہوئی ہیں وہ خود قابل ترمیم وتنسیخ ہیں ۔ جبکہ پٹیل پٹواری نے بد دیانتی کی اور موقوف ہوا تو اُس کی اولاد کے حق کے تحفظ کی کیا حاجت ہے ۔ ہاں دوسرا وطندار مستحق خدمت خاندان میں نہ ہو تو اولاد پر برعایت وطن خدمت عود کرے تو نامناسب نہیں ہے ۔ مگر جبکہ موقوف شدہ شخص کے دوسرے حقدار وطندار خاندان کے

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ اورنگ آباد فیصلہ نشان (۹۴) بابتہ ۱۳۴۱ف ۔

لکشمن بنام شیش راؤ

ارکان موجود ہیں تو مقتضائے مصلحت و انصاف یہی ہے کہ دوسرے رکن خاندان کو خدمت منتقل کردیجائے تاکہ ماموره شخص اس خوف سے کہ خدمت وطن اُس کی شاخ سے نکل جائیگی خدمت نیکنیتی سے ادا کرے اور اس پر بھی بدنیتی کرکے برطرف ہو تو دیگر ارکان خاندان کو بھی ادائی خدمت کا موقع ملنا قرین انصاف ہے ۔ مگر سردست تو موجودہ گشتیات کے بموجب عمل لازم ہے ۔ اس کے بموجب جو فیصلہ ہوا ہے اس میں دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے ۔ کارگذار حال کی وفات پر از روئے ضابطہ فیصلہ ہوگا کہ کون مامور ہو ۔ قبل از مرگ واویلا کی حاجت نہیں ہے "

اس اثناء میں شیشا چاری موقوف شدہ پدر مرافعہ علیہ کا انتقال ۳۰ بہمن ۱۳۳۹ف کو ہونے سے مدگل راؤ نے ۲۹ اردی بہشت ۱۳۳۹ف کو وراثت وطن پٹواریگری کا بیٹا اپنے نام اور اپنے پانچ بھائی کی مساوی شکمی درج کرانے کی درخواست تحصیل میں دی ۔ تحصیل سے بعد تحقیقات باخذ ثبوت و تردید یہ رائے دیگئی کہ :-

"حالات حاضرہ کے نظر کرتے کسی کارروائی کی اس وقت چھیڑنے کی ضرورت پائی نہیں جاتی ۔ البتہ فریق اول کو فریق ثانی کے بعد مناسب حال کارروائی کرسکنے کا موقع پایا جاتا ہے اس لئے میں فریق اول کی درخواست کو ناقابل قبول تجویز کرکے محکمۂ ڈویژن میں اپنی اس رائے کی کوشش کرتا ہوں جس کو مقدمات وراثت پٹیل پٹواری کی توثیق کا کامل حق حاصل ہے"

جب یہ کارروائی بغرض منظوری ڈویژن میں آئی تو ڈویژن افسر صاحب نے بخلاف رائے تحصیل کارروائی وراثت کرنے کا حکم دیا جس کی ناراضی سے صوبہ داری میں مرافعہ ہوا جو نامنظور ہوا ۔ اب اس کی ناراضی سے یہ مرافعہ منجانب لکشمن محکمۂ ہذا میں پیش ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں ۔

عذرات

۱۔ فیصلہ زیر اپیل میں فیصلہ باب حکومت پر جو ریمارک فرمایا ہے وہ قابل ملاحظہ عالی ہے ۔ جس زمانہ میں صدر المہام مال کے مرافعہ باب حکومت میں پیش ہوکر وہاں سے فیصلے صادر ہوتے تھے آج اسپر اعتراض فرماکر اُس فیصلہ کو بے اثر تصور فرمانا قانوناً غیر صحیح ہے ۔ ورنہ ہر زمانہ مابعد

لکشمن بنام شیشو راؤ

زمانہ قبل پر معترض رہیگا۔

۲۔جب فیصلہ باب حکومت میں بمقابلہ فریقین بصراحت حکم ہو چکا ہے کہ مرافع کی وفات کے بعد کون شخص مامور وطن ہو سکتا ہے اُس کے خلاف جناب صوبہ دار صاحب نے کارروائی وراثت کرنے جو حکم دیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

۳۔وراثت کی کارروائی جب ہوتی ہے کہ اصل مالک یا وطندار مسلمہ فوت ہو جائے اس مقدمہ میں باب حکومت سے بصیغۂ مرافعہ یہی امر طے ہوا ہے کہ مرافع کی وفات کے بعد اصل ماموری پر غور ہوگا۔مرافع کی زندگی تک کسی قسم کی کارروائی نہیں ہو سکتی۔

۴۔مرافعہ علیہ کا پدر شیشاچاری اصل مالک تھا نہ اُس کے نام کا کوئی حکم تقرر پیش ہوا ہے۔ اسی لئے معزز باب حکومت سے بمنظوری صدر اعظم بہادر صراحت کر دیگئی ہے۔

۵۔مرافع کا تقرر قبل گشتی نشان ۸۷ بابتہ ۱۳۰۵ف مستقل ہو چکا ہے اور اصل مالک وطن مرافع ہی ہے۔اس گشتی کا اثر مرافع کے وطن پر عائد نہیں ہو سکتا۔

حکم عالیجناب لفٹننٹ کرنل سر ٹرنچ صدر المہام بہادر مال۔

تمہید درخواست مورخہ ۲۰ سردے ۱۳۴۲ف جو صلحنامہ سابقہ سے رجوع کرنے کے بارہ میں پیش ہوئی ہے۔شامل مثل کی جاچکی ہے۔فریقین کی یہ خواہش ہے کہ کارروائی بلحاظ اس کے کہ ایک اور عذرداری فریقین کے مقابلہ میں شیورام وینکٹیش (برادر مرافع) نے ضلع متعلقہ میں پیش کی۔جس کا یقیناً اس کارروائی پر اثر پڑیگا ضلع پر بھیجدیجانی مناسب ہے کہ مجدداً اس جدید عذرداری کی تحقیقات کے ساتھ اس کارروائی کا تصفیہ کر دیا جائے۔گو اس میں کوئی بحث نہیں ہے۔لیکن سررشتہ مال کی موجودہ پالیسی کے مدنظر میں کارروائی کے واپسی کے ساتھ ضلع متعلقہ کو اسقدر ہدایت دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جوڑ پٹہ داری سے کام کے بارہ میں اگر بربناء صلحنامہ فریقین کوئی تصفیہ کیا جائے تو سرکار عالی کی پالیسی اور موجودہ احکام کے منشا اور غایت کو پیش نظر رکھکر کیا جائے اگر کوئی فریق فیصلہ ضلع سے ناراض ہو تو چارہ کار قانونی اختیار کر سکتا ہے میں اس کارروائی کو حسب خواہش فریقین ضلع میں واپس کرنے کے لئے اس وجہ کو کافی سمجھتا ہوں کہ فریقین اس عرصہ میں بمصالحت اپنے تمام قدیم خاندانی نزاعات کا تصفیہ کیا جائے

نشان مثل ۸۶/۸۷ ۱۳۴۱ ف
منفصلہ ۲۴ رتیر ۱۳۴۲ ف

مرافعہ صیغۂ مال

بابا راؤ مرافع بوکالت پنڈت کاسی ناتھ راؤ صاحب
و پنڈت گوبند راؤ صاحب وکلا

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ

قبضہ مخالفانہ ۔ مرتہن کا قبضہ قبضہ مخالفانہ نہ ہونا ۔ دستاویزات کی بناء پر پٹہ کا حق ۔ دستاویزات کی بناء پر آنیوالے کو چاہیئے کہ وہ عدالتی ڈگری حاصل کرے ۔

تجویز ہوئی کہ (۱) بابا راؤ مرافعہ گزار متوفیے کی زندگی میں بحیثیت مرتہن اپنا قبضہ بتاتا ہے اسے اگر تسلیم بھی کیا جائے تب بھی قبضہ مخالفانہ صحیح معنوں میں نہیں کہا جاسکتا ۔

(۲) اگر مشتری کو اپنے دستاویزات کی بناء پر کوئی حق ہے تو مناسب ہوگا کہ وہ عدالت سے استقرار حق کی ڈگری لائے جب وہ ایسی ڈگری لاکر کاغذات مال میں عمل نہ کرائے یہ بیعنامہ ورہن نامہ کوئی بھی اس کے حق میں ایسی مشتبہ حالت میں مفید نہیں ہوسکتے ۔

واقعات یہ ہیں کہ اہلدیہہ موضع نائدگاؤں نے ذریعہ نشان ۲۱ مورخہ مہر ۱۳۳۹ ف تختہ وراثت پٹہ دارہ موہناجی بنت مناجی طوائف تحصیل میں روانہ کیا کہ سروے نمبر ۹۶ کا پٹہ متوفیہ کے نام تھا جو فوت ہوئی ۔ متوفیہ کی وارث اُس کی بہن کنڈاجی ہے حسب مناسب وراثت منظور فرمائی جائے چنانچہ تحصیل سے بذمہ داری اہلدیہہ ذریعہ مراسلہ نشان (۱۶) مورخہ ۵ ر آذر ۱۳۴۰ ف کنڈاجی کے نام پٹہ منظور کیا گیا

۲۹ ر ماہ ۱۳۳۹ ف کو ایک گمنام درخواست ڈویژن میں بدین مضمون پیش ہوئی کہ موہناجی جوگن لاوارث فوت ہوگئی ہے ۔ پٹیل پٹواری وگوبند راؤ و بابا راؤ نے ایک عورت کو وارث کرکے جائداد بیع کرلی ہے جس کی قیمت (الف ۱۱ کر) ہے اس کے علاوہ زیورات کی بھی صراحت کی گئی ہے اور نیز مقدم پٹواری کی دوسری بدعنوانیاں بھی ظاہر کی ہیں ۔

بجین دورہ ڈویژن افسر صاحب ۲۶ ر دے ۱۳۴۰ ف کو موضع نائدگاؤں پہونچے اور سمیان گوبند راؤ و بابا راؤ و کشن راؤ پٹواری و دادا راؤ مالی پٹیل و مساۃ کنڈاجی و چاند صاحب

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ گلبرگہ شریف نشان ۳۵۷ بابتہ ۱۳۴۰ ف ۔

بابا راؤ بنام سرکار عالی

وغیرہ کے اظہارات قلمبند فرمائے ۔ علیٰ ہذا گنپتی راؤ ولد بالاجی کا اظہار بھی قلمبند کیا گیا دستاویزات بیعنامہ رجسٹری شدہ مصدقہ وغیر مصدقہ فریقین پیش ہونے پر ڈویژن افسر صاحب نے بعد تحقیقات یہ تجویز صادر کی کہ بیعنامجات و رہن نامجات پیش کردہ ہر دو فریقین (بابا راؤ و گنیش بالا بھاؤ) بے اثر ہیں اور مناجی متوفیہ کی بہن کنڈاجی ناثابت قرار پاتی ہے اس لئے نمبر کے حق مقابضت کا ہراج بوجہ لاوارثی پٹہ دارہ ہونا چاہیئے ۔ تحت دفعہ ۶۰ قانون مالگزاری عمل کیا جائے"

اس تجویز ڈویژن کا مرافعہ مسمیان بابا راؤ و گنیش ولد بالا بھاؤ نے علحدہ علحدہ صوبہ داری میں پیش کیا تو صوبہ داری سے ہر دو کے متعلق یہ تجویز کی گئی کہ :-

"بابا راؤ کا بیعنامہ مورخہ ۱۳ ؍ مہر ۱۳۲۷ف رجسٹری شدہ ہے ۔ اس بیعنامہ کی موجودگی میں اس رقبہ کو لاوارث قرار دینا صحیح نہیں ہوسکتا کہ بیعنامہ خود پٹہ دارہ نے مکمل کیا ہے ۔ بقیہ بیعنامہ جو انتقال کے بعد ہوئے ہیں ۔ اُسکی نسبت تجویز تحت درست ہے ۔ لہذا بابا راؤ کا مرافعہ تا بحد بیعنامہ ۱۳ ؍ مہر ۱۳۲۷ف منظور بقیہ مرافعہ نامنظور"

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے مسمیان بابا راؤ و گنیش بالا بھاؤ نے دو علحدہ علحدہ مرافعے پیش کیا ہے ۔ جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں ۔

عذرات

۱۔ محکمۂ تحت نے محض دستاویز رجسٹری شدہ کی حد تک مرافعہ منظور فرمایا ہے اور دیگر دستاویزات غیر رجسٹری شدہ جنکی رجسٹری بلحاظ مالیت لازمی نہیں تھی اُس کو نامنظور فرمایا ہے جو خلاف قانون ہے ۔

۲۔ محکمۂ تحت نے شہادت دستاویزی اور رسائد مالگزاری پیش کرنے کا موقع مرافع کو نہیں دیا ہے ۔

۳۔ یہ کہ شہادت سے موہناجی کی بہن کنڈاجی ہونا ثابت ہے اور وہ اُس کی وارث ہے ۔

۴۔ یہ کہ دستاویز بیعنامہ مسلمہ کنڈاجی ہے ایسی صورت میں اُس کے خلاف نتیجہ اخذ کرنا صحیح نہیں ہے ۔

بابا راؤ بنام سرکار عالی

نوٹ:- مسمی گنیش بالا بھاؤ کا مرافعہ جس کا مثل ۱۰۲/۷۸ عثمان آباد ۱۳۴۱ف ہے اس کے عذرات بھی اسی نوعیت پر مبنی ہیں۔

لہذا ہردو کی استدعا ہے کہ مرافعہ منظور اور تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب ٹی۔ جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال۔

تمہید بیشل پیش ہوئی ۱۸ اردی ۱۳۴۱ف کو اس کی بمقابلہ فریقین سماعت ہو چکی ہے۔ اس میں بحث صرف اس قدر ہے کہ آیا بیعنامہ جات کے بموجب بابا راؤ مشتری کے نام پٹہ کر دینا چاہیئے؟ بابا راؤ مرافعہ گذار متوفیہ کی زندگی میں بحیثیت مرتہن اپنا قبضہ بتاتا ہے اسے اگر تسلیم بھی کیا جائے تب بھی قبضہ مخالفانہ صحیح معنوں میں نہیں کہا جا سکتا ہے۔ ڈویژن کی تجویز سے صاف واضح ہے کہ موہنا جی کے انتقال کے بعد مشتری بابا راؤ نے پٹیل پٹواری کے ذریعہ ایک طرف کنڈا جی کے نام پٹہ کرانے کی کوشش کی اور دوسری طرف کنڈا جی سے ایک بیعنامہ رقمی (۱۲۵ روپیہ) تکمیل کرا کے بتاریخ ۲۰ اردی بہشت ۱۳۳۹ف رجسٹری کرادی ہے جس میں دوصد روپیہ نقد دینا اور (۵۰ روپیہ) بابتہ حساب سابق مجرا کرنا مرقوم ہے۔ لیکن کنڈا جی کے حلفی بیان سے ڈویژن افسر صاحب کے نزدیک یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ اسے ایک حبہ بھی نہیں دیا گیا ہے اور دستاویزات فرضی ہیں۔ کاغذات دیہی کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گو مشتری کو قبضہ کا دعوے ہے۔ مگر کاغذات مذکور میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ کنڈا جی خود وارثہ ہونے میں قوی شبہ ہے۔ اس لیئے کہ عرصہ دراز سے وہ متوفیہ سے الگ ہو گئی تھی۔ ڈویژن افسر صاحب کی تحقیقات میں کنڈا جی کا وارث ہونا ثابت نہیں ہوا ہے۔ بیعنامجات کی تکمیل کے بعد مشتری کا فرض تھا کہ انکی بناء پر کاغذات دیہی میں عمل کراتا۔ مگر کسی کاغذ سے اس کے حق میں کوئی عمل ثابت نہیں ہوتا ہے۔ رہن نامہ کو بھی ڈویژن افسر صاحب اپنی دریافت میں شبہ سے پاک نہیں پاتے انکی رائے میں جس سے مجھے اتفاق ہے کہ چار بیعنامجات فرضی معلوم ہوتے ہیں اسکی بناء پر مشتری کا نام بھی درج شکمیداری نہیں ہوا ہے اور بجیات پٹہ دار اس کے متعلق کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اگر مشتری کو ان دستاویزات کی بناء پر کوئی حق ہے تو مناسب ہوگا کہ وہ عدالت سے

بابا راؤ بنام سرکار عالی

استقرار حق کی ڈگری لائے ۔ جب تک وہ ایسی ڈگری لاکر کاغذات مال میں عمل نہ کرائے یہ بیعنامہ ۔ اور رہن نامہ کوئی بھی اس کے حق میں ایسے مشتبہ حالت میں مفید نہیں ہوسکتے اس بنا پر صوبہ دار صاحب کی رائے سے اختلاف کیا جاتا ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور حسب رائے ڈویژن عمل کیا جائے ۔ ہاں اگر مرافعہ گذار عدالت کی ڈگری لائیگا تو اسکی بیشک تعمیل کی جائیگی ۔

مرافعہ صیغہ مال

سنہ ۱۳۴۱ ف نشان مثل ۷/۸۷ منفصلہ ۱۸ اسر خورداد سنہ ۱۳۴۲ ف

ہنمنت راؤ ..... مرافع بوکالت پنڈت راماچاری صاحب وکیل

بنام

شیخ داؤد ..... مرافعہ علیہ

پٹواری کو مرافعہ ثانی کا حق نہ ہونا ۔ مرافعہ ثانی کے حق نہ ہونے کی صورت میں بصیغہ نگرانی شہادت پر غور کیا جانا ۔

تجویز ہوئی کہ پٹواری کو ایسی تجویز کے خلاف جو کہ انتظاماً اُس کے خلاف صادر ہوئی ہو مرافعہ ثانی کا حق نہیں ہے ۔ لیکن واقعات مقدمہ ایسے ہوں اور جن سے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ پٹواری کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے تو ایسی صورت میں سرکار بصیغہ نگرانی مداخلت کرسکتی ہے ۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی شیخ داؤد وغیرہ (مرافعہ علیہما) نے صوبہ دار صاحب کے پاس بدین مضمون درخواست دی کہ ہم رعایاء ساکنان موضع گنگاپور سے بلا امتیاز مذہب و ملت بغرض انجام دہی کار خیر حسب حیثیت نمبرداران اراضی سے (ر ے) وغیر نمبردار سے (عل) اور ہر گھر سے (عہ) وصول کرتے ہیں اور فراہم شدہ رقم لالہ صاحب پٹواری (مرافع ہنمنت راؤ) کے پاس بحیثیت امین رکھتے ہیں اور اعراس و میلہ جات کے کام میں خرچ کرتے ہیں ۔ اس کے قبل آٹھ دس سال بزمانۂ اول تعلقداری بحین دورہ عالیجناب کا دورہ موضع مذکور پر ہوا تھا ۔ تو اُس وقت تعمیر مسجد کی امداد کے لئے درخواست دی گئی تھی اُس وقت صاحب ممدوح نے

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ فیصلہ نشان (۷/۳۴) بابتہ سنہ ۱۳۴۰ ف ۔

ہنمنت راؤ
بنام
شیخ داؤد

وعدہ فرمایا تھا کہ چندہ سے جو رقم وصول ہوگی اُس کا نصف منجانب سرکار دیا جائیگا ۔
جس کی بناء پر چندہ ہر سال برابر وصول ہوتا رہا۔ اور اس وقت چندہ کی رقم مرافع (ہنمنت راؤ پٹواری) کے پاس تقریباً (الـ[illegible]) ہوچکی ہے یہ رقم پٹواری سے وصول کرکے سائلین کو دلادیجائے یا سرکار اپنے زیر نگرانی میں مسجد کی تعمیر کی جائے ۔

بترسیل نقل درخواست ضلع کو اور ضلع سے ڈویژن کو تحقیقات کے لئے حکم دیا گیا ۔

ڈویژن نے بعد دریافت موقعی ۱۲؍ اردی بہشت سنہ ۱۳۴۰ ف کو یہ رائے ظاہر فرمائی کہ "پٹواری (مرافع) چندہ وصول کرنے کا عادی ہے اور اس نے چندہ وصول کیا ہے"
اسپر ضلع نے باضابطہ فیصلہ صادر کرنے کے لئے ڈویژن کو حکم دیا تو بہ تعمیل حکم ڈویژن نے ذریعہ مراسلہ نشان (۱۹۸) مورخۂ ۲۸ خورداد سنہ ۱۳۴۰ ف بجذف کسرات (الـ[illegible]) روپیہ پٹواری سے وصول کرنے کے لئے تحصیل کے نام حکم دیا۔

اس تجویز کی ناراضی سے ہنمنت راؤ نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا جو ۱۷؍ آبان سنہ ۱۳۴۰ ف کو نامنظور کیا گیا ۔

اب اس کی ناراضی سے مسمی ہنمنت راؤ نے محکمہ ہذا میں بعذرات ذیل مرافعہ پیش کیا ہے جس کے عذرات حسب ذیل ہیں ۔

عذرات

(۱) یہ کہ مرافعہ علیہ نمبر ۱ و ۲ باپ اور بیٹے ہیں ان دونوں نے سائل کی شکایتی درخواست پیش کی ہے اور شہادت جو قلمبند ہوئی ہے ۔ اُن کے عزیز و اقارب ہیں یہ بات ثابت ہونے پر بھی سائل سے (الـ[illegible]) روپیہ داخل کرانے کا جو حکم ہوا ہے قابل توجہ ہے ۔

(۲) یہ کہا جاتا ہے کہ چندہ باضابطہ حکم سے ہوا ہے اور دس بارہ سال سے وصول ہو رہا ہے اور جناب صوبہ دار صاحب کی یہ تجویز کہ سنہ ۱۳۳۰ ف میں بوقت دورہ اہل اسلام نے اس قسم کی خواہش ظاہر کی تھی اس قیاس پر رائے قائم فرماکر مبلغ مذکور داخل کرنے کا حکم دینا محتاج غور مکرر ہے ۔

(۳) کوئی چندہ تعمیر مسجد کے نام سے وصول نہیں کیا جاتا ہے اور نہ کوئی رقم دس بارہ

ہنمنت راؤ
بنام
شیخ داؤد

سال سے سائل کے پاس بدامانت جمع ہے - یہ تمام کارسازی محض چند اشخاص شریر النفس کی وجہ سے ہوئی ہے -

(۴) یہ کہ نظام الدین و فقیر محمد گواہ سائل کی جانب سے طلب کرائے گئے اور نہ استدعا کی گئی - مگر ان گواہاں کو خود طلب کر کے سائل کے گواہ قرار دیکر اُس کا بار ڈالا گیا ہے لہذا استدعا ہے کہ مرافعہ منظور اور فیصلہ تحت منسوخ فرمایا جائے -

حکم عالیجناب ٹی - جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال -

تمہید - بحث مرافعہ گزار سماعت کی گئی - مرافعہ علیہ غیر حاضر -

ہنمنت راؤ پٹواری نے فیصلہ صوبہ داری گلبرگہ کی ناراضی سے یہ مرافعہ دائر کیا جس میں نواب یٰسین جنگ بہادر نے اس تجویز ڈویژن لاتور کو کہ مرافعہ گزار سے ایک ہزار روپیہ وصول کئے جائیں برقرار رکھا ہے - پٹواری کو مرافعہ ثانی کا حق نہیں ہے - لیکن واقعات مقدمہ ایسے ہیں کہ میرے خیال میں سرکار بصیغہ نگرانی مداخلت کرسکتی ہے -

ابتدائی تحقیقات کا آغاز ڈویژن میں ایک درخواست موسومہ جناب صوبہ دار صاحب کی بنا پر ہوا کہ پٹواری نے تعمیر مسجد کے لئے چندہ کی رقم وصول کی ہے یہ بیان کیا گیا ہے کہ صوبہ دار صاحب نے بحیثیت تعلقدار عثمان آباد یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر رعایا نصف اخراجات ذریعہ چندہ جمع کریں تو بقیہ نصف کے تکملہ کی سرکار میں سفارش کیجا سکیگی - ڈویژن افسر صاحب نے دو ہندوا ور پانچ مسلمان اشخاص کی شہادت اس امر کی نسبت قلمبند کی کہ پٹواری نے چند رقومات اُن سے وصول کی ہیں اور منجانب پٹواری تردیدی شہادت بھی قلمبند کی گئی جس میں دو مسلمان اشخاص بھی شریک ہیں - لیکن شہود نے پٹواری کے انکاری بیان کی کوئی تائید نہیں کی - ڈویژن افسر صاحب نے اس کی رپورٹ صوبہ داری میں کی جہاں سے ڈویژن کو حسب مناسب احکام صادر کرنے کے لئے حکم دیا گیا - مثل میں اس امر کی نسبت کوئی مواد نہیں ہے کہ ڈویژن افسر صاحب نے اُس بیان کے اثبات میں جو کہ ابتدائی درخواست شکایتی میں وصول رقم سے متعلق کیا گیا ہے - کسی قسم کی شہادت لی ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ثالثی طریقہ پر انہوں نے رقم کو گھٹا کر (الــــــ) قرار دی اور پٹواری

ہنمنت راؤ
بنام
شیخ داؤد

سے وصول کرنے کے لئے حکم دیا۔ اس طرح حکم دینے میں گویا ڈویژن افسر صاحب نے دیوانی اور فوجداری کے فرائض خود انجام دئے ہیں۔ اگرچہ مثل میں اس قسم کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے کہ کسی عدالت کے لئے بھی ایسی تجویز کا صادر کرنا جائز قرار دیا جاسکے۔ لہذا تجویز ڈویژن منسوخ کی جاتی ہے۔ البتہ یہ امر واضح رہے کہ اس حکم تنسیخ کا یہ منشا نہیں ہوگا کہ عدالت دیوانی یا فوجداری میں چارہ کار کرنے سے باز رکھا جائے۔ صوبہ دار صاحب اگر پٹواری کی نسبت کسی انتظامی تجویز کی ضرورت خیال فرماتے ہیں تو حسبہ کارروائی کی جاسکتی ہے۔

مرافعہ صیغہ دمال

۱۳۴۲
۲۸
نمبر مثل ۷۸۸
منفصلہ ۲۳ خورداد
۱۳۴۲ ف

کمر گیری نارائن راؤ — مرافع بوکالت مسٹر ہنمنت راؤ صاحب وکیل

بنام

اوٹکور اچما — مرافعہ علیہا

نواسہ لڑکی کے بعد وارث ہے۔ لڑکی کو نواسہ کے مقابلہ میں ترجیح حاصل ہے۔

تجویز ہوئی کہ کسی لڑکی کا لڑکا اس وقت تک مستحق وراثت نہیں ہوتا جب تک کہ کوئی لڑکی زندہ اور قابل وراثت ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ پٹواری موضع منگال نے بتاریخ ۱۲ امرداد ۱۳۳۶ ف رپورٹ کی کہ مسماۃ تاتما اصلدارہ پٹوارنی زوجہ کسٹیا موضع منگال کی اول لسٹ دار کنڈہ وتمال کی سالم لسٹ دار بتاریخ ۲۷ اسفندار ۱۳۳۶ ف فوت ہوئی اس کو اولاد ذکور نہیں ہیں۔ ایک دختر مسماۃ اچما لاولد۔ اور دختر کلاں کا فرزند متبنٰے اسمی نارائن راؤ جسکی تبنیت منظورئہ سرکار ہے اور کریا کرم کیا ہے وارث جدید ہے۔ کارروائی وراثت کی جائے۔ اس رپورٹ پر تحصیل سے اشتہار حضوری ورثاء جاری ہونے کی تجویز ہوئی اور اشتہار جاری کیا گیا۔ لیکن تعمیلی اشتہار شریک مثل نہیں ہے۔

اس کے بعد بتاریخ ۵ شہریور ۱۳۳۷ ف مسمی کمری گیری نارائن راؤ ولد ناگو راؤ (مرافع) تحصیل میں درخواست پیش کیا کہ متوفیہ کو اولاد ذکور نہیں ہے بلکہ تین دختر تھیں۔ دختر کلاں مسماۃ نرسما (۲) سیتما لاولد فوت (۳) دختر سیوم اچما بیوہ لاولد حال زندہ (مرافعہ علیہا) متوفیہ کے ورثاء میں سائل نواسہ اور اچما موجود ہیں۔ سائل اردو تلنگی میں مہارت رکھتا ہے۔ اسپیشل

مرافعہ بناراضی تجویز مسٹر دارا جی صاحب چینائی صوبہ دار صوبہ ورنگل فیصلہ نشان (۳۳۲) بابتہ ۱۳۳۹ ف۔

کمر گیری نارائن راؤ
بنام
اوٹکور اچما

امتحان اردو میں کامیاب ہے اور متوفیہ کا کریا کرم بھی کیا ہے - لہذا متوفیہ کی وراثت سائل کے نام منظور ہو کر اچما دختر کا نام بحصۂ مساوی شریک کیا جائے نقل وثیقہ تقرر پیش ہے -

بتاریخ ۲۹ر شہریور ۱۳۳۷ف مسماۃ اچما زوجہ اننت رامیا نے درخواست دی کہ متوفیہ کے ورثاء سے سائلہ اور دختر کلاں کا فرزند نارائن راؤ موجود ہے - بعد دریافت ہر دو مواضعات کے خدمات پٹواری گری سائلہ کے نام منظور کی جائے -

تحصیل سے کارروائی وراثت آغاز کی گئی - اشتہار حضوری عذرداران جاری کیا گیا بتاریخ ۳۰ر آبان ۱۳۳۷ف اس کی تعمیل ۱۳ر آذر ۱۳۳۸ف کو ہوئی جو شریک مثل ہے -

لسٹ دوم کا حصہ دار مسمی وٹے پلی رام راؤ نے بھی بتاریخ یکم شہریور ۱۳۳۷ف درخواست پیش کی کہ متوفیہ کا لسٹ اول درخواستگزار کے لسٹ دوم میں ضم ہو کر ایک ہی پٹواری سے کام لینے کا حکم دیا جائے -

تحصیل میں بعد انقضاء مدت اشتہار عذرداری تحقیقات جاری ہو کر بیانات شہود پیش کردہ قلمبند کر کے محمد مکرم صاحب تحصیلدار وقت نے بتاریخ یکم آذر ۱۳۴۰ف تجویز کی کہ رام راؤ کی درخواست قابل لحاظ نہیں - اس لئے کہ وراثت پٹواری گری خود تاتما کے نام سابق میں منظور ہونا ہی مدلل تردید ہے - درخواست نارائن راؤ بھی لائق لحاظ نہیں اس وجہ سے کہ اس کو اقبال ہے کہ اس کی والدہ کا وہ متبنے ہے اور اچما اس کی حقیقی خالہ ہے اور اس کی والدہ کا انتقال تاتما کی حیات میں ہو چکا تھا - پس بموجودگی دختر نواسہ مستحق وراثت نہیں ہو سکتا - متوفیہ وطندارہ مسماۃ تاتما زوجہ کشٹیا کی وراثت ہر دو مواضعات اس کی دختر اچما زوجہ اننت رامیا کے نام منظوری کی رائے دی گئی -

تختہ جات ڈویژن میں بھیجنے پر مولوی احمد سعید صاحب صدیقی مددگار تعلقدار نے بتاریخ ۱۸ر آذر ۱۳۴۰ف حسب رائے تحصیل متوفیہ کی وراثت اسکی دختر اچما کے نام منظور کی -

تجویز ڈویژن کی نظر ثانی مسمی کمر گیری نارائن راؤ نے کی تو بصیغہ تجویز ثانی ڈویژن افسر صاحب نے اپنی سابقہ تجویز مندرجہ تختہ وراثت کو بحال رکھا - تجویز ڈویژن بصیغہ تجویز ثانی کی ناراضی سے کمر گیری نارائن راؤ نے صوبہ داری ورنگل میں مرافعہ پیش کیا تو جناب

کمرگیری نارائن راؤ
بنام
اونگکو راچما

صوبہ دار صاحب ورنگل نے فیصلہ زیر اپیل صادر فرمایا کہ جب تک دختر زندہ موجود ہے نواسہ کو حق بلحاظ شاستر بیجنا تھ صاحب و قول یا گنیو لکیا سے بمقابلہ دختر حاصل نہیں ہو سکتا۔ بنا منظوری مرافعہ تجویز تحت کو بحال فرمایا۔

اب بنا راضی فیصلہ مصدرۂ بالا محکمۂ ہذا میں درخواست مرافعہ ثانیہ پیش ہوئی ہے جس کے عذرات کا ماحصل یہ ہے۔

عذرات

ف ۱۔ وراثت زیر بحث اگرچہ کہ کشٹیا اصلدار پٹواری سے متعلق ہے مگر جو جائداد شوہر کی وراثتاً پہونچی ہے اس کے بعد وفات اُس مرد کے جو قابض اخیر کشٹیا ہے وارث شاستراً ہونا چاہئے۔

ف ۲۔ مرد قابض آخر کشٹیا بگذاشت زوجہ نانما و مرافع نواسہ دختر کلاں کا متبنےٰ اور دختر خورد مرافعہ علیہ فوت ہونے پر اوطان زیر بحث وراثتاً زوجہ متوفی ثانی کے نام منظور ہوئی۔ نانما کے انتقال پر یہ دیکھنا چاہئے کہ مرد قابض آخر کا سیدھا وارث بین الفریقین کون ہے مرافع کو مرد قابض آخر کی دختر کلاں نرسما کا شوہر کمرگیری ناگوراؤ جو اصلدار مقدم کوتوالی منگال ہے۔ بوجہ لاولدی بحیات زوجہ متبنےٰ لیا اور تبنیت کی منظوری محکمۂ مجاز سے ہوئی۔ وثیقہ وطن تحت میں پیش بھی کیا گیا۔ اس تبنیت کی بنا پر مرافع مرد قابض آخر کشٹیا کا نواسہ قرار پایا۔ شاستراً نواسہ نانا کا سیدھا وارث ہے اس لئے مرافع کو حق ترجیح حاصل ہے۔

ف ۳۔ محکمۂ تحت کا قیاس ہے کہ جب تک دختر زندہ موجود ہے نواسہ وارث نہیں ہو سکتا۔ غلط ہے۔ قطع نظر اس کے مرافعہ علیہا عقیمہ بیوہ لاولد ہے۔

ف ۴۔ بضمن کارروائی وراثت زیر بحث اوطان خدمت پٹواری گری ہے بوقت منظوری وراثت یہ تجویز ہونا چاہئے کہ ادائی خدمت کی قابلیت کس فریق کو حاصل ہے اسی کا تقرر کیا جاتا ہے۔ اکثر فیصلجات محکمۂ سرکار میں طے ہو چکا ہے کہ بوقت وراثت اہل خدمت ہو اس کا تقرر کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو دکن لاء رپورٹ ص (۸۱) بابتہ ۳۲ ف و نظائر مال ص ۴۹ بابتہ ۱۳۲۰ ف و نظائر مال ص ۷۵ بابتہ ۱۳۲۰ ف۔

کرگیری نارائن راؤ
بنام
ادیکورا اچما

حکم عالیجناب ٹی ۔ جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید مثل پیش ہوئی ۔ بحث وکیل فریق اول یکطرفہ بتاریخ ۱۲ ر فروردی ۱۳۴۲ف سماعت کیگئی ۔ کہ فریق ثانی باوجود اطلاعیابی غیر حاضر تھی ۔ اس خاندان کا شجرہ یہ ہے :-

کشٹیا ۔ تاٹما

نرسما (دختر کلاں) فوت — تبلینے فرزند نارائن راؤ مرافع (تبنیت منظورۂ سرکاری)

سیتما (دختر) — فوت لاولد

اچما (دختر بیوہ) — مرافعہ علیہا

اس وقت تاٹما اصلدار پٹوارنی کی وراثت کی بحث ہے اور اس کی ایک لڑکی اچما زندہ ہے اور ایک نواسہ نارائن راؤ ۔ عدالت تحت نے اچما کے نام وطن کیا ہے اور درست کیا ہے اس لئے کہ کسی لڑکی کا لڑکا اُس وقت تک مستحق وراثت نہیں ہوتا جب تک کہ کوئی لڑکی زندہ اور قابل وراثت ہے (دہرم شاستر مؤلفہ ملا طبع ہفتم ص ۷ ، ۳۶ ذیلی نمبر ۱) لہذا میری رائے میں تجویز تحت ناقابل دست اندازی ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور ۔

مرافعہ صیغۂ مال

سنہ ۱۳۴۲ف
نشان مثل ۵/۸۷
منفصلہ ۳۰ خورداد ۱۳۴۲ف

جانکی بائی زوجہ رگھوپت راؤ — مرافعہا بوکالت پنڈت انبا داس راؤ صاحب وپنڈت گنیش راؤ صاحب وکلاء

بنام

وینکٹ راؤ — مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت گوبند راؤ صاحب وکیل

خاندان ۔ خاندان منقسمہ ۔ بیوہ کے نام پٹہ ۔ بیوہ کے نام پٹہ ہونے سے انقسام کی دلیل نہونا ۔ خاندانی حالت کی نسبت تحقیقات لازمی ہونا ۔ احکام تکمیل تحقیقات ۔ مکمل تحقیقات کے حکم میں دست اندازی نہ ہونا ۔

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ اورنگ آباد فیصلہ نشان (۸۰م) بابتہ سنہ ۱۳۴۱ ف ۔

جانکی بائی بنام وینکٹ راؤ

تجویز ہوئی کہ (۱) اس میں شک نہیں کہ کسی عورت کے نام پٹہ کا ہونا انقسام خاندان کے لئے کافی شہادت نہیں ہے بلکہ محض قیاس کی حد تک مفید سمجھا جاتا ہے اور اس کی واقعی فرورت ہے کہ خاندان کی حیثیت کے متعلق دریافت کرکے نتیجہ نکالا جائے۔

(۲) تکمیل تحقیقات کی تجاویز میں دست اندازی کرنا مناسب نہیں ہوا کرتا ہے اس لئے کہ کسی مقدمہ کا انفصال تھوڑا ہی ہو رہا ہے بلکہ اس خیال سے کہ کسی فریق کے حقیقی بے انصافی ہونے کا شائبہ بھی نہ آنے پائے۔ مناسب ہے کہ کوئی امر اگر عدالت بالا کی رائے میں واضح اور صاف نہ ہو تو دوہ تکمیل تحقیقات کے ذریعہ واضح اور صاف کرالیا جائے تو اچھا ہے عدالتہائے دیوانی اور مال تکمیل تحقیقات کے حکم میں اکثر دست اندازی نہیں کرتی ہیں۔

واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ جانکی بائی زوجہ رگھوپت راؤ نے بتاریخ ۵ بہمن ۱۳۴۰ف تحصیل میں درخواست پیش کی کہ سائلہ وطندارہ پٹواری مواضعات مندرجہ تختہ تبنیت کے متعدد اراضیات کی پٹہ دارہ بھی ہے سائلہ کو کوئی اولاد ذکور واناث نہیں ہے بوجہ بقائے نام شوہری اپنے برادری سے مسمی کملاکر کو متبنئے لینا چاہتی ہوں۔ لہذا تبنیت کی اجازت دیجائے جسکی بناء پر تحصیل سے درخواستگزارہ کا اظہار بذریعہ کمیشن اور متبنئے کے اصلی باپ کا اظہار رضامندی قلمبند کیا گیا اور حسب ضابطہ اشتہار اجراء کردئے گئے۔

اندرون مدت اشتہار مسمی وینکٹ راؤ نے ۲۲ اسفندار ۱۳۴۰ف کو درخواست عذرداری پیش کیا کہ درخواستگزارہ سائل کی حقیقی چچی اور خاندان مشترکہ کی بیوہ ہے۔ بوجودگی سائل تبنیت کی کارروائی قانوناً درست نہیں ہوسکتی۔ وطن موروثی ہے اور درخواستگزارہ کے نام پٹہ برائے نام ہوا ہے۔ درخواست کیساتھ جو فہرست مقدار حصہ کی پیش ہوئی ہے وہ خود شوہر درخواستگزارہ اور عذردار کے حصہ کی مشترکہ ہے شجرہ خاندان حسب ذیل پیش ہے بعد ملاحظہ درخواست خارج فرمائی جائے۔

کشن جیون عرف راؤجی

رگھوپت راؤ فرزند کلاں فوت	یدوپت راؤ فرزند خورد فوت
دیدیا اس فرزند فوت	وینکٹ راؤ فرزند عذردار
جانکی بائی بیوہ رگھوپت راؤ	

جانکی بائی بنام وینکٹ راؤ

منجانب درخواستگزارہ جانکی بائی. اسرار دی بہشت ۱۳۴۰ف کو یہ جواب دیا گیا کہ درخواست عذرداری غلط ہے ۔ اوطان پٹواری گری و دیسمکھی کی تقسیم ہو چکی ہے ۔ علیٰ ہذا اراضیات پٹہ کی ہیں اس لحاظ سے پٹواریگری کا پٹہ سائلہ کے نام ہوا جس پر سائلہ ۴۰ سال سے بلا شرکت غیرے قابض ہے ۔ شاستراً تبنیٰ لینے کی مجاز ہے اُس نے حسب ذیل شجرہ بھی پیش کیا ۔

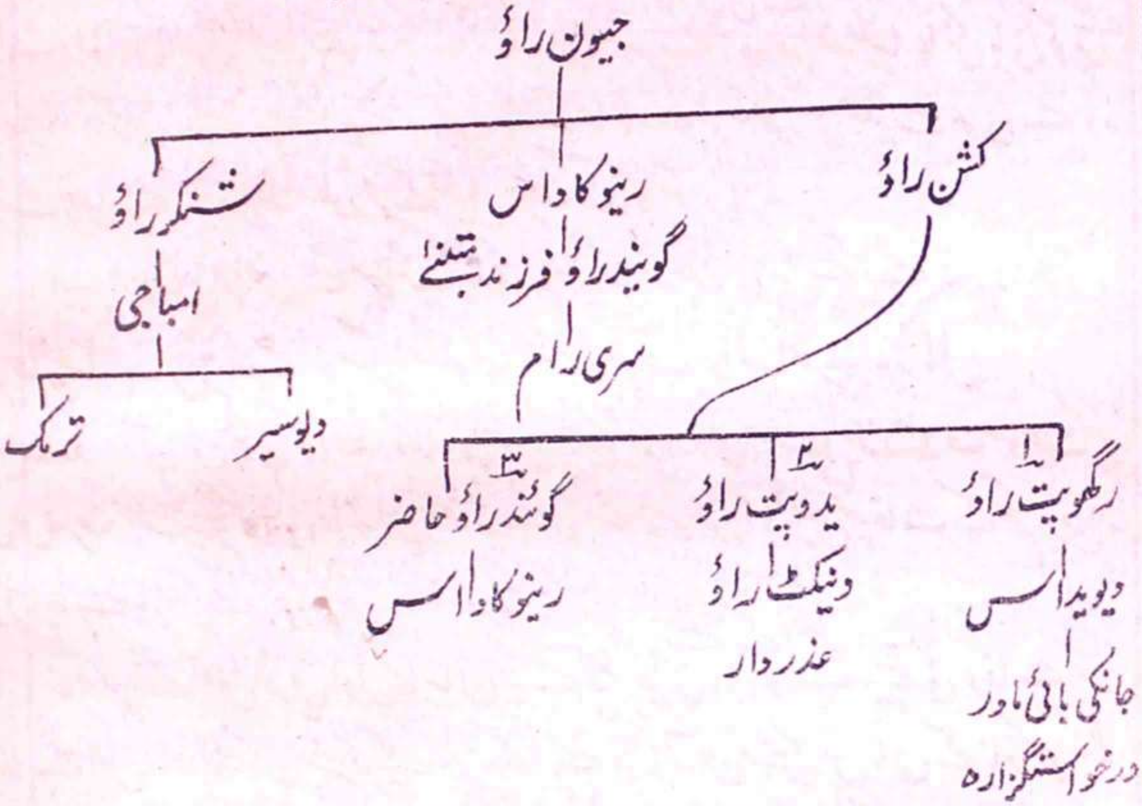

۱۲ اسرار دی بہشت ۱۳۴۰ف کو مسمی گوبند راؤ نے درخواست عذرداری پیش کی کہ "درخواستگزارہ کے نام پٹہ حین حیاتی تھا بیوہ صرف نان و نفقہ کی مستحق ہے ۔ خاندان مشترکہ ہے شوہر درخواست گزارہ نے تبنیت کی اجازت دی نہ اُس کو اس کی ضرورت تھی ۔ سائل شوہر درخواستگزارہ کا بھائی ہے ۔ درخواستگزارہ مجاز تبنیت نہیں ہے ۔ لہذا درخواست خارج فرمائی جائے" منجانب درخواستگزارہ اس کا یہ جواب دیا گیا کہ عذردار گو شوہر سائلہ کا برادر ہے مگر رینو کا داس کو متبنے گیا ہے اُس کی جائداد کا وہ وراثتاً مالک اور اُس کے نام علیحدہ وطن بھی موجود ہے ۔ اس لئے وطن مشترکہ نہیں ہے بلکہ منقسمہ ہے ۔

اس کے بعد ہر دو عذرداروں کو جواب الجواب پیش کرنے کا موقع دیا گیا ۔ مگر داخل نہونے

جانکی بائی
بنام
وینکٹ راؤ

سے تحصیلدار صاحب نے ہر دو عذرداروں کو رہنمائی عدالت کی ہدایت دیکر درخواست تبنیت منظور کرنے کی نسبت ڈویژن میں رائے پیش کی اور ڈویژن سے باتفاق رائے تحصیل مورخہ ۳۰ تیر ۱۳۴۰ف کو منظوری صادر کرنے کے متعلق ضلع میں تحریک کی گئی اور ضلع نے بھی اس کی منظوری ۶ شہریور ۱۳۴۰ف کو دیدی۔

اس تجویز کا مرافعہ صوبہ داری میں ہوا تو صوبہ دار صاحب نے اس توجہ سے کہ "جب تک بمقابلہ وینکٹ راؤ اس امر کی تحقیقات نہ ہو لے کہ خاندان منقسمہ ہے اور مرافعہ علیہا جانکی بائی کو برد نشاسترا استحقاق متبنے لینے کا ہے۔ مجرد پٹہ کے لحاظ سے جو منظوری تبنیت ہوئی ہے وہ درست نہیں ہے" مرافعہ منظور کر کے تکمیل تحقیقات کا حکم دیا۔

اب اس کی ناراضی سے منجانب جانکی بائی یہ مرافعہ محکمہ ہذا میں پیش ہے۔

حکم عالیجناب ٹی۔جے ٹاسکر اسکوائر منصرم صدر المہام بہادر مال

تمہید - مثل پیش ہوئی رجبث وکلائے فریقین بتاریخ یکم اردی بہشت ۱۳۴۲ف سماعت کیگئی اس میں صرف بحث یہ ہے کہ آیا خاندان منقسمہ ہے یا مشترکہ اور آیا تکمیل تحقیقات کے حکم پر مرافعتاً غور کرنا چاہیے یا نہیں۔

خاندان کے متعلق فریق اول کا بیان یہ ہے کہ جانکی بائی کو اپنے بیٹے کی وفات پر پٹہ ملا ہے اس لئے خاندان مشترکہ کیسے ہو سکتا ہے۔ خاندان مشترکہ میں ماں کے نام کبھی پٹہ نہیں ہوتا۔ فریق ثانی کا یہ استدلال ہے کہ جانکی بائی کے نام صرف دلجوئی کے طور پر پٹہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ خود کا اظہار مندرجہ تختہ ۱۳۴۰ف اس کا شاہد ہے جس میں وہ خود اپنے خاندان کو مشترکہ قرار دیتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ کسی عورت کے نام پٹہ کا ہونا انقسام خاندان کے لئے کافی شہادت نہیں ہے۔ بلکہ محض قیاس کی حد تک مفید سمجھا گیا ہے (دکن لا رپورٹ جلد ۱۶ ۱۳۳۵ف اڑویا بنام گرروا) اور اس کی واقعی ضرورت ہے کہ تحت میں خاندان کے متعلق اس قسم کی تحقیقات کر کے ایک نتیجہ نکالا جائے۔

صوبہ دار صاحب نے بھی یہی رائے دی ہے۔ ایسی رائے متقاضی ہے کہ تحت میں

جانکی بائی بنام وینکٹ راؤ

تکمیل تحقیقات ہو۔میری رائے میں تکمیل تحقیقات کی تجاویز میں دست اندازی کرنا مناسب نہیں ہوا کرتا۔اس لئے کہ کسی مقدمہ کا انفصال تھوڑا ہی ہو رہا ہے۔بلکہ اس خیال سے کہ کسی فریق کے حق میں بے انصافی ہونے کا شائبہ بھی نہ آنے پائے۔مناسب یہ ہے کہ کوئی امر اگر عدالت بالائی رائے میں واضح اور صاف نہ ہو تو وہ تکمیل تحقیقات کے ذریعہ واضح اور صاف کرالیا جائے تو اچھا ہے۔عدالتہائے مال اور دیوانی نے تکمیل تحقیقات کے حکم میں دست اندازی کرنے سے اکثر منع کیا ہے (محبوب النظائر مال ۱۳۲۱ف حصہ نگرانی ص ۱۰۱ ایضاً بابتہ ۱۳۲۲ف حصہ مرافعہ ۲۱۶م۔دکن لا رپورٹ جلد ۱۲ ص ۶۸م مرافعہ دیوانی) لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور اور تجویز صوبہ داری جو تکمیل تحقیقات کے لئے ہے درست ہے۔

مرافعہ صیغۂ مال

نشان مثل ۱۰۷/۸۷ سنہ ۱۳۱۹ف
منفصلہ ۱۲ اسفندار دی بہشت ۱۳۲۲ف

سید محمد علی

مرافع بوکالت مولوی سید جعفر نواز حسین صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی و وینکٹ ریڈی وغیرہ مرافعہ علیہم بوکالت مولوی سید ولی اللہ حسینی صاحب و مسٹر سورج چند صاحب وکلاء

تکمیل تحقیقات۔سررشتہ بندوبست سررشتۂ مال کا جزو ہونا۔تکمیل تحقیقات کس سے کرائی جائے۔

تجویز ہوئی کہ (۱) سررشتہ بندوبست سررشتۂ مال کا ایک جزو ہے اور عہدہ داران مجاز اس بات میں بالکل آزادی رکھتے ہیں کہ سررشتۂ مال کے جس جزو سے چاہیں مدد حاصل کرسکتے ہیں۔

(۲) اگر کوئی مقدمہ تکمیل تحقیقات کو واپس کیا جاتا ہے تو یہ بالکل تکمیل تحقیقات کے لئے مقدمہ کو واپس کرنیوالے عہدہ دار کی مرضی پر منحصر ہے کہ دریافت کس عہدہ دار سے کرائیں اُن کے صوابدید میں دخل نہیں دیا جاسکتا۔

واقعات حقوق آب نالہ موضع گھن پور اجارہ دار اور بعض رعایا، خالصہ کے مابین زیر نزاع ہیں

مرافعہ بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب میدک مورخہ ۳ شہریور ۱۳۲۱ف۔

سید محمود علی
بنام
سرکار عالی

مرافع محمد علی کا اجارہ دار کا ادعا یہ ہے کہ نالہ زیر بحث اُس کا ہے اور اُس نے بصرفہ ذاتی تعمیر کیا ہے اور یہ کہ کاغذات سرکاری میں کہیں اُس کا داخلہ نہیں ہے ۔ لہذا رعایاء موضع کیاتہ کو ایسے نالہ کے پانی کے استفادہ کا کوئی حق نہیں۔ برخلاف اس کے رعایاء موضع (مرافعہ علیہم) اس امر پر زور دیتے ہیں کہ ذریعہ سرکاری ہے اور اراضیات تری تحت نالہ قائم ہیں اور ایک عرصہ سے اس ذریعہ سے سیراب ہو رہے ہیں ۔ مقدمۂ ہذا کا آغاز دراصل گرداور حلقہ متعلقہ کی ایک رپورٹ کی بناء پر ہوا جس نے ذریعہ نشان (۲۳۹) مورخہ ۲۳ شہریور ۱۳۳۹ ف تحصیل سدی پیٹھ میں یہ رپورٹ دی کہ سروے نمبرات ۳۴۶ و ۳۴۷ - ۳۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۲۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ موقوعہ موضع کیاتہ کندی نالہ موقوعہ موضع مذکور سے سیراب ہوا کرتے ہیں۔ کاغذات دیہی سے ظاہر ہے کہ یہ نالہ قدیم اور ان ہی نمبرات کا ذریعہ ہے اور بوقت ہنگام اراضیات کاشت ہوا کرتے ہیں ۔ لیکن موضع گھن پور کے اجارہ دار کے رعایاء بجبر پانی لیجاکر اپنی زمینات کو سیراب کر رہے ہیں جس کی وجہ سے نمبرات صدر پڑاوا ہو رہے ہیں نقصان سرکار بھی ہے اجارہ دار کو اس نالہ کے پانی لینے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ بالجبر پانی لیجانے کی وجہ سے (۱۵۰ عہ) زر مالگزاری کا نقصان سرکاری ہے ۔ وغیرہ

بر بناء رپورٹ مذکور تحصیلدار صاحب نے بمواجہ فریقین موقع معائنہ کرکے یہ تجویز کی کہ کاغذات مشمولہ مثل سے پایا جاتا ہے کہ کندی نالہ اجارہ دار کا قدیمی ہے مگر غور طلب امر یہ ہے کہ رعایاء موضع کیاتہ کو اس نالہ سے پانی لینے کا کیا حق ہے۔ لیکن اس کے ساتھ غور طلب یہ امر بھی ہے کہ بعد ختم مدت تصفیہ حقوق اجارہ جو کیا گیا ہے اس میں تری اراضیات کا رقبہ کسقدر اور کسقدر رقبہ تری تحت نالہ قائم کرکے بالمقطعہ کا عمل کیا گیا ہے ۔ لیکن چونکہ یہ متعلقہ کاغذات تحصیل جنگاؤں میں ہیں تحصیل مذکور سے بھی بعد معائنہ کاغذات اس کا تصفیہ کیا جا سکتا ہے اور اس عرصہ میں بقدر ضرورت جسقدر پانی نمبرات صدر کے لئے کافی ہو لیا جاکر مابقی پانی گھنپور کو جو جا رہا ہے وہ بدستور جاری رہے ۔

اس تجویز تحصیل کی ناراضی سے اجارہ دار محمد علی نے محکمہ ڈویژن میں مرافعہ دائر کیا رعایاء موضع کیاتہ نے بھی اپنا ایک علحدہ مرافعہ ڈویژن افسر صاحب کے پاس پیش کر دیا

سید محمد علی بنام سرکار عالی

مولوی حبیب محمد صاحب نے بتاریخ ۲۴ ر اسفندار ۱۳۴۰ ف یہ تجویز فرمائی کہ عذرات رعایا واجبی پائے جاتے ہیں اور عذرات اجارہ دار ناقابل پذیرائی ہیں۔ سرکاری آب سے کسی شخص کو بہ محرومی رعایا، سرکار ہمیشہ کے لئے استفادہ کا حق نہیں دیا جا سکتا۔ چونکہ حسب دفعہ ۲ قانون اراضی مالگزاری تمام ندی نالہ وغیرہ ملک سرکار ہیں۔

ناراضی تجویز ڈویژن اجارہ دار نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ دائر کیا۔ صاحب سمت بعد سماعت بحث وکلاء ایک مبسوط تجویز فرمائی۔ جس میں نتیجتاً مرافعہ ترمیماً منظور فرماتے ہوئے یہ حکم صادر فرمایا کہ کاغذات پیش شدہ سے یہ صاف ظاہر نہیں ہو رہا ہے کہ نالہ مبحوثہ گھنپور کا ہے یا کیاتہ کا یا یہ کہ مشترکہ ہے۔ اس کے متعلق تحت میں کوئی لسانی شہادت قلمبند نہیں کی گئی ہے جس کے بغیر کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ ڈویژن افسر صاحب کو چاہئے کہ اسبارہ میں بمواجہ فریقین از سر نو بر سر موقع تحقیقات فرما کر منصفانہ فیصلہ صادر کریں اور تا تصفیہ ڈویژن فریقین اجارہ دار اور مرافعہ علیہم کو نالہ مبحوثہ سے پانی لینے کا حق رہیگا۔ مگر مرافعہ علیہم صرف تا بجد سروے نمبرات ۶۲ و ۴۳ تا ۵۵ پانی لے سکیں گے۔

فیصلہ صوبہ داری بالا کی ناراضی سے اجارہ دار نے محکمۂ ہذا میں باعذار ذیل مرافعہ دائر کیا۔

عذرات

(۱) یہ کہ فیصلہ زیر اپیل میں سائل کے اکثر اہم عذرات متروک ہو گئے ہیں جن سے سائل کی حقیت نالہ مبحوثہ پر ثابت تھی۔

(۲) یہ کہ فیصلہ زیر اپیل میں جب یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ بندوبست اولیٰ و ثانی کے مرتبہ نقشوں کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ صرف ایک نالہ بتایا گیا ہے جس کو بیدی نالہ سے موسوم کیا جا رہا ہے۔ پھر دوسرے نالہ پر جو نالہ مبحوثہ ہے اور کیاتہ کے نقشہ میں موجود نہیں ہے اور گھنپور کو جا رہا ہے اور کنڈی نالہ سے موسوم ہے۔ موضع کیاتہ والوں کی حقیت کس طرح سے ثابت ہو سکتی ہے۔ اور کس طرح رعایا اس نالہ کے پانی سے مستفید ہو سکتی ہے۔

(۳) یہ کہ حکم زیر اپیل میں علاوہ حکم تحقیقات دینے کے تا تصفیہ فریقین کو نالہ کا پانی

سید محمد علی
بنام
سرکار عالی

لینے کے لئے حکم دیا گیا ہے جو بالکل خلاف انصاف او خلاف روئداد مثل ہے۔ کیونکہ جو نالہ سائل کا ہے اور سائل نے تیار کیا ہے آذر ۱۳۳۸ف سے اس وقت تک چار سال سے متمتع ہو رہا ہے۔ اس وقت سائل کی کاشت موجود ہے۔ پس بلحاظ رپورٹ گرداور نشان (۳۶۴) مورخہ ۸ آبان ۱۳۴۰ف کہ اگر میسا پیپو کو پانی دیا جائے تو اراضیات گھنیور کی پیداوار تلف ہو جانیکا اندیشہ ہے اس وقت بھی وہی صورت ہے اور اس حکم زیر اپیل کے لحاظ سے چونکہ نالہ مجوزہ موضع کیاتہ کے نمبرات زیر بحث میسا پیپو کے قریب سے گذرتا ہے۔ کیاتہ کی رعایا نالہ کا پانی لے گی اور سائل کی زراعت خشک ہو جائیگی پس اس جدید حکم سے سائل کے حق میں نہایت سختی ہے جو خلاف معدلت ہے یہ کہ چونکہ امثلہ تحت میں کافی مواد موجود ہے کہ نالہ زیر بحث سائل کا ہے۔ اس لئے حکم زیر اپیل میں جو از سر نو تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے اور قابل تنسیخ ہے اور کیاتہ والوں کو پانی دینے کے متعلق بھی جدید حکم جو سائل کے چار سالہ قبضہ پر اور کثیر نقصان پر موثر ہو رہا ہے قابل تنسیخ ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ براہ معدلت بمنظوری مرافعہ فیصلہ زیر اپیل منسوخ فرمایا جائے اور حکم صادر فرمایا جائے کہ آئندہ موضع کیاتہ کی رعایا نالہ زیر بحث میں کبھی مداخلت نہ کریں اور بلا تصفیہ مرافعہ سائل کے نالہ سے پانی نہ لیں۔

حکم عالیجناب لفٹننٹ کرنل سر ٹرنچ صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ ۱۱ دے ۱۳۴۲ف بحث وکلاء فریقین سماعت کی گئی۔ فریق اول کا یہ کہنا کہ مرافعہ گذار میں ہوں نہ کہ فریق ثانی۔ اور میرا مرافعہ صرف اس حد تک ہے کہ صوبہ دار صاحب نے جو تکمیل تحقیقات کا حکم دیا ہے وہ ناقابل لحاظ ہے۔ ۲۱ مہر ۱۳۴۱ف کو و نیز ۲ دے ۱۳۴۲ف کو بھی اسی مقدمہ میں اسی فریقین نے یہ بیان کیا کہ تحقیقات مکرر میں ہمیں عذر نہیں بلکہ استدعا یہ ہے کہ صیغہ بندوبست کا کوئی عہدہ دار تحقیقات کرے نفس مقدمہ میں یہاں کوئی بحث نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ صوبہ دار صاحب نے تحقیقات کو تکمیل طلب قرار دیکر ابھی اپنی آخری رائے نہیں دی ہے یہ نہیں معلوم کہ صیغہ بندوبست کے دریافت سے فریق اول کیوں ڈرتا ہے۔ وکیل مرافعہ علیہم دو ہیں ایک

سید محمد علی بنام سرکار عالی

سید ولی اللہ دوسرے مسٹر سورج چند۔ ان میں سے اول الذکر نے یہ کہا کہ میں تکمیل تحقیقات کا مخالف نہیں ہوں۔ یعنے جس حد تک کہ صوبہ داری نے حکم دیا ہے اس حد تک مخالف نہیں ہوں۔ دوسرے وکیل صاحب نے پہلے وکیل صاحب کے اس بحث پر کسی قدر اظہار تعجب کر کے یہ کہا کہ تکمیل تحقیقات کی ضرورت نہیں مثل میں کافی مواد موجود ہے یا تو یہاں یا صوبہ داری میں مواد موجودہ پر تصفیہ ہونا چاہیئے۔ انہوں نے بھی سررشتہ بندوبست کے کسی مددگار سے دریافت کرانے پر احتجاج کیا۔ لیکن یہ واضح نہیں ہوتا کہ اس احتجاج کی بنیاد کیا ہے صرف اسقدر کہدینا کافی نہیں ہے کہ اس کارروائی کا تعلق سررشتۂ بندوبست سے نہیں ہے۔ سررشتۂ مذکور سررشتۂ مال کا ایک جزو ہے اور عہدہ داران مجاز اس بات میں بالکل آزادی رکھتے ہیں کہ سررشتۂ مال کے جس جزو سے چاہیں مدد حاصل کریں وکیل صاحب مذکور سورج چند صاحب کا اصرار ہے کہ تحصیل کے مراسلہ نشان (۵۱۲) (۱۰۱) مورخۂ ۲۲ آذر ۱۳۴۱ ف میں کافی تحقیقات کا نتیجہ موجود ہے۔ مگر یہ مراسلہ صوبہ دار صاحب کے سامنے تھا اور انہوں نے باوجود اس کے تکمیل تحقیقات کی ضرورت سمجھی۔ اس مقدمہ میں عہدہ داران مقامی خاصکر صوبہ دار صاحب کی رائے بہت ضروری ہے یہ مناسب نہیں ہوگا کہ صاحب موصوف کے بغیر مختتم رائے حاصل کئے یہاں اس پر غور کیا جائے اور صوبہ دار صاحب نے جو تکمیل تحقیقات کی ضرورت سمجھی تو وہ من کل الوجوہ ہے۔ گو انہوں نے صرف ایک امر کا ذکر کیا ہے مگر تحقیقات مکرر من کل الوجوہ ہوا کرتی ہے۔ یہ بھی مناسب ہوگا کہ مجوز یعنے صوبہ دار صاحب اگر من کل الوجوہ تحقیقات مکرر ضروری نہ سمجھیں تو سوالات معین کر کے تکمیل دریافت کی ہدایت دیں اور یہ بالکل ان کی مرضی پر منحصر ہے کہ دریافت کس عہدہ دار سے کرائیں اُن کے صوابدید میں دخل نہیں دیا جاسکتا اور ان وجوہ سے مقدمہ قابل دست اندازی نہیں ہے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغۂ عطیات

نشان مثل ۲۷/۴۷ ۱۳۴۲ف
منفصلہ ۲۵ تیر ۱۳۴۲ف

کملا بائی زوجہ وینکیا چاری — مرافعہ بوکالت پنڈت بھیما چاری صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

معاش - الفاظ غیر قطعی - الفاظ غیر قطعی ہونے کی صورت میں فیصدی (۵) کے وضعات کا حکم صحیح ہونا۔

تجویز ہوئی کہ جب بحالی معاش کے وقت الفاظ غیر قطعی استعمال ہوئے ہوں تو فیصدی (۵) کے وضعات کا حکم صحیح ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ ذریعہ منتخب نشان (۲۳۵۳) مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۴۲ھ مسمی وینکیا چاری ولد بھیما چاری کے نام بعنوان مشروطی وخیراتی (۱۹) مواضعات موقوعہ تعلقہ مانوی میں باین الفاظ معاش بحال ہوئی۔

(۱۹ مواضعات مندرجۂ خانہ (۸) کی اراضیات انعامی باخذ نصف حصہ حق سرکار بعنوان مشروطی وخیراتی حسب آرا ڈپٹی کمشنر و کمشنر صاحب انعام و ڈویژن افسر صاحب و تعلقدار صاحب ضلع وغیرہ بنام وینکیا چاری حقیقی برادرزادہ نرسیا چاری متوفے اس شرط کے ساتھ بحال کی جاتی ہے کہ بھیما چاری کی زوجہ نیکما کی وہ پرورش کرے اور سالانہ جملہ محاصل حقیقی کے منجملہ نصف محاصل حق سرکار کی بابتہ بلا عذر سالانہ داخل کیا کرے اور معاش مشروطی کے ادائی خدمت کا انتظام ہو) - معاش مذکورہ کے علاوہ ذریعہ منتخب نشان (۱۳۹۰) بابتہ ۱۳۰۱ف موازی (۱۰ ایکر ۵ گنٹہ اراضی) موقوعہ مواضعات سیدور - تیر مانوی - مرچڑ اخلاص پور - سلطان پور - وگورکل جو بنام سینیا چاری بن رنگا چاری بعنوان جوتشی گری و مشروطی ماروتی دیول مرچڑ بالفاظ (ایک سو دس ایکر پانچ گنٹہ اراضی انعام مندرجۂ خانہ (۶) تابقائے وراثت جائزہ دعویدار بحال وجاری رہے) بحال ہوئی تھی بوجہ انتقال سینیا چاری صاحب منتخب وراثتاً باقتدار ضلع مسمیٔ وینکیا چاری ولد بھیما چاری صاحب منتخب اول الذکر یعنے چچیرے پوترے کے نام منظور ہوئی۔

اب وینکیا چاری صاحب منتخب کا انتقال ہوچکا ہے - جس کی وراثت کی یہ کارروائی ہے

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ گلبرگہ شریف -

کملا بائی
بنام
سرکار عالی

متوفے کی زوجہ مسماۃ کملا بائی نے صوبہ داری میں درخواست پیش کی کہ وینکیا چاری بلا گذاشت اولاد ذکور فوت ہوا ہے جس کو تقریباً دو ماہ ہوئے ورثا متوفے ای بجز سائلہ اور وینکما مادر متوفے کے کوئی نہیں ہے ۔ والدہ متوفے خود کے زیر پرورش ہے اور خدمت خود کی جانب سے ادا ہوتی ہے حسب اجازت شوہر متوفے (وینکوب چاری) کو متبنے لینا چاہتی ہوں بعد تحقیقات وراثت خود کے نام منظور فرمائی جاکر متبنے لینے کی اجازت بھی صادر فرمائی جائے ۔

اسپر صوبہ داری سے حکم دیا گیا کہ کارروائی وراثت کے لئے علحدہ درخواست پیش کی جائے تبنیت کی کارروائی حسب قاعدہ ضلع میں ہوگی ۔ ہر دو کارروائیاں مخلوط نہ کرنا چاہیئے ۔

من بعد صوبہ داری میں کارروائی وراثت آغاز ہوئی تو مسماۃ وینکما زوجہ بھیما چاری (یعنے مادر وینکیا چاری صاحب خدمت) نے درخواست پیش کی کہ اصل مورث اعلیٰ وینکیا چاری ہے جس کے دو فرزنداں نرسیا چاری و بھیما چاری تھے ۔ نرسیا چاری لاولد فوت ہوا ۔ بھیما چاری کے بطن سے وینکیا چاری متوفے و تین لڑکیاں مسماۃ کشٹما ۔ اچما و نرسماہیں اور سائلہ بیوہ بھیما چاری موجود ہیں ۔ وینکیا چاری متوفے کے ورثا وہیں سائلہ مادر حقیقی و زوجہ کملا بائی اور حقیقی تین ہمشیرگان ہیں اور تینوں کے بطن سے لڑکے موجود ہیں جو میرے نواسہ ہوتے ہیں ۔ اراضی انعام پر میں قابض ہوں بمقابلہ سائلہ وراثت کی تحقیقات فرمائی جائے ۔

بنابراں اشتہار عذر داری اجرا ہوا ۔ مگر کوئی عذر دار رجوع نہ ہونے پر مسماۃ کملا بائی زوجہ و وینکما مادر متوفے کے بیانات بحیثیت دعویداراں و نیز پٹیل و پٹواری و دیگر اشخاص زراعت پیشہ وغیرہ کے بیانات صوبہ داری میں قلمبند کئے گئے جس سے ظاہر ہے کہ ورثاء متوفے میں کملا بائی زوجہ و وینکما مادر حقیقی متوفے موجود ہیں اور خدمت دیول منجانب کملا بائی شینشا چاری ادا کرتا ہے اور معاش پر کملا بائی قابض ہے اور وینکیا چاری متوفے نے بوجہ اولاد ذکور نہ ہونے کے متبنے لینے کی اجازت اپنی زوجہ کو دی ہے ۔

اسپر جناب مددگار صاحب صوبہ داری نے تجویز کی کہ متوفے وینکیا چاری کی وراثت اُس کی زوجہ کملا بائی کے نام منظور کی جاتی ہے ۔ وینکیا چاری کی والدہ وینکما کی پرورش

کملا بائی بنام سرکار عالی

کملا بائی کے ذمہ رہیگی۔ سابق سے جو محاصل لیا جارہا ہے وہ حسب دستور قائم رہیگا۔ جب یہ کارروائی جناب صوبہ دار صاحب کے ملاحظہ میں پیش ہوئی تو صاحب موصوف نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

"دو منتخب کے ذریعہ معاش بحال ہوئی ہے۔ منتخب نشان (۲۳۵۳) بابتہ ۱۳۳۳ف کے ذریعہ معاش باخذ نصف محاصل دوامًا مشروط الخدمت ہے۔ اس کی نسبت حسب رائے مددگار صاحب عمل ہو سکتا ہے۔ لیکن معاش مندرجہ منتخب نشان (۱۳۹۰) بابتہ ۱۳۰۱ف کی معاش خیراتی اور تا ابقاء وارث جائز بحال ہوئی ہے۔ اب بجز زوجہ و مادر متوفٰے کوئی نہیں ہے تبنے لینے کی خواہش ظاہر کی گئی ہے۔ غیر سندی معاش میں تبنے نہیں کیا جا سکتا ہے پس اسی حد تک تا حیات بحال ہونا چاہیئے۔ پس اس شرط کے ساتھ وراثت بنام کملا بائی منظور کی جاتی ہے مادر متوفٰے اس کے زیر پرورش رہیگی۔"

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل منجانب کملا بائی یہ مرافعہ پیش ہے۔

عذرات

(۱) ذریعہ منتخب نشان (۱۳۹۰) بابتہ ۱۳۰۱ف جو معاش بحال ہے وہ خیراتی نہیں ہے بلکہ جوتشی گیری و مشروط باروتی دیول مرچڑ بحال ہوئی ہے اس بارہ میں جناب صوبہ دار صاحب کی رائے یہ کہ معاش تا ابقاء وارث جائز بحال ابتداءً ہوئی ہے۔ کہیں معاش مشروط الخدمت کسی حال میں خالصہ کی قابل نہیں ہے۔

(۲) معاش مشروط الخدمت کے لئے اجازت تبنے عطا فرمانا قرین معدلت ہے۔ سرکار سے عمومًا معاش خدمتی کے لئے تبنیت کی منظوری دیگئی ہے۔

استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ بہ تنسیخ تجویز تحت معاش دوامًا بحال فرمائی جائے اور تبنیت کی اجازت مرحمت ہو۔

حکم عالیجناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب ناظم عطیات۔

تمہید۔ وکیل صاحب مرافع حاضر ہیں۔ بحث سماعت کی گئی۔ فیصلہ صوبہ داری زیر اپیل ملاحظہ کیا گیا۔ اس وقت صرف بحث منتخب نشان (۱۳۹۰) بابتہ ۱۳۰۱ف کے متعلق ہے

کملا بائی
بنام
سرکار عالی

جناب صوبہ دار صاحب نے اس منتخب کی منظوری کے الفاظ میں معاش کی نوعیت کی صراحت نہ ہونے سے اس کو محض خیراتی قرار دیا اور الفاظ منظوری منتخب کے لحاظ سے وارث کے نام تا حیات کی قید منظوری وراثت میں عائد فرمائی۔ نیز یہ بھی صراحت فرمادی کہ معاش بے سندی ہونے سے اور وارث جائز کے الفاظ منتخب میں موجود ہونے سے تبنیت اس معاش کے متعلق جائز نہ ہوگی۔ عام احکام کے لحاظ سے یہ تجویز بالکل درست ہے۔ مگر اس وقت وراثت کی کارروائی پیش ہے۔ صرف وراثت کی حد تک تجویز کرنی ہے۔ جس وقت تبنیت کے لئے درخواست پیش ہوگی یا اگر پیش ہو چکی ہے تو اُس کے متعلق علیحدہ تجویز کرتے وقت احکام متعلقہ و الفاظ منتخب پر غور کر کے تبنیت کے متعلق تصفیہ کرنا ہوگا۔

نفس وراثت کے متعلق منتخب نشان (۱۳۹۰) بابتہ ۱۳۰۱ف ملاحظہ ہوا۔ اس میں در حقیقت تجویز منظوری میں کوئی صراحت نہیں ہے۔ البتہ اسی منتخب کے خانہ (۷) میں خیراتی و مشروطی کی صراحت درج ہے۔ خیراتی معاش مشروطی معاش کے ساتھ بحال ہو تو ادائی شرط خدمت میں مدد دینے کے لئے سمجھی جائیگی۔ چنانچہ خود صوبہ داری سے منتخب نشان (۲۳۵۳) بابتہ ۳۲ف جس کے ذریعہ معاش خیراتی مشروطی ملکر جاری ہوئی ہے۔ اُس کے متعلق وراثت بغیر کسی شرط کے منظور کی گئی ہے اور یہی شکل منتخب زیر بحث کی ہے۔ غالباً اس خانہ (۷) مندرجہ تختہ پر جناب صوبہ دار صاحب کی نظر پڑی ہو۔ پس جب صراحت معاش مشروطی کی اس منتخب میں موجود ہے تو تا حیات کی شرط معاش مندرجہ منتخب زیر بحث کے متعلق جو تصفیہ وراثت صوبہ داری سے عائد کر دی گئی ہے وہ لائق حذف ہے۔ اور اس وقت دعویدارہ وارث بیوہ ہے جو شاستراً وارث جائز ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ ترمیماً منظور۔ حسب صراحت بالا عمل ہو۔

مرافعہ صیغہ عطیات

نمبر ۳۴۲ ۱۳ ف
نشان مثل ۵۳ / ۸۷
منفصلہ ۲۴ ۲ ۳ سر
تیر ۱۳۴۲ ف

کرشٹاچاری وغیرہ .... مرافعان بوکالت

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ بوکالت

وضعات فیصدی (۳۵) کا عمل صحیح ہونا جبکہ بصیغہ نظر ثانی معاش کی بحالی غیر قطعی الفاظ میں ہو۔

تجویز ہوئی کہ بحالی معاش غیر قطعی الفاظ میں ہو تو وضعات فیصدی (۳۵) کا عمل درست ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمیٰ دو دیاپٹنا چاری ولد انا چاری کے نام احکام ذیل کے ذریعہ انعامات بحال ہوئے۔

(۱) ذریعہ فیصلہ نظر ثانی نشان ۲، ۳ بابتہ ۱۳۰۵ ف۔

موضع رلم تیر تھ راستہ پور۔ بیرگ پلی۔ کیشوار۔ جنت لنگدہلی۔ گرلنگدہلی بالفاظ (سالم اراضی مذکور بحال وجاری رہے)۔

(۲) منتخب نشان ۸۸، ۷ بابتہ ۱۳۰۷ ف کے ذریعہ موضع کلورتی۔ جیلیرگی۔ اتواریرگی۔ مریال مرتو تعلقہ مکتھل باین الفاظ (معاش باخذ ثلث محاصل بوجہ خیراتی بلاسندی ہونے کے بحال وجاری رہے)۔

(۳) فیصلہ سرکار نشان (۱۳) مورخہ ۲۸ آذر ۱۳۱۰ ف کے ذریعہ پودہ دیہات میں بعنوان خیرات معاش بحال ہونا ظاہر ہے۔

صاحب منتخب ۱۷ اردی بہشت ۱۳۲۵ ف کو فوت ہوا تو کشٹاچاری و بھیما چاری فرزندان ورثاً رجوع ہونے پر حسب ضابطہ اشتہار اجرا پایا اور بعد اخذ بیانات دعویداران و شہود تحصیل نے وراثت متوفیٰ بنام کشٹاچاری و شکیداری برادر خورد بھیما چاری منظوری کی رائے دی اور ضلع میں تختہ جات آئے وہاں سے صوبہ داری میں کارروائی منتقل ہوئی تو انتا چاری نے درخواست پیش کی کہ متوفیٰ صاحب منتخب کے تین فرزندان ہیں محکمۂ تحت نے بزمانہ نابالغی سائل صرف دو فرزندان کے نام وراثت کی منظوری چاہی ہے حالانکہ سائل نہ کسی کو فرزند متبنیٰ کیا ہے اور نہ کوئی تبنیت کی منظوری حاصل کی گئی ہے یہ سازشی کارروائی ہے بمقابلہ سائل دریافت فرمائی جائے۔

اسپر مسمیٰ کشٹاچاری نے اپنے دعوے کی تائید میں نقل درخواست لچھمنا چاری بن جیا چاری مورخہ ۱۴ آذر ۱۳۳۱ ف و نقل تختہ استجازت تبنیت مرتبہ تحصیل ۱۳۳۱ ف و نقل بیان لچھمنا چاری مورخہ ۲۳ تیر ۱۳۳۰ ف پیش کیا جس سے ظاہر ہے کہ دو دیاپٹنا چاری متوفیٰ کے تین فرزند ہیں۔ (۱) کشٹاچاری (۲) بھیما چاری

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ داری صاحب صوبہ گلبرگہ شریف۔

کرشنا چاری بنام سرکار عالی

(۳) اننتا چاری -

فرزند آخر الذکر اننتا چاری لچھما چاری کو متبنے گیا ہے اُس نے باد ائی رسوم تبنیت تحصیل میں کارروائی کی۔ اور تحصیل سے تحتہ تبنیت بھی ترتیب پایا ہے مگر اننتا چاری کا عذر اہم یہ ہے کہ وہ فرزند صلبی متوفی ہے اُس کے برادران حقیقی نے بدنیتی سے سائل کو متبنے بتا کر اپنے اصلی باپ کی جائداد سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ لچھما چاری کو (ء ۶ مر) یومیہ ملتا تھا اور میرے حقیقی باپ متوفی کو سالانہ (۱۰۰۵) روپیہ کی معاش ہے۔ اس قدر آمدنی کے ہوتے ہوئے ایک مفلس شخص کو متبنے دینا قرین قیاس نہیں ہو سکتا۔ سائل چونکہ نابالغ تھا۔ اس لئے درخواست عذرداری اندرون میعاد پیش ہے۔ بلحاظ واقعات بالا جناب صوبہ دار صاحب نے یہ تجویز فرمائی۔

"کارروائی بہت پارینہ ہے اور قبل گشتی نشان ۴۳ بابتہ ۱۳۳۱ف کی ہے۔ اس لئے دریافت تحصیل ہی پر تصفیہ کرنا مناسب ہے عذر دار کی تبنیت مثل تحصیل نشان ($\frac{217}{58}$) ۱۳۲۷ف معائنہ کی گئی اس میں جو درخواست لچھما چاری کی شریک ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مسمی اننتا چاری کو متبنے لیکر اپنے مذہبی رسوم ادا ہو چکے ہیں۔ اس حالت میں سرکار سے اس کی متبنے گیری منظور ہو یا نہ ہو بعد ادائی رسوم یہ اپنے اصلی باپ کے خاندان سے علحدہ ہو گیا اور اب اس کو کوئی حق اس خاندان میں نہ رہا۔ پس متوفی کی وراثت اُس کے فرزند کلاں کرشنا چاری کے نام منظور اس کا برادر خورد بھیما چاری مساوی شکمی میں رہیگا۔ کیونکہ معاش غیر قطعی الفاظ سے بحال ہوئی ہے۔ لہذا حسب گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۳۹ف فیصدی (۶ مر) کی تخفیف عمل میں آئے۔"

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل یہ مرافعہ پیش ہے۔

عذرات

(۱) فیصلہ مصدرہ محکمۂ والا مورخہ ۲۸ آذر ۱۳۱۷ف معاش دواماً بحال ہوئی ہے فیصلہ زیر اپیل ایک امر منفصلہ کو تازہ کرنیکا اثر رکھتا ہے۔ امر منفصلہ کو تازہ کرنا خلاف قانون و ضابطہ ہے۔ صوبہ دار صاحب کو دست اندازی کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲) صوبہ دار صاحب نے اپنی تجویز کو وراثت کی حد تک محدود نہیں فرمایا۔ بلکہ طریقہ بحالی معاش کے متعلق بغیر کسی دریافت و تحقیقات کے تجویز فرمایا ہے جو غیر صحیح ہے۔ بمنظوری مرافعہ تا بجد عمل تخفیف تجویز منسوخ فرمائی جائے۔

گرشٹاچاری بنام سرکار عالی

حکم عالیجناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب ناظم عطیات۔

وکیل صاحب مرافع باوجود اطلاع غیابی غیر حاضر ہیں۔ فیصلہ صوبہ داری دیکھا گیا اور روئداد امثلہ تحت پر غور کیا گیا۔ فیصلہ زیر اپیل میں وراثت کی منظوری کے ملتخبہ میں غیر قطعی الفاظ بحالی کی بنا، پر (۱۲ء) فیصدی کی وضعات کا حکم ہوا ہے۔ اُس کے متعلق عذرات مرافع یہ ہیں کہ صوبہ دار صاحب کو بغیر کسی تحقیقات کے طریقہ بحالی معاش کو تازہ کرنیکا اختیار کارروائی وراثت میں نہ تھا۔

منتخبہ بحالی معاش ملاحظہ ہوا۔ اس میں بصیغۂ نظر ثانی معاش خیراتی ہونے سے "بحال رہے" کے الفاظ سے جاری ہوئی۔

چونکہ "بحال رہے" بھی غیر قطعی الفاظ ہیں اس لئے صوبہ داری سے جو وضعات (۱۲ء) فیصدی کی ہوئی ہے وہ درست ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغۂ مال

۱۳۳۲ف
نشان مثل $\frac{8}{87}$
منفصلہ ۱۷ اردی بہشت ۱۳۳۲ف

ایشونت راؤ — مرافع بوکالت پنڈت لچھمی کانت راؤ صاحب وکیل

بنام

باجی راؤ — مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت بھیما چاری صاحب وکیل

مرہٹوں کی قومیت۔ بار ثبوت بابتہ چھتری ہونے کے۔ نواسہ کی تبنیت۔ سرکاری اجازت نہ ہونے کی صورت میں تبنیت کا لعدم نہ ہونا۔ تبنیت کی منظوری بعد میں دیجانا۔

تجویز ہوئی کہ مرہٹے تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(الف) پانچ خاندان (ب) چھیانوے خاندان (جم) بقیہ۔

(۱) ان میں سے اول الذکر دو چھتری ہیں بقیہ شودر۔ اس امر کا بار ثبوت کہ وہ چھتری ہے اُس پر ہے جو اپنے آپ کو چھتری ظاہر کرتا ہو۔ نہیں تو قیاس اس کے خلاف ہوگا اور یہ سمجھا جائیگا کہ وہ شودر ہے۔

دھرم شاستر ملا و بمبئی جلد ۲ ص ۹۷ کا حوالہ دیا گیا۔

(۲) تبنیت گیرندہ شودر ہو تو وہ شودر کو تبنیت لے سکتا ہے۔

مرافعہ بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ گلبرگہ شریف نشان فیصلہ (۴۳/۲۷) بابتہ ۱۳۳۱ف۔

الیشونت راؤ
بنام
باجی راؤ

(۳) اگر کسی نے کسی کو تبنیت لے لیا ہو تو محض اجازت نہ لینے کی وجہ سے تبنیت کو نقصان نہیں پہونچ سکتا یہ امر دہرم شاستر سے متعلق ہے اور احکام دہرم شاستر کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہے ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ منظوری نہ ملنے کا اثر وطن پر پڑے اگر کوئی سرکاری مصلحت مانع نہ ہو تو اُس صورت میں منظوری بعد میں بھی دیجاسکتی ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی باجی راؤ (مرافعہ علیہ) مالی پٹیلی موضع دابہ نے بتاریخ ۲۴ ؍ شہریور ۱۳۳۸ ف تحصیل میں درخواست پیش کی کہ وہ ضعیف ہوگیا ہے اور اُس کو کوئی اولاد ذکور نہیں ہے بقاء نسل کے لئے اپنے بھتیجہ کے لڑکے مسمی موہن راؤ معمرہ (۷) سالہ کو تبنیت لینا چاہتا ہے لہذا اجازت تبنیت عطاء فرمائی جائے تحصیل سے حسب ضابطہ اشتہار حضوری عذرداران جاری ہوا تو اندرون مدت مسمیان بلونت راؤ اور الیشونت راؤ نے تحصیل میں رجوع ہوکر درخواست عذرداری پیش کی کہ باجی راؤ اُن کا چچیرا بھائی ہے اور وطن مالی پٹیلی خاندان فریقین کا موروثی و مشترکہ ہے اور عذرداران کے خاندان میں لڑکے موجود ہیں اگر مرافعہ علیہ (باجی راؤ) کو متبنے لینا ہے تو وہ خاندان عذرداران سے لے سکتا ہے ۔جس لڑکے کو (مرافعہ علیہ) تبنیت لینا چاہتا ہے وہ غیر خاندان کا ہے ۔قانوناً وہ متبنے نہیں ہوسکتا ۔لہذا درخواست استجازت تبنیت خارج فرمائی جائے ۔علاوہ ان کے سماۃ لچھمی بائی مرافعہا نمبر(۲) بھی عذردار ہوئی کہ وہ مرافعہ علیہ (باجی راؤ کی بہو ہے اور کل زمینات کے پٹہ جات سائلہ کے نام ہوچکے ہیں بعد وفات مرافعہ علیہ (باجی راؤ) سائلہ مستحق پٹیلی ہے ۔شاستراً دوسرے خاندان کا لڑکا متبنے نہیں ہوسکتا ۔سائلہ بھی لا ولد ہے اور شاستراً سائلہ کو متبنے لینے کا استحقاق حاصل ہے ۔لہذا درخواست باجی راؤ (مرافعہ علیہ) نامنظور فرمائی جائے ۔

باجی راؤ مرافعہ علیہ نے جواب الجواب میں یہ ظاہر کیا کہ وطن اُس کا مکسوبہ ہے ۔عذرداران کو وطن سے کوئی تعلق نہیں ہے خاندان عذرداران میں کوئی لڑکا قابل تبنیت نہیں ہے ۔درخواستگزار (خود) اور عذرداران قوم شودر سے ہیں ۔بروئے دہرم شاستر قوم شودر میں بیاہا لڑکا متبنے ہوسکتا ہے اراضیات کا پٹہ برائے نام لکشمی بائی (مرافعہا نمبر ۲) کے نام ہے ۔لکشمی بائی خاندان مشترکہ کی بیوہ ہے اُس کو تبنیت وغیرہ کا کوئی حق نہیں ہے ۔وطن مالی پٹیلی کا پٹہ اول ہنمنتا کے نام تھا جو موہن راؤ جس کو سائل متبنے لینا چاہتا ہے اُس کا نانا ہوتا ہے ۔ہنمنتا کے بعد اُس کے لڑکے دھونڈیبا کے نام ہوا ۔دھونڈیبا لا ولد فوت ہونے سے من درخواستگزار

ایشونت راؤ بنام باجی راؤ

چچا کے نام پٹہ ہوا ہے۔ لہٰذا موہن راؤ متبنٰی بروئے دہرم شاستر استحقاق ہوسکتا ہے۔ لہٰذا عذرداریاں نامنظور فرماکر اجازت تبنیت عطا ہو۔

تحصیل نے بوجہ فوتی بلونتا کے اور بوجہ غیر حاضری ۲۵ اسفندار ۱۳۳۹ف کو لکشمی بائی کی عذرداری خارج کردی۔ اور نذر بعیہ مراسلہ نشان (۹۰) مورخہ ۱۷ فروردی ۱۳۳۹ف باظہار واقعات نامنظوری تبنیت کی رائے ظاہر کی کہ منظوری تبنیت سے وطن کا دوسرے خاندان میں منتقل کرنا معطی کا منشاء پایا جاتا ہے جو خلاف اصول انصاف ہے۔

ڈویژن سے بوالپسی مثل تحصیل تختہ پر رائے درج نہ ہونے کی وجہ سے اظہار رائے کے لئے کارروائی واپس کردیگئی تو تحصیل میں مکرر تحقیقات فرمائی جاکر حالیہ نظیر مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد ۱۷ حصہ مال ص ۴۰۳ (بمقدمہ ایا انتا بنام ایا انتیا) کی بناء پر تبنیت لائق منظوری کی رائے ظاہر کی اور بغرض منظوری ڈویژن میں روانہ کردی گئی۔

جب یہ کارروائی ڈویژن میں وصول ہوئی تو فریقین رجوع ہوکر تحت میں تقدیم ثبوت کا موقعہ نہ دینے کا عذر پیش کیا جس پر ڈویژن نے تحصیل کے نام حکم دیا کہ عذرداروں کو شہادت پیش کرنیکا موقع دیکر اظہار رائے کیا جائے۔ جسپہ تحصیل نے بعد تحقیقات فریقین کو قوم شودر کے ظاہر کرکے موہن راؤ کو (جس کو باجی راؤ متبنٰی لینا چاہتا ہے وہ) باجی راؤ مرافعہ علیہ کے بھائی کا نواسہ ثابت قرار دیا اور منظوری تبنیت کی رائے ظاہر کی۔ جس کو ڈویژن نے منظور فرماکر تختہ بغرض منظوری ضلع میں روانہ کردیا۔ صاحب ضلع نے بعد تحقیقات فریقین کو بجائے قوم شودر ہونے کے اقوام مرہٹہ سے ہونا ظاہر کرکے تبنیت نامنظور کی۔ اس تجویز ضلع کی ناراضی سے مسمی باجی راؤ نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا جو حسب رائے تحصیل و ڈویژن منظور ہوا۔

اب اس کی ناراضی سے مسمیان ایشونت راؤ وغیرہ نے محکمۂ ہذا میں بعذرات ذیل یہ مرافعہ پیش کیا ہے۔ اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

مرافعان نے اپنے بیانات میں اپنے کو قوم مرہٹہ بیان کیا ہے قوم مرہٹہ شودر نہیں ہیں بلکہ کشتری ہیں۔ نواسہ کی تبنیت اعلیٰ اقوام میں ناجائز ہے۔ وطن موروثی ہے ناجائز تبنیت کی وجہ سے دوسر

ایشونت راؤ
بنام
باجی راؤ

خاندان میں منتقل ہوتا ہے - صاحب ضلع نے درخواست تبنیت نا منظور فرمایا ہے وہ بالکل دہرم شاستر کے مطابق ہے - صوبہ دار صاحب کی تجویز غیر صحیح ہے - لہذا فیصلہ صوبہ داری منسوخ فرماکر فیصلہ ضلع بحال فرمایا جائے -

حکم عالیجناب لفٹنٹ کرنل سر رچرڈ ٹرنچ صدر المہام بہادر مال -

تمہید - بحث وکلاء فریقین بتاریخ ۳ر اسفندار ۱۳۴۲ف سماعت کی گئی - اس مقدمہ میں اہم سوال صرف یہ ہے کہ آیا مرہٹہ شودر ہیں یا اعلیٰ قوم؟ وکیل صاحب فریق اول کا استدلال یہ ہے کہ وہ راجپوت ہیں اس لئے اعلیٰ قوم ہیں اور نواسہ اس قوم میں تبنے نہیں لیا جا سکتا - فریق ثانی نے اس سے انکار کیا بمبئی ہائیکورٹ نے سبراؤ بنام راداہا ۱۹۲۸ع (۵۲ بمبئی ص ۴۹۷ ۱۹۲۸ء) میں یہ تصفیہ کیا ہے کہ بمبئی احاطہ میں تین قسم کے مرہٹہ رہتے ہیں (الف) پانچ خاندان (ب) چھیانوے خاندان (ج) بقیہ - ان میں سے اول الذکر دو چھتری ہیں بقیہ شودر - (دہرم شاستر مؤلفہ ملا طبع ہفتم ص (۱) حاشیہ تحتانی) یہی حال علاقہ مرہٹواڑی سرکار عالی کا بھی ہے - یہاں فریق اول کے لئے لازم تھا کہ اپنے آپ کو چھتری ثابت کرتا مگر اس نے نہیں کیا اس لئے قیاس اس کے خلاف ہوگا اور یہ سمجھا جائیگا کہ وہ شودر ہے -

جب تبنیت گیرندہ شودر ہوا تو وہ نواسے کو تبنے لے سکتا ہے مرافعہ گزار کا ایک اعتراض یہ تھا کہ تبنے لینے کی اجازت پہلے لینی چاہئے تھی - (کھنڈیراؤ بنام وارناسی بائی محبوب النظائر جلد ۵ حصہ مرافعہ ص ۵۵) اس کے بعد تبنے لینا چاہئے - فریق ثانی نے ایسا نہیں کیا یہ درست ہے - لیکن اگر کسی نے کسی کو تبنے لے لیا ہے تو محض اجازت نہ لینے کی وجہ سے تبنیت کو نقصان نہیں پہونچ سکتا یہ امر دہرم شاستر سے متعلق اور احکام دہرم شاستر کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں - ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ منظوری نہ ملنے کا اثر وطن پر پڑے - لیکن بعض مقدمات میں ایسا ہوا ہے کہ اگر مضائقہ نہیں سمجھا گیا ہے تو تبنیت کی منظوری بعد میں بھی دیدی گئی ہے اور ایک خفیف سی بے ضابطگی کل کارروائی کو جواز روئے دہرم شاستر جائز تھی - اُسے ناجائز نہیں قرار دیا گیا ہے - لیکن یہ اس صورت میں کہ اس میں کوئی سرکاری مصلحت مانع نہ ہو - موجودہ مقدمہ کی صورت ایسی ہے - اس میں بلا اجازت تبنے لینے سے کسی کے حق پر کوئی اثر نہیں پڑتا - اور اس کی منظوری اب دیجا سکتی ہے - لہذا مجھے صوبہ دار صاحب کی رائے

سے اتفاق ہے ۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور ۔

مرافعہ صیغہ عطیات

ٹھاکر لکشمی بائی زوجہ وینکٹیش راؤ مرافعہ بوکالت رائے گنپت لال صاحب ایڈوکیٹ وپنڈت شیورام شاستری و پنڈت لچھمن راؤ صاحب ورو ٹکر وکلاء ۔

نشان مثل $\frac{۳۰}{۸۷}$ ۳۲ منسلہ
منفصلہ ۲۳ ۔ اردی بہشت ۳۴۲ ف

بنام

ٹھاکر منوہر راؤ مرافعہ علیہ بوکالت ....

خاندان منقسمہ میں بیوہ کا حق وراثت ۔ بیوہ کا حق بابتہ وراثت ۔

تجویز ہوئی کہ اہل ہنود میں اگر خاندان کا انقسام ثابت ہو جائے تو کارروائی وراثت میں بمقابلہ برادر کے بیوہ کو حق ترجیح حاصل ہے ۔

واقعات اس کے بروئے تختہ وراثت یہ ہیں کہ ذریعہ منتخب نشان (۶۵۶) مورخہ ۶ آبان ۱۲۹۸ف بنام مسماۃ کملا بائی زوجہ وتاتری راؤ دیسمکھ و مادھو راؤ ولد کیشو راؤ دیسمکھ بالفاظ ذیل معاش بحال ہوئی ۔

"زمین تین ہزار پانسو ساٹھ بیگہ اراضی موقوعہ (۱۴) مواضعات باخذ نصف حصہ محاصل بحال رہے اور رسوم بدستور اجراء رہے"

بمقابلہ کملا بائی صاحب منتخبہ نمبر (۱) مسمیان وتاتری انندراؤ ورنگو انندراؤ عدالت دیوانی میں دعوے کرکے ۱۳۰۳ف میں اراضی انعام تعلقہ کلم میں تیسرے حصہ کی ڈگری حاصل کی ۔ بموجب ڈگری ضلع نے ذریعہ مراسلہ نشان (۷) مورخہ ۵ آذر ۱۳۰۳ف ان ہر دو کا حصہ قائم کر دیا ۔

وتاتری انندراؤ ڈگریدار کی فوتی پر اس کی وراثت اس کے دو فرزندان ٹھاکر وینکٹیش و ٹھاکر منوہر کے نام ذریعہ تختہ نشان ۲۷۳ مورخہ ۲۸ دے ۱۳۲۴ف محکمہ سرکار سے منظور ہوئی ۔

ٹھاکر وینکٹیش ۲۱ آبان ۱۳۳۵ف کو فوت ہوا تو مسمی ٹھاکر منوہر برادر متوفی نے ضلع میں درخواست پیش کیا کہ ٹھاکر وینکٹیش بگذاشت دو دختران ایک زوجہ لکشمی بائی فوت ہوا ہے ۔ متوفی کو

مرافعہ بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف مندرجہ تختہ وراثت ۔

ٹھاکر لکشمی بائی بنام ٹھاکر منوہر راؤ

اولاد ذکور نہیں ہے اور خاندان مشترکہ ہے - لہذا وراثت خود کے نام منظور کی جائے -

متوفیٰ کی زوجہ مسماۃ لکشمی بائی نے عذرداری کی کہ خاندان منقسمہ ہے لہذا وراثت اُس کے نام منظور کی جائے - بنابراں باجرائی اشتہار عذرداری کارروائی ضابطہ کی جاکر بقرار داد پیشی ۱۷ امرداد ۱۳۳۷ف فریقین کی طلبی صدر نظامت میں عمل میں آئی - پیشی مزبورہ پر عذردار غیر حاضر اور دعویدار معہ گواہاں حاضر رہنے پر دعویدار منوہر اور اس کے گواہوں کے بیانات یکطرفہ لئے جاکر تختہ وراثت مرتب ہو وراثت متوفیٰ اُس کے برادر منوہر راؤ کے نام منظور کی گئی اور شرطیہ قائم کی گئی کہ منوہر حسب اقرارنامہ (۱۰ما ص۵) سالانہ رسوم ادا کرتا رہے اور لڑکیوں کی شادی کا بھی وہی کفیل ہے -

تجویز بالا کی ناراضی سے مسماۃ لکشمی بائی نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کرنے پر بمنظوری مرافعہ عذردار کے مقابلہ میں تحقیقات کر کے تجویز مناسب صادر کرنے کا حکم ہوا -

بنابراں صوبہ داری میں بقرار داد پیشی دعویدار واُس کے شہود پر بجانب عذردارہ جرح کی گئی اور ایک گواہ سابقہ فوت ہونے کی وجہ دوسرا گواہ پیش کیا گیا تو اس کا بیان قلمبند ہوا اور بتائید خاندان منقسمہ عذردارہ نے ۶ گواہ و ۶ وثائق پیش کی اور خاندان مشترکہ ہونے کے ثبوت میں دعویدار نے چار نقول وثائق و دو گواہ پیش کی -

جناب مددگار صاحب صوبہ داری نے ہر دو کے پیش شدہ گواہ و وثائق کو ملاحظہ و بعد سماعت بحث وکیل صاحب دعویدار رائے دی کہ دعویدار کے گواہ سے عذردار کی شہادت زیادہ وقیع و معتبر ہے کہ پٹیل و پٹواری و فریقین کے بعض ارکان نے گواہی دی ہے جس سے عذردارہ نے اپنے خاندان کا منقسمہ ہونا کافی طور پر ثابت کر دیا ہے اور متوفیٰ کی وراثت کی حقدار عذردارہ ہے - دعویدار اپنا مقررہ حصہ پائیگا -

جب یہ کارروائی جناب صوبہ دار صاحب کے ملاحظہ میں پیش ہوئی تو بسماعت بحث وکلائے فریقین بتاریخ ۱۴ آذر ۱۳۴۲ف صاحب موصوف نے حسب ذیل تجویز صادر کی -

"تختہ وراثت منظورہ محکمۂ سرکار نشان (۲۷۳) بابتہ ۱۳۲۷ف جس کی بناء پر متوفیٰ وینکٹ راؤ اور اس کا منوہر دعویدار حال ہے - تختہ وراثت منظور ہوا ہے اس میں تفریق بھی کی گئی ہے اب بحث یہ پیدا کی گئی ہے خاندان ان ہر دو برادران کا منقسمہ ہے - ان کی آپس میں بود و باش علحدہ کرنے یا علحدہ کاروبار کرنے سے

ٹھاکر لکشمی بائی
بنام
ٹھاکر منوہر راؤ

"عطائے شاہی کی تقسیم متصور نہیں ہوسکتی ہے شاہی عطاء کی حد تک بعد تقسیم اگر یہ وریج کا عذرات سرکاری" "کرادسے تو ممکن تھا - ایسی حالت میں وینکٹ راؤ کا صحیح وارث منوہر راؤ ہے بیوہ مستحق گذارہ ہے لڑکیوں" "کی شادی کی ذمہ داری منوہر پر رہیگی - لہذا وراثت بنام منوہر منظور کی جاتی ہے - بیوہ متوفی زیر" "پرورش رہیگی اور لڑکیوں کی شادی و پرورش کی ذمہ داری منوہر پر رہیگی - الفاظ غیر قطعی ہیں" "لہذا حسب گشتی نشان (۱۰) ۳۹ سنہ ف فیصدی (۶ ع) کی تخفیف کی جائے"

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل یہ مرافعہ پیش ہے -

عذرات

(۱) تختہ میں تفریق حصص موجودہ ورسوم کا خزانہ سرکار سے جداگانہ حاصل کرنا مسلمہ و ثبت ہے

(۲) اراضیات سیری و بٹہ پر جداگانہ قبض و تصرف میں بین دلیل انفصام ہے جس کی تائید میں شہادت لسانی و تحریری موجود ہے -

(۳) صوبہ دار صاحب کی یہ توجیہ کہ انقسام خاندان معاش کے لئے منظورہ سرکار ہونا ضروری ہے غلط ہے -

(۴) اراضیات انعامی و بٹہ حصہ شوہری پر تاحال مرافعہا قابض ہے -

(۵) معاش نزاعی سے گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۳۹ سنہ ف غیر متعلق ہے اس لئے عمل فیصدی (۶ ع) تخفیف قابل منسوخی ہے -

استدعا ہے کہ منظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے -

حکم عالیجناب نواب رسول یار جنگ بہادر ناظم عطیات -

تمہید - آج یہ مقدمہ پیش ہوا وکیل صاحب مرافع حاضر - مرافعہ علیہا اصالتاً وکالتاً غیر حاضر ہے ایک بجے تک وکیل صاحب مرافعہ علیہ کا انتظار کیا گیا بحث تفصیل سے سماعت ہوئی - ٹھاکر وینکٹیش کی وراثت زیر تصفیہ ہے - متوفی نے ایک بیوہ دو دختر اور ایک برادر ٹھاکر منوہر چھوڑا ہے - اس مقدمہ کے تصفیہ تک انحصار خاندان کے انقسام یا اشتراک پر ہے - مرافعہ علیہ ٹھاکر منوہر نے بمقدمہ دعوے فتح چند جیوراج مدعی بنام وینکٹ راؤ و منوہر راؤ عدالت منصفی تعلقہ کلم میں اپنے جوابدعوے مورخہ ۱۵ امر دے ۳۳ سنہ ف میں انقسام خاندان سے اقبال کیا ہے اور اپنے بیان حلفی مورخہ ۱۱ امرداد ۳۳۷ سنہ اف

ٹھاکر لکشمی بائی بنام ٹھاکر منوہر راؤ

میں اس بیان دعوے کو تسلیم کیا ہے۔شہود دانیا ٹھاکر ہنمنت راؤ اور ٹھاکر ناگوڑہ کے بیان سے بھی انقسام ثابت ہے۔فتح چند کے اظہار سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔دتاتری راؤ گواہ مرافعہ علیہ کا بیان بھی اشتراک خاندان کا موئد ہے۔ایسی حالت میں خاندان منقسمہ ہی تصور ہوگا اور بروئے شاستر مقابلہ برادر کے بیوہ کو حق ترجیح حاصل ہے۔لہذا مجھکو بوجوہ جناب صوبہ دار صاحب کے فیصلہ سے اختلاف ہے

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور فیصلہ تحت منسوخ۔وراثت ٹھاکر ونیکٹیش بنام لکشمی بائی بیوہ منظور کی جاتی ہے اس معاش سے بلحاظ فیصلہ جات باب حکومت نشان (۹۵ و ۶۱) سنہ ۱۳۴۱ ف وضعات فیصدی (دس) کا عمل غیر متعلق ہے۔

مرافعہ صیغہ عطیات

نشان مثل ۱۰۱/۸۷ سنہ ۴۲ ف منفصلہ ۱۹ آبان سنہ ۴۲ ف

بھنور رامیا وغیرہ .... مرافع

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ

معاش۔معاملات معاش میں خاص رعایت ملحوظ ہونا۔پیروی نہ ہو تو پیروی کا موقعہ دیا جانا۔

تجویز ہوئی کہ جب مرافع نے وکیل کا تقرر کرکے وکیل کو مختار نامہ دیا تھا مگر وکیل نے پیروی نہیں کی گو مرافعہ اس کا پابند ہے مگر معاش کے مقابلہ میں خاص رعایت ہونی چاہئے نیز مرافعہ دوم نابالغ ہونے سے خاص رعایت کا مستحق ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ ذریعہ منتخب نشان (۱۲۸۳) مورخہ ۵ اردی سنہ ۱۳۳۲ ف بنام بھنور نرسہواں رامیا ولد رلم کشٹیا مواضعات ولی گنڈہ وعلی کنڈہ میں معاش از قسم مشروطی وخیراتی بالفاظ معاش مندرجہ خانہ (۸) مشروطی سالمًا ومعاش خیراتی باخذ نصف حصہ سرکار دعویداران پر بحال رہے) بحال ہوئی۔
صاحب منتخب ۲۰ بہمن سنہ ۱۳۳۱ ف کو فوت ہونے کی رپورٹ مقدم پٹواری نے تحصیل میں دی جس پر اشتہار حضوری دعویداران اجراء پایا اسمیاں سیتا رامیا ورام کشٹیا نے بحیثیت فرزندان متوفی ورثا نگار رجوع ہونے پر حضوری عذر داران کے لئے اشتہار اجراء ہوا مگر کوئی عذر دار رجوع نہیں ہوا تو پیش سازی ثبوت وغیرہ کے لئے دعویدار کی طلبی عمل میں آئی۔اس اثنا میں یہ کارروائی بلحاظ انفکاک صدر نظامت

بھونو رامیا
بنام
سرکار عالی

میں منتقل ہوئی اور وہاں سے بوجہ قیام صوبہ داری دفتر موصوف میں مثل منتقل ہوئی وہاں پر بھی دعویدار کے طلبی کا سلسلہ جاری رہا۔ بالآخر دعویدار پیشی ۴ ماہ اسفندار ۱۳۴۱ف کو حاضر ہو کر بغرض پیش سازی ثبوت ایک موقع کا طالب ہوا جس کی بنا پر پیشی ۳ ماہ اردی بہشت ۱۳۴۱ف قرار دیکر ثبوت پیشی مذبورہ پیش کرنے کا حکم دیا گیا اور دستخط اطلاعیابی لیگئی۔

اس پیشی پر دعویدار غیر حاضر رہنے سے رعایتاً اور ایک موقع دیا جاکر دعویدار بطور خود مطلع ہونے کی تجویز ہوئی اور پیشی ۲۱ ماہ تیر ۱۳۴۱ف قرار دیگئی۔ پیشی بالا پر بھی دعویدار معہ ثبوت غیر حاضر رہا تو تجویز ہوئی کہ ایک مدت سے رعایت کی جارہی ہے۔ لیکن جو سکوت و جمود دعویدار پر طاری ہے وہ بدستور قائم و بوجہ کارروائی کی ضخامت میں اضافہ ہو رہا ہے دعویدار کو بیدار کرنے کے لئے معاش زیر نگرانی سرکار لیکر تقرر عارضی کا حکم ضلع کو دیا جائے اور آخری ایک موقع بتاریخ ۲۹ شہریور ۱۳۴۱ف دعویدار کو پیشی سازی ثبوت کے لئے دیا جائے جسبہ ضلع کے نام احکام ضبطی اجراء پائے اسپر بھی دعویدار بیدار ہوا نہ حاضر آیا۔ اس کے بعد بھی تین پیشیاں تبدیل ہوئیں اور بطور خود مطلع ہونے کی تجویز صادر ہوئی مگر کسی پیشی پر بھی دعویدار حاضر نہیں ہوا تو بتاریخ پیشی ۳ ماہ اسفندار ۱۳۴۲ف جناب صوبہ دار صاحب نے تجویز کی کہ حسب ضابطہ سرکاری متصدی کے نام بحال ہو اور دعوے خارج کیا جاتا ہے۔ مثل داخل دفتر ہو۔

پھر اس کے بعد بتاریخ ۷ ماہ خورداد ۱۳۴۲ف حسب ذیل تجویز صادر فرمائی گئی۔ "بملاحظہ مثل ظاہر ہے کہ یہ معاش دو قسم کی ہے ایک خیراتی اور دوسری مشروط الخدمت کثیر مواقع دینے کے بعد بھی ورثائت خواہ حاضر آکر شہادت پیش نہیں کر رہا ہے مشروطی معاش تو شریک خالصہ نہیں کی جاسکتی۔ پس اس کی حد تک تجویز کی جاتی ہے کہ یہ معاش بنام محل شرط قائم کی جاتی ہے تقرر متصدی کے متعلق ضلع کو تختے مرتب کرکے روانہ کرنے لکھا جائے۔ رہی خیراتی معاش تو بوجہ عدم پیش سازی شہادت معاش شریک خالصہ کرلیجائے اور اس کی اطلاع محکمہ سرکار میں باظہار واقعات دیجائے۔"

تجویز بالا کی ناراضی سے یہ مرافعہ بعذرات ذیل پیش ہے۔

عذرات

(۱) سائل ۴ ماہ اسفندار ۱۳۴۱ف بغرض ثبوت مہلت حاصل کی تھی مگر اس کے بعد کے

بھنور رامیا
بنام
سرکار عالی

ہبشیوں کی اطلاع دفتر سے ملی و نہ وکیل صاحب سائل نے اطلاع دیا - اس لئے حلفنامہ پیش ہے بمعافی الزام عدم پیروی بہ تنسیخ تجویز صوبہ داری بعد تکمیل تحقیقات وراثت پدر سائل ہمارے نام منظور فرمائی جائے کہ سائلان فرزندان متوفے ہونے سے تحصیل میں رجوع ہوئے ہیں اس کے بعد کارروائی ضلع و صوبہ داری میں جاری رہی ہے -

حکم عالیجناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب ناظم عطیات -

تمہید - وکیل صاحب مرافعہ گزار کی بحث سماعت کی گئی اور حلفنامہ بھی ملاحظہ ہوا ایجانب سرکار پیروی کا انتظام نہیں ہوا - مرافعہ علیہ سرکار عالی ہے -

حلفنامہ سے ظاہر ہے کہ فریق یعنے مرافع نے وکیل کا تقرر کیا تھا اور فیس بھی ادا کی تھی مگر پیروی وکیل کی جانب سے نہیں ہوئی - گو مؤکل پابند ہوجاتا ہے مگر معاش کا معاملہ ہے جو خاص رعایت کا محتاج ہے نیز مرافع دوم نابالغ ہے اس کے حقوق موروثی بھی متاثر ہو رہے ہیں

حکم ہوا کہ

مرافعہ ترمیماً منظور ہو کر مکمل تحقیقات و کافی تقدیم شہادت کا موقع دیکر جدید تجویز صادر کیجائے مگر یہ کارروائی تکمیل پانے کے لئے اور عدم پیروی کا مکرر موقع پیش نہ آنے کے لئے معاش زیر نگرانی سرکار رہے -

مرافعہ صیغۂ عطیات

نشان مثل ۸/۲۸ سنہ ۲ ہ ۳ ف
منفصلہ ۲۹ مہر سنہ ۱۳۴۲ ف

راجو بائی **مرافع بوکالت پنڈت انبا داس راؤ صاحب ایڈوکیٹ و پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل**

بنام

دیوا کر راؤ **مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت گوبند راؤ صاحب وکیل**

دہرم شاستر - مکتب دہرم شاستر - فریق کس مکتب کا ہے اُس کا تصفیہ خاندان کے تعلق سے ہونا نہ کہ مقامی سکونت کی وجہ سے - خاندان فریقین کس مکتب کے ہیں یہ امر ثبوت پر منحصر ہونا -

تجویز ہوئی کہ مرافعہ اور مرافعہ علیہ میں وراثت کے ترجیح کے متعلق بحث ہے آخر وارث ذکور کی چچا کی بہو ہے اور مرافعہ علیہ پڑدادا کا پوترا ہے بلحاظ مکتب ڈراویڈ مرافعہ علیہ کا حق مرجح ہے لیکن بلحاظ

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ ورنگل -

راجو بائی
بنام
دیواکر راؤ

کتب میوکھ مرانع کو ترجیح حاصل ہوگی - فریق اول کا ادعا ہے کہ وہ میوکھ ہے اور فریق ثانی کہتا ہے کہ وہ دُوسرے دیگر کتب کے پابند ہے یہ مسئلہ تصفیہ طلب ہے کہ یہ خاندان کس کتب کا پابند ہے اس کا تصفیہ لازمی ہے - کیونکہ یہ اثرات خاندان سے متعلق ہوتے ہیں نہ کہ محض مقامی سکونت سے -

واقعات اس کے بردے مثل صوبہ داری یہ ہیں کہ منتخب نشان (۲۰ / ۲۱) مورخہ صفر ۱۳۰۱ھ بالفاظ تاحیات بنام منتھی ہنمنتو ولد دیواکر راؤ صادر ہوا جس کو تین فرزندان مسمیان گنپتی اوما کانت راؤ پرشوتم تھے -

صاحب منتخب فوت ہونے پر بصیغۂ تجویز ثانی اوما کانت راؤ کے نام تعلقات آصف آباد وسرپور میں بموازی (۱۶ بیگہ ۵ بام) اراضی بلا قید دوام بحال ہوئی -

اوما کانت راؤ صاحب تنخہ کے فوتی پر اُس کا بھائی پرشوتم دعویدار وراثت ہوا - دوران کارروائی میں پرشوتم دعویدار فوت ہوگیا -

مسمی ہنمنتو فرزند نابالغ بولایت سالو بائی مادر خواہان وراثت ہوا اور دیواکر راؤ نے عذرداری پیش کی کہ خاندان میں بجز دیواکر راؤ کے کوئی اولاد ذکور نہیں ہے لہذا وراثت خود کے نام منظور فرمائی جائے -

اس اثناء میں سالو بائی مادر ہنمنتو زوجہ پرشوتم کا بھی انتقال ہوگیا تجویز ضلع سے ظاہر ہے کہ دیواکر راؤ متوفیہ کا چچیرا دیور و مینا بائی دختر متوفیہ وراثتاً رجوع ہوئے - صاحب ضلع نے ہر دو کے مقابلہ میں دریافت آغاز کی - دیواکر راؤ نے فیصلہ ثالثی مورخہ یکم دے ۱۳۴۰ف ضلع میں پیش کرنے پر ضلع سے تجویز ہوئی کہ دیواکر راؤ نے جو فیصلہ ثالثی کیا ہے اُس میں مینا بائی دختر و مساۃ راجو بائی حصہ دارہ کا جائداد متوفیہ سے تصفیہ ہو چکا ہے بر نہیم مساۃ راجو بائی کے نام سے کوئی پیروی نہیں ہوئی جبکہ فیصلہ ثالثی میں تصفیہ ہو چکا ہے تو مساۃ مذکورہ کو اس وراثت میں اب کوئی استحقاق باقی نہیں رہا ہے -

لہذا منتخب نشان (۲۰ / ۸۱) بابتہ ۱۳۰۱ف کی جو معاش ہے بنام دیواکر راؤ حصہ دار جو متوفیہ کا چچیرا دیور ہوتا ہے اُس کے نام منظور کی جاتی ہے - رسدا سیوراؤ وغیرہ جو حصہ دار ہے اُس کا حصہ حسب سابق قائم رہیگا -

اس تجویز کی ناراضی سے راجو بائی نے تنسیخ فیصلہ یکطرفہ کی ضلع میں درخواست پیش کی جس پر

راجو بائی
بنام
دیواکر راؤ

۱۰ ار خورداد ۱۳۴۱ف کو یہ تجویز ہوئی -

" یہ خاندان کی دور کی بیوہ ہے جس کو دیواکر راؤ کے مقابلہ میں استحقاق وراثت "
" نہیں پہونچ سکتا "

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات صوبہ داری میں راجو بائی نے مرافعہ پیش کی جو نمبر پر لیا جا کر بعوار وادپیشی طلبی فریقین کا سلسلہ جاری رہا - بالآخر تاریخ پیشی ۷ ار بہمن ۱۳۴۲ف پر جناب صوبہ دار صاحب نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

مقدمہ پیش ہوا وکیل صاحب مرافع حاضر اور بیان کرتے ہیں کہ وکالتنامہ داخل کیا تھا - مگر مؤکلہ حاضر نہیں ہے اور نہ تکمیل اسٹامپ داخل کی ہے اور نہ مجھے کوئی ہدایت یا کاغذات متعلقہ دی ہے - لہذا وکالت نامہ سے دست کش ہوں - وکالتنامہ زیر بحث بوجہ عدم تکمیل شریک تار کیا گیا ہے - مرافعہ علیہ کے وکیل صاحب حاضر ہیں - روئداد پر تجویز ہوئی کہ جو تجویز جناب تعلقدار صاحب نے کی ہے وہ درست ہے اور کوئی وجہ معقول تجویز تحت میں دست اندازی کی نہیں ہے - علاوہ ازیں مرافعہ بھی خارج المیعاد ہے لہذا مرافعہ نامنظور تجویز تحت بحال -

تجویز بالا کی ناراضی سے بعذرات ذیل سماۃ راجو بائی نے یہ مرافعہ پیش کی ہے -

عذرات

(۱) ضلع میں شہادت جو قلمبند ہوئی وہ بغیاب سائلہ قلمبند ہونے سے جرح کا موقعہ سائلہ کو نہ ملا

(۲) سائلہ سپنڈ و دیواکر راؤ بندھو کے سلسلہ میں ہے بمقابلہ دیواکر راؤ سائلہ کو ترجیح ہے -

(۳) دیواکر راؤ کا نگی حصہ دار ہونا اُس کے بیان اور تختہ سے ظاہر ہے کہ اس کا یا اس کے باپ کا نام کسی کاغذات سرکاری میں درج نہیں ہے -

(۴) مرافعہ علیہ نے سائلہ کے پاس اور کوئی جائداد گذر ے اوقات کے لئے رہنا ثابت نہیں کیا -

(۵) وکیل سائلہ نے مقدمہ سے دستبرداری کرنے کی اطلاع سائلہ کو دیتے تو سائلہ پیروی کا ضرور انتظام کرتی -

(۶) مرافعہ خارج المیعاد ہونے کا جو ذکر فرمایا گیا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے - تاریخ علم سے مرافعہ اندرون میعاد تھا - استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ وراثت بنام سائلہ منظور فرمانے کے لئے مقدمہ

ماجو بائی
بنام
دیوا کر لو

تکمیل تحققات کے لئے واپس فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب ناظم عطیات۔

تمہید۔ فریقین حاضر ہیں بحث وکلاء فریقین کی سماعت کی گئی اس وقت ورثا میں آخری مورث ذکور ہنمنتو کو قرار دینے کے وقت مرافع مورث کے چچا کی بہو ہے اور مرافعہ علیہ پڑ دادا پوترا ہے بحث صرف اسقدر ہے کہ چچا کی بہو کو کیا پڑ دادا کے پوترہ پر ترجیح حاصل ہے ڈراویڈا شاستر کے لحاظ سے چچا کی بہو سپنڈوں میں آ نہیں سکتی اور یہ مسئلہ بالکل صاف ہے۔ البتہ لائق وکیل صاحب مرافع میوکھ شاستر کا اس خاندان سے تعلق ہونا ظاہر کر کے مرافع کو سپنڈ کے درجے پر بتلاتے ہیں۔ گو اس شاستری مسئلہ کا تصفیہ بھی فیصلہ ثالثی مشمولہ مثل سے ہو گیا ہے جس میں یہ خاندان منتقی سے ابتداءً آنے سے ڈراویڈا شاستر سے متعلق ہونا بتلایا گیا ہے وکیل صاحب مرافع اس ثالثی فیصلہ کو اپنی موکلہ کے مقابلہ میں نہ ہونا بتلا کر اپنا پابند نہ ہونا ظاہر کرتے ہیں۔

لائق وکیل صاحب مرافعہ علیہ نے یہ بتلایا کہ یہ عذر کہ کس شاستر کا نفاذ اس خاندان سے ہے سابق میں کہیں نہیں پیش ہوا حتی کہ درخواست مرافع میں کوئی ایسا عذر درج نہیں ہے بلکہ مرافعہ علیہ کو بند ہو کے سلسلہ میں ہونا بتلایا ہے۔ حالانکہ مرافعہ علیہ ہر دو شاستر کی رو سے سپنڈ ہے۔ ڈراویڈا شاستر کے رو سے مرافعہ علیہ کا درجہ بڑا ہوا ہے مگر میوکھ کی رو سے گھٹا ہوا ضرور ہے اس مباحثہ کے لحاظ سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بمواجہ فریقین تصفیہ ہو کہ درحقیقت یہ کونسے شاستر کے تابع یہ خاندان ہے کیونکہ یہ اثرات خاندان سے متعلق ہوتے ہیں نہ کہ محض مقامی سکونت سے چونکہ سکونت بدلتی رہتی ہے۔ لہذا بغیر ثبوت کے اس امر کا قرارداد واقعی غیر ممکن ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ ترمیماً منظور۔ بلحاظ شاستر متعلقہ اس مقدمہ کا فیصلہ مجدداً کیا جا سکتا ہے۔

مرافعہ صیغہ عطیات

سرکار ۱۳۴۲ ف
نشان مثل ۱۴/۸۷

منفصلہ
۸۔ امرداد ۱۳۴۳ ف

کامری پلی تمیا — مرافع بوکالت مسٹر سورج چند صاحب وکیل

بنام

کامڑی پلی لکشمی بائی — مرافعہ علیہا بوکالت مسٹر لکشمی نرسیا صاحب وکیل

مرافعہ بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ ورنگل۔

کامڑی پلی تمیا
بنام
کامڑی پلی لکشمی بائی

خاندان منقسمہ ـ منقسمہ خاندان میں بمقابلہ بھائی بیوہ کے نام وراثت منظور ہونا ـ عطیہ شاہی تقسیم عطیہ شاہی بلا منظوری محکمۂ مجاز نہ ہونا ـ عمل فریقین کے لحاظ سے بموجب شاستر عمل عطیات ہونا ـ

تجویز ہوئی کہ (۱) جب تقسیم ہوکر خاندان منقسمہ ہوجائے اور علحدہ علحدہ بود و باش ہو تو وراثت بمقابلہ بھائی بیوہ کے نام ہی وراثت منظور ہوگی ـ

(۲) ظاہر ہے کہ عطیہ شاہی کی تقسیم بلا منظوری محکمۂ مجاز نہیں ہوسکتی مگر جب متروکہ و جائداد کی تقسیم ایک وقت خاندان میں ہوجائے تو خاندان منقسمہ ہی کہلائیگا یہ عمل جو صرف اثبات تقسیم کی حد تک ہے کارروائی انفصالی میں مد دلیکر بموجب احکام شاستری تصفیہ کرنا ہوتا ہے ـ

واقعات یہ ہیں کہ مسمی مانکیا حصہ دار ۱/۲ کا انتقال ہوگیا تو اُس کی زوجہ لکشمی بائی خواہاں وراثت ہوئی اور مسمی تمیا عذر دار ہوا کہ وہ متوفی کا برادر حقیقی ہے اور خاندان مشترکہ ہے بھائی کی عورت کو حق وراثت حاصل نہیں ہے وہ صرف مستحق گذارہ ہے ـ اہم تنقیح خاندان مشترکہ و منقسمہ کی تھی ـ صاحب ضلع نے ثبوت و تردید کا موقع دیکر بمعائنہ شہادت وغیرہ تجویز کی کہ بیوہ کی شہادت اور خود عذر دار کے بیان سے ثابت ہو رہا ہے کہ مانکیا اور تمیا میں مکانات، زیور وغیرہ کی تقسیم عمل میں آچکی ہے اور زمانہ دراز سے دونوں علحدہ علحدہ بود و باش رکھتے تھے ـ البتہ اس مقطعہ کی حد تک جو کچھ آمدنی ہوتی تھی نصفا نصف تقسیم کرلیتے ہیں اراضی سیری کی بھی تقسیم ہوچکی ہے ـ ایسی صورت میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ خاندان مشترکہ ہے ـ شہادت و تردید سے بیوہ کی شہادت کی کما حقہ تردید نہیں ہوسکتی احکام دہرم شاستر کے لحاظ سے حالات خاندان پر نظر ڈالکر یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مانکیا اور تمیا میں تقسیم ہوچکی تھی اور دونوں علحدہ علحدہ رہتے تھے ـ پس مانکیا کی وراثت اُس کی بیوہ لکشمی بائی کے نام منظور ہونی چاہئے ـ تمیا حسب سابق ۱/۲ کا حصہ دار رہیگا ـ پس تجویز ہوئی کہ وراثت مانکیا بنام لکشمی بائی منظور عذر داری خارج ـ

تجویز بالا کی ناراضی سے تمیا نے مرافعہ صوبہ داری میں پیش کیا کہ انقسام خاندان کا بار ثبوت مرافعہ علیہا پر تھا اُس کی جانب سے کوئی شہادت باوقعت پیش ہوئی نہ اُن کے بیانات سے انقسام خاندان و جائداد ثابت ہے ـ معاش عطیہ سلطانی کی تقسیم بلا منظوری سرکار نہیں ہوسکتی شہادت مرافع سے جائداد و خاندان فریقین مشترکہ اور اجمالی وغیرہ بمنظوری مرافعہ وراثت مرافع کے نام منظور فرمائی جائے

کامرٹا پلی تمیا
بنام
کامرٹا پلی لکشمی بائی

جناب صوبہ دار صاحب نے بسماعت بحث وکلاء فریقین یہ تجویز کی کہ :-

"شہادت پیش شدہ سے ظاہر ہے کہ متوفیٰ اور مرافع کے درمیان جائداد تقسیم ہو چکی ہے اور ہر دو علحدہ علحدہ رہتے ہیں۔ ضلع نے جو نتیجہ شہادت سے اخذ کیا وہ درست نہیں ہے۔ مرافع کا یہ عذر کہ معاش عطیہ سلطانی تقسیم ہو جاتی ہے یہ عذر کسی غلطی پر مبنی ہے۔ تجویز ضلع کا یہ منشاء نہیں پایا جاتا ہے۔ بلحاظ انقسام خاندان مانکیا کی وراثت اُس کی زوجہ لکشمی بائی کے نام منظور کی گئی ہے۔ مرافع تمیا بدستور شکمی میں رہیگا۔ ۱۳۱۹ف محکمۂ سرکار نے ایسا تصفیہ فرمادیا ہے پس تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور اور تا حد وراثت مانکیا ضلع نے جو تجویز فرمائی وہ درست پائی جاتی ہے"

اس تجویز کی ناراضی سے بعذرات ذیل یہ مرافعہ پیش ہوا ہے۔

عذرات

(۱) بروئے دہرم شاستر یہ ممکن ہے کہ ارکان خاندان مشترکہ کے مابین باوجود تقسیم ہونے کے بھی بعض جائداد خاندان مشترکہ رہی۔ اسپر غور نہیں ہوا۔

(۲) جو معاش بالفاظ (حسب اجرائی بحال بحال) اجرا ہو وہ اناث پر بحال نہیں ہو سکتی اس لحاظ سے مرافع ہی مستحق وراثت ہے۔

(۳) معاش عطیہ سلطانی کی تقسیم بلا منظوری سرکار عمل میں نہیں آسکتی۔ محکمۂ تحت کا یہ استدلال کہ تقسیم ہوئی ہے غیر صحیح ہے۔

استدعاء ہے کہ بمنظوری مرافعہ فیصلہ جات تحت منسوخ فرمائے جائیں اور وراثت مرافع کے نام منظور ہو۔

حکم عالیجناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب ناظم عطیات۔

تمہید۔ بحث لائق وکلاء فریقین کی سماعت کی گئی۔ یہ مرافعہ ثانی ہے ضلع اور صوبہ داری نے خاندان کو مواد موجودہ مثل سے منقسمہ قرار دیا ہے اور اس بناء پر بھائی کے مقابلہ میں بیوہ کے نام وراثت منظور کی۔

ظاہر ہے کہ عطیہ شاہی کی تقسیم بلا منظوری مجاز نہیں ہو سکتی مگر جب متروکہ جائداد کی

کامڑی پاپی تیا
بنام
کامڑی پاپی لکشمی بائی

تقسیم ایک وقت خاندان میں ہو جائے تو خاندان منقسمہ ہی کہلائیگا یہ عمل جو صرف اثبات تقسیم کی حد تک ہے کارروائی انعامی میں مدد لیکر بموجب احکام شاستری تصفیہ کرنا ہوتا ہے - اگر تقسیم متروکہ کی ہونے کے بعد سہولت کے لحاظ سے بود و باش ایک جگہ ہی ہو حتیٰ کہ خور و نوش یکجا ہو تب بھی خاندان منقسمہ کہلائیگا - اس مقدمہ میں تقسیم کے بعد مرافع و مرافعہ علیہ علیحدہ علیحدہ مقامات پر سکونت اختیار کرنا ثابت ہے تو خاندان کے منقسمہ ہونے کے متعلق محکمہ جات ضلع و صوبہ داری سے جو رائے قائم ہوئی ہے وہ بالکل صحیح ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور -

مرافعہ صیغہ عطیات

نشان مثل نمبر ۳/۸۷ سنہ ۱۳۴۲ ف
منفصلہ ۲۲ ر امرداد سنہ ۱۳۴۲ ف

ماواڑی لچھما مرافع بوکالت مولوی محمد عبداللہ پاشاہ صاحب وکیل

بنام

ماواڑی رامچندریا مرافعہ علیہ بوکالت رائے دیبی داس صاحب وکیل

کارروائی تبنیت - عذرداری - اخراج عذرداری قبل اختتام کارروائی تبنیت - عذرداری کا قبل ختم کارروائی تبنیت خارج کرنا خلاف ضابطہ ہونا -

واقعات دوران کارروائی تبنیت میں تعلقدار نے عذرداری کو تصفیہ آخر کے قبل ہی خارج فرمایا جسکی ناراضی سے صوبہ داری میں مرافعہ ہونے پر صوبہ دار صاحب نے کارروائی بموجب ضابطہ ہونے سے تکمیل تحقیقات کو واپس کیا جس کی ناراضی سے یہ مرافعہ ہے -

تجویز ہوئی کہ عذرداری جو تصفیہ نفس معاملہ کے ساتھ ہونا بموجب ضابطہ تھا کیونکہ عذردار بعد کو سیندھی کی حیثیت سے رجوع ہوا تھا تو جملہ امور کا مقدمہ ایک ساتھ ہونا لازمی تھا اس لئے تجویز صوبہ داری جو اصولی ہے وہ قابل دست اندازی نہیں ہے -

واقعات یہ ہیں کہ ماواڑی لچھما جس کے نام رسوم دیسکھی مواضعات گروڑ وجوٹ پرتی رقمی (۱۳۵ ر ۵ ر) اور وطن مقدم کوتوالی گروڑ و اراضی پٹہ و جائداد منقولہ و غیر منقولہ تعلقہ حضور آباد میں

مرافعہ بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ ورنگل -

ماوارڈی بھیما
بنام
ماوارڈی رامچندر یا

واقع ہونا ظاہر کرکے وینکٹ سدرشن ریڈی کو تبنیت لینے کی ضلع میں درخواست پیش کی۔ ماوارڈی رامچندریا نے عذرداری پیش کی کہ شوہر بھیما مسمی گوسندر ریڈی اُس کا حقیقی برادر تھا جن کا انتقال بحالت اشتراک خاندان ہوگیا تبنیت نا منظور کی جائے۔

بنابراں ضلع میں کارروائی آغاز ہوئی اور فرد تنقیح یہ قائم ہوئی کہ:-

(۱) کیا خاندان فریقین منقسمہ ہے؟

(۲) کیا تبنیت خواہ نے باجازت شوہری سدرشن ریڈی کو متبنےٰ لیا ہے اور رسوم ادا ہوئے ہیں؟

تنقیح نمبر (۱) خاندان منقسمہ کی نسبت متبنےٰ گیرندہ نے فیصلہ باب حکومت ۲۲ اسفندار ۱۳۳۷ف و فیصلہ ڈویژن حضور آباد ۳ آبان ۱۳۲۹ف پیش کی اور عذردار نے نقل صلحنامہ مورخہ ۷ بہمن ۱۳۳۷ف تردیداً پیش کیا۔

صاحب ضلع نے ان وثائق پیش شدہ کے متعلق بحث کرتے ہوئے تنقیح نمبر ۱ و ۲ کو بحق متبنےٰ گیرندہ فیصل کرکے عذرداری خارج اور متبنےٰ گیرندہ کو ادخال شہادت کے لئے پابند کرکے پیشی ۸ امرداد ۱۳۴۱ف قرار دی۔

اس تجویز کا مرافعہ صوبہ داری میں عذردار مسمی ماوارڈی رامچندریا نے پیش کیا اور نفس معاملہ میں بعد تکمیل کارروائی صاحب ضلع نے تختہ جات تبنیت مرتب فرما کر باخذ نذرانہ رسوم یکسالہ منظوری تبنیت سدرشن ریڈی کی رائے کے ساتھ تختہ جات صوبہ داری کو برائے منظوری روانہ کی۔

جناب صوبہ دار صاحب نے بصیغہ مرافعہ بتاریخ ۱۳ شہریور ۱۳۴۱ف بسماعت بحث وکلاء فریقین حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

"جناب صاحب ضلع نے محض انقسام خاندان کی بحث پر عذرداری خارج فرمائی ہے اور اجازت شوہری کو بھی غیر ضروری قرار دیا ہے۔ دفعہ ۴۰ دھرم شاستر کا یہ منشا نہیں ہے کہ بلا اجازت شوہری بیوہ متبنےٰ لے سکتی ہے بلکہ اس میں تصفیہ کیا گیا ہے کہ ہر ایک رکن خاندان کی اجازت حاصل کرنا لازم نہ ہوگا۔ (ڈریوڈا) میں اجازت کا لزوم ضروری خیال کیا گیا

ماواڑی کمیما
بنام
ماوارسی راجندرابا

البتہ متاکثرا اُس کے برعکس ہے "۔

مرافعہ علیہا نے جو درخواست مورخہ ۲۴ بہمن ۱۳۲۷ف مرافعہ عطیات میں پیش کی ہے اُس کی تصدیق تحصیلدار صاحب باقاعدہ طور پر کی ہے اس میں اس نے صاف طور پر بیان کیا ہے کہ اُس کے شوہر نے تبنئے لینے کو اجازت نہیں دی تھی اب یہ کارروائی درخواست مذکور سے رجوع کرنے کی خیال کیجائیگی۔ ضلع نے تبنیت کے متعلق جو شہادت قلمبند کی وہ عذر داری خارج کرنے کے بعد ہے جو کیطرفہ خیال کی جاتی ہے۔ صحیح اصول طریقہ تو یہ تھا کہ فریقین کو شہادت و جرح کا موقع دیا جاتا اور نتیجہ اخذ کیا جاتا۔ نظر بران ضلع کی رائے در بارۂ منظوری تبنیت لائق معقول نہیں پائی جاتی ضلع کو چاہیئے کہ فریقین کا ثبوت و شہادت باضابطہ طریقہ پر تکمیل کر کے اس جزو کا تصفیہ فرمائیں آیا اجازت شوہری دیا جانا صحیح ہے یا نہیں لہذا مرافعہ ترمیماً منظور کیا جاتا ہے۔ اس کی ایک کاپی مینور عطیات کی مثل میں شریک کی جائے۔

تجویز بالا کی ناراضی سے یہ مرافعہ بعذرات ذیل پیش ہے۔

عذرات

(۱) جو مسئلہ امر تنقیح قرار دیا جا کر صراحتاً مابین فریقین تصفیہ ہو چکا ہو اُس کو قانون امر فیصلشدہ قرار دیا ہے اُس کی مکرر تجدید و سماعت ممنوع ہے۔

(۲) محکمۂ تحت نے بیان مورخہ ۲۷ بہمن ۱۳۲۷ف پر احتجاج کیا ہے جو غیر متبتہ اور باب حکومت کی تجویز فیصلہ کے خلاف ہے۔

(۳) امر فیصلشدہ عارض دعوائے حسب دفعہ (۷) ضابطۂ دیوانی سرکار عالی ہے۔

استدعا ہے کہ منظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب ناظم عطیات۔

تمہید ۔ بحث لائق وکلاء فریقین سماعت کی گئی۔

جناب صوبہ دار صاحب نے اصولی فیصلہ صادر فرمایا ہے جس کا اپیل پیش ہے دوران کارروائی تبنیت میں عذر داری اندرون میعاد پیش ہونے پر تعلقدار صاحب ضلع کریم نگر نے تصفیہ آخر کے قبل عذر دار کو خارج فرما دی۔ حالانکہ فریقین کے مواجہ میں کل کارروائی کا تصفیہ ہو کر آخر تجویز تبنیت کے متعلق صادر کیجاتی

ماواڑی الچھا
بنام
ماواڑی راجمندریا

اور اُسی وقت عذرداری کے اخراج کے متعلق بھی تجویز میں صراحت ہوتی تو ضابطہ معمولی کی تکمیل ہو جاتی۔ اسی بناء پر جناب صوبہ دار صاحب نے فیصلہ صاحب ضلع کو ترمیم طلب خیال فرمایا جو بالکل درست ہے خصوصاً جبکہ عذردار کی حیثیت جو برادر کے ادعاء سے رجوع ہوا۔ خاندان منقسمہ کے رکن بموجب فیصلہ جات مال ثابت ہونے پر بھی اس کی حیثیت سینڈ کی باقی رہجاتی ہے جو خاوند کے انکار کی صورت میں تکمیل مقدمہ کے لئے اہم تھی۔ لہذا اُس کا آخر تصفیہ مقدمہ تک فریق مقدمہ رہنا ضروری ولازمی تھا۔

صوبہ دار صاحب کے ریمارکس متعلقہ درخواست صلحنامہ میں جو فیصلہ زیر اپیل میں درج ہیں ان کے متعلق لائق وکیل صاحب مرافع نے یہ توجہ دلائی کہ اس صلحنامہ پر معزز کمیٹی نے بکر تصدیق نہ ہونے سے استدلال نہیں فرمایا تو صاحب صوبہ کے ان ریمارکس سے ممکن ہے کہ عدالت تکمیل کنندہ مقدمہ متاثر ہو اس کے متعلق یہ صراحت کافی ہے کہ عدالت ضلع میں بوقت تکمیل مقدمہ اس فیصلہ وتجاویز معزز کمیٹی عطیات کے طرف توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ صاحب صوبہ کا حکم بغرض تکمیل تحقیقات بمواجہ فریقین ہے بوقت تحقیقات ہر فریق کو اپنے عذرات پیش کرنے کا موقع حاصل ہے بوجوہات بالا صاحب سمت کا فیصلہ زیر اپیل میں کسی دست اندازی کی ضرورت نہیں پائی جاتی۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغۂ عطیات

گرلنگپا وغیرہ مرافعان بوکالت مسٹر یوگیندر راؤ صاحب وکیل

نشان مسل ۱۱/۱۳۴۰
نمبر ۴۸
منفصلہ ۱۳ اسفندار ۱۳۴۰ف

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

معاش ۔ بحالی معاش غیر قطعی ۔ وضعات فیصدی (۱۰) گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۳۹ف ۔ غیر قطعی بحالی میں وضعات فیصدی (۱۰) کا عمل درست ہونا۔

تجویز ہوئی کہ جب معاش بہ قید تا بقاء وراثت بحال ہوئی ہے تو گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۳۹ف کے بموجب جو عمل وضعات فیصدی (۱۰) کا ہوا ہے وہ درست و واجبی ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ ذریعہ فیصلہ ابتدائی سررشتۂ انعام نشان (۲۰۳۰۳) بابتہ ۱۳۳۰ف اراضی

مرافعہ بنا راضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف۔

گرلنگپا بنام سرکار عالی

کمبھا وین و فتح پور بالفاظ حسب اجرائی حال بحال و مابقی ضبط و شریک خالصہ گردد) بحال ہوئی سن بعد مسمیٰ جن لبپا کی درخواست پر بصیغہ تجویز ثانی ذریعہ نشان (۳۴۸) مورخہ ۲۸ تیر ۱۳۰۳ف بہ تنسیخ فیصلہ سابقہ مواضعات منضبط چیچوڑی - آل ہار - مول پلی کے تا بقا وراثت جائزہ بحالی کا حکم ہوا ۔

صاحب منتخب جن لبپا کے دو فرزند تھے یعنے ریون سدپا فرزند کلاں و ملکارجن اپا فرزند خرد جن لبپا کی نوتی پر فرزند کلاں ریون سدپا ور انتاگر رجوع ہوکر اپنا و اپنے شہود کے بیانات قلمبند کرایا ہنوز منظوری صادر نہ ہوئی تھی کہ ریون سدپا دعویدار کا بھی انتقال ہوگیا - بنا براں اُس کے فرزندان گرپا و سیون او نکار پا و ملکارجن اپا برادر صاحب منتخب ور انتاگر رجوع ہوئے - جس پر اشتہار حضوری عذرداران اجرا پایا تو مسماں کنتیا و ویر دتیا و ابیا نے بحیثیت حصہ داران عذردار ہوئے اسپر باخذ جواب دعویدار عذرداراں خارج کرکے بعد قلمبندی بیان دعویدار و شہود یہ ثابت ہونے پر کہ ریون سدپا کے دو فرزنداں گرپا و سیون او نکار پا عرف شنکرپا و ایک زوجہ و دختر شادی شدہ و ملکارجن اپا فرزند خورد صاحب منتخب موجود ہیں ۔ حسب رضامندی فرزنداں ریون سدپا و ملکارجن اپا فرزند صاحب منتخب وراثت صاحب منتخب بقدر نصف یعنے (۸/) گرپا کے نام بشکمیداری فرزند خورد سیون او نکار پا و نصف کی وراثت ملکارجن اپا فرزند خورد صاحب منتخب کے نام منظور کرکے مواضعات فتحپور و کمبھا وین کی معاش بالفاظ غیر قطعی بحال ہوئی ہے اُسپر حسب گشتی نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۳۹ف وضعات فیصدی (۵۰) کا عمل کرنیکا جناب صوبہ دار صاحب نے حکم دیا ۔

تجویز بالا کی ناراضی سے بحد تجویز وضعات فیصدی بعذرات ذیل یہ مرافعہ پیش ہے ۔

عذرات

(۱) مواضعات فتحپور و کمبھا وین کی بحالی والفاظ غیر قطعی ہونا تصور کرنے میں تسامح ہوا ہے - کیونکہ الفاظ بحالی غیر قطعی نہیں ہیں ۔

(۲) صورت موجودہ میں جو حکم تخفیف فیصدی (۵۰) کا دیا گیا ہے وہ غیر صحیح ہے ۔

(۳) استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز صوبہ داری منسوخ فرمائی جائے اور قید وضعات فیصدی حذف فرمائی جائے ۔

بقدر تعلق شجرہ بغرض انکشاف رشتہ درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

گرلنکپا
تمام
سرکارعالی

چن لسپا صاحب منتخب

ریون سدپا فرزند کلاں | ملکارجن اپا فرزند خورد

گرپا | سیون اونکارپا عرف شنکرپا

یعنے جناب صوبہ دار صاحب نے چن لسپا صاحب منتخب کی ۸ ر کی حد تک وراثت پوتروں کے نام و ۸ ر کی حد تک برادر صاحب منتخب کے نام منظور فرمائی ہے۔

حکم عالیجناب مولوی محمد رحمت اللہ صاحب ناظم عطیات۔

تمہید۔ لائق وکیل صاحب مرافع حاضر ہیں بحث سماعت کی گئی۔

اس وقت بحث صرف الفاظ بحالی سے ہے جناب صوبہ دار صاحب گلبرگہ شریف نے دو ۲ مواضعات کی معاش کو الفاظ غیر قطعی ہونے سے قابل وضعات قرار دیا ہے۔

ابتداءً دو مواضعات بالفاظ غیر قطعی بحال ہوئے اور فیصلہ نظر ثانی کے ذریعہ تین مواضعات بالفاظ قطعی بحال ہوئے۔

منتخبہ نشان (۸۴۴) تعمیل ۱۳۰۳ف ملاحظہ ہوا۔ درحقیقت ۲ مواضعات غیر قطعی الفاظ سے اور تین مواضعات قطعی الفاظ سے بحال ہوئے۔ یعنے سابق الذکر کے ساتھ کوئی قید عاید نہیں کی گئی۔ اور ثانی الذکر کے ساتھ تا بقاء وراثت جائزہ کی قید عائد ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے تجویز صوبہ داری درست ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

حصۂ مالگزاری جلد بست و سوم بابتہ سنہ ۱۳۴۲ ف ختم شد